e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 101 Friday , January 10 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۰۱) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۰-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۹/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

شمبھو بارڈر پر کسان نے کھائی سلفاس کی گولیاں، علاج کے دوران موت

نئی دہلی۔ ایم ایس پی کی گارنٹی قانون سمیت دیگر مطالبات کو لے کر شمبھو بارڈر پر کسانوں کی تحریک مسلسل جاری ہے۔ اس درمیان یہاں پر ایک کسان کے خودکشی کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کسان مزدور سنگھرش کمیٹی کے رکن ریشم سنگھ نے شمبھو مورچہ پر سلفاس کی گولی کھائی جس کے بعد ان کی طبیعت بگڑ گئی۔ نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ریشم سنگھ کو پٹیالہ کے سرکاری راجندرا اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ کسان ریشم سنگھ ترن تارن ضلع کے رہنے والے بتائے جاتے ہیں اور گزشتہ کئی دنوں سے شمبھو بارڈر پر کسان تحریک میں شامل تھے۔ آج صبح انہوں نے سلفاس کی گولیاں کھا لیں۔ ریشم سنگھ کی موت کی تصدیق کسان رہنما تیج ویر سنگھ پنجوکھرا نے کی ہے۔ ذرائع کے مطابق شمبھو بارڈر پر کسانوں کے دھرنے میں شامل ہونے کے لیے کسان رہنما ریشم سنگھ 6 جنوری کو اپنے گاؤں سے روانہ ہوئے تھے۔

'حکومت سڑک حادثے کے متاثرین کو کیش لیس علاج فراہم کرے گی'

نئی دہلی۔ سڑک حادثات کے متاثرین کو حکومت بڑی راحت دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری کا کہنا ہے کہ حکومت حادثے کے متاثرین کے لیے 'کیش لیس اسکیم' متعارف کرانے والی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ایک لاکھ روپے سے زیادہ کا علاج مل سکے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے اس اسکیم کے بارے میں بتایا کہ مارچ تک ایک ترمیم شدہ اسکیم لانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ پیر (6 جنوری) کے روز اس سلسلے میں گڈکری نے ایک اہم جانکاری دیتے ہوئے کہا تھا کہ "یہ اسکیم سڑک کے کسی بھی زمرے پر گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والے تمام سڑک حادثات پر نافذ ہوگی۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "پائلٹ پروگرام کے وسیع خاکہ کے مطابق متاثرین حادثے کی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ 7 دنوں تک فی شخص 1.5 لاکھ روپے تک کا 'کیش لیس' علاج کے حقدار ہیں۔"

ہمارا مستقبل یُدھ میں نہیں، بدھ میں ہے: مودی

مودی نے پرواسی بھارتیہ ایکسپریس ٹرین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

بھونیشور، 9 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو 18 ویں پرواسی بھارتیہ دیوس (پی بی ڈی) کے مقام جنتا میدان سے خصوصی جدید ترین ٹورسٹ ٹرین پرواسی بھارتیہ ایکسپریس کے افتتاحی سفر کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ خصوصی ٹورسٹ ٹرین خاص طور پر ہندوستانی تارکین وطن کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔ مسٹر مودی نے اس موقع پر کہا کہ خصوصی ٹرین کو ہری جھنڈی دکھانا 1915 میں مہاتما گاندھی کی جنوبی افریقہ سے ہندوستان واپسی کی سالگرہ کے موقع پر ہے۔ اسی دن 1915 میں مہاتما گاندھی طویل عرصے تک بیرون ملک رہنے کے بعد ہندوستان واپس آئے تھے۔ غور طلب ہے کہ پرواسی بھارتیہ ایکسپریس کو خاص طور پر ہندوستانی تارکین وطن کے لیے ڈیزائن اور تیار کیا گیا ہے، خاص طور پر 45 سے 65 سال کی عمر کے افراد کے لیے۔ ٹرین تین ہفتہ کی مدت میں اہم سیاحتی اور مذہبی مقامات سمیت ملک بھر کے کئی مقامات کا سفر کرے گی۔ ان مقامات میں اجودھیا، پٹنہ، گیا، وارانسی، مہابلی پورم، رامیشورم، مدورائی، کوچی، گوا، ایکتا نگر (کیواڑیا)، اجمیر، پشکر اور آگرہ شامل ہیں۔ ہندوستانی تارکین وطن کو ان کی جڑوں سے جوڑنے کے لیے، یہ تین ہفتہ طویل دورہ انڈین ریلوے کیٹرنگ اینڈ ٹورازم کارپوریشن (آئی آر سی ٹی سی) کے تعاون سے وزارت خارجہ کی پرواسی تیرتھ درشن یوجنا (پی ٹی ڈی وائی) اسکیم کے تحت منعقد کیا جا رہا ہے۔ ٹرین زیادہ سے زیادہ 156 مسافر بیٹھ سکتے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ ہمارا ورثہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مستقبل یدھ میں نہیں بلکہ بدھ میں ہے نیز انہوں نے این آر آئیز کو ہندوستان کا حقیقی سفیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس بھی ملک میں جاتے ہیں، وہاں ہندوستانی ثقافت اور اقدار کو زندہ رکھتے ہیں۔ مسٹر مودی نے یہ بات اوڈیشہ کے دارالحکومت بھونیشور میں جنتا میدان میں منعقد 18 ویں پرواسی بھارتیہ دیوس سمیلن ※ کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ اس کانفرنس میں دنیا بھر سے این آر آئیز حصہ لے رہے ہیں۔ ہندوستان کی ترقی، ثقافت اور ترقی کے سفر میں جڑنے کا موقع اڈیشہ نے حاصل کی۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے اوڈیشہ کے تاریخی اور ثقافتی ورثے کو ہندوستان کی شاندار روایت کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "اڈیشہ کی سرزمین پر ہر قدم پر ہمیں اپنے شاندار ورثے کی جھلک ملتی ہے۔ سینکڑوں سال پہلے یہاں کے تاجر طویل سمندری سفر کر کے بالی، سماترا اور جاوا تک جاتے تھے۔ آج بھی اوڈیشہ میں بالی یاترا کا اہتمام کیا جاتا ہے، جو اس تاریخی تعلق کا ثبوت ہے۔ شہنشاہ اشوک اور بدھ مت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ جب پوری دنیا تلوار کی طاقت سے اپنی سلطنت کو بڑھانے میں مصروف تھی، ہندوستان نے امن اور عدم تشدد کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا، "ہمارا ورثہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مستقبل یدھ میں نہیں بلکہ بدھ میں ہے۔"

این آر آئیز کو ہندوستان کے حقیقی ثقافتی سفیر بتاتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ وہ جس بھی ملک میں جاتے ہیں، وہاں ہندوستانی ثقافت اور اقدار کو زندہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم صرف جمہوریت کی ماں نہیں ہیں بلکہ جمہوریت ہماری زندگی کا حصہ ہے۔ تنوع ہماری ثقافت میں ہے اور اسے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہماری زندگی کا ایک فطری حصہ ہے۔ انہوں نے این آر آئیز پر زور دیا کہ وہ میک ان انڈیا ※ مہم کو اپنائیں اور ہندوستانی مصنوعات کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر این آر آئی کو کم از کم ایک ہندوستانی پروڈکٹ کو اپنی زندگی اور تحفہ ثقافت کا حصہ بنانا چاہئے۔ ہندوستان کی عالمی کامیابی پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے ہندوستان کی سائنسی اور تکنیکی ترقی پر بھی فخر کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "جب ہندوستان کا چندریان شیو شکتی پوائنٹ ※ پر پہنچتا ہے، تو ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے۔ جب دنیا ڈیجیٹل انڈیا کی طاقت کو دیکھ کر حیران ہوتی ہے تو ہم سب کو فخر محسوس ہوتا ہے۔ ہندوستان کا ہر شعبہ آج نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج ہندوستان گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوطی سے ابھار رہا ہے اور عالمی فورمز پر اپنا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس موقع پر وزیر اعظم مودی نے این آر آئیز کے لیے خصوصی ٹورسٹ ٹرین پرواسی بھارتیہ ایکسپریس ※ کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ ٹرین دہلی کے نظام الدین ریلوے اسٹیشن سے اپنا سفر شروع کرے گی اور تین ہفتوں تک ملک بھر کے اہم مذہبی اور سیاحتی مقامات کا سفر کرائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کے دفاعی شعبے میں میک ان اوڈیشہ ※ پہل کے تحت فائٹر جیٹ اور طیارے تیار کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اسے ہندوستان کی خود انحصاری اور دیسی دفاعی مینوفیکچرنگ کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا۔ مسٹر مودی نے این آر آئیز سے اپیل کی کہ وہ ایک پیڑ ماں کے نام ※ مہم کو آگے بڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر این آر آئی کو اپنی ماں کے نام پر ایک درخت لگانا چاہئے اور ماحولیاتی تحفظ میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ وزیر اعظم نے گرمٹیا ذاتوں کی تاریخ اور شراکت پر تحقیق کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے یونیورسٹیوں سے اپیل کی کہ وہ گرمٹیا ہندوستانیوں کے مطالعہ کے لیے خصوصی چیئر قائم کریں تاکہ ان کی جدوجہد اور حصولیابیوں کو صحیح طریقے سے دستاویز کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ ہیوسٹن یونیورسٹی میں سینٹ تھرو ولوور پر ایک چیئر قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ اس موقع پر وزیر خارجہ ایس۔ جے شنکر نے کہا کہ پرواسی بھارتیہ دیوس کانفرنس کے ذریعے این آر آئی اپنے ملک کی ترقی اور پیش رفت کا قریب سے تجربہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "عالمی دور میں ہندوستانی تارکین وطن کا کردار اور اہمیت ہر سال بڑھ رہی ہے۔ وہ بیرون ملک بھی ہندوستان کی ثقافت اور اقدار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے کہا کہ اس بار پرواسی بھارتیہ دیوس کا تھیم ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں این آر آئیز کا تعاون ※ ہے۔ انہوں نے این آر آئیز کو اوڈیشہ میں ترقیاتی کاموں میں سرمایہ کاری کرنے اور شمولیت کی دعوت بھی دی۔ اس موقع پر مسٹر ماجھی، ڈاکٹر جے شنکر کے علاوہ مختلف ممالک کے این آر آئیز، وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان، وزیر ریلوے اشونی ویشنو، مرکزی وزیر جوال اورم اور نائب وزیر اعلیٰ کے سنگھ دیو اور پربھاتی پریڈا بھی پروگرام میں موجود تھے۔

وقف املاک سے متعلق یوگی آدتیہ ناتھ کا بیان حقیقت سے بعید اور گمراہ کن: محمود مدنی

نئی دہلی، 9 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے وقف املاک سے متعلق بیان پر جمعیۃ علماء ہند (م) کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان کا بیان نہ صرف گمراہ کن بلکہ حقیقت سے بعید ہے آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق انہوں نے کہا کہ وقف جائیدادوں کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن یوپی وزیر اعلیٰ یوپی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی دشمن کی جائیداد ہے انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ 'نے بیان دیتے ہوئے اپنے آئینی عہدے کی پامالی کی ہے۔ ان کے بیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک مخصوص اقلیت کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ مولانا مدنی نے بتایا کہ وقف املاک کا مقصد ہمیشہ سے معاشرتی فلاح و بہبود رہا ہے اور ان کا استعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق مساجد، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور یتیم خانوں کی تعمیر اور ضرورت مندوں کی امداد کے لیے ہوتا ہے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ وقف بورڈ کا قیام 1954 کے وقف ایکٹ کے تحت عمل میں آیا ہے۔ اسی بنیاد پر ملک کی بیشتر ریاستوں میں وقف ایکٹ قائم ہیں جن کی نگرانی اور سرپرستی ریاستی حکومتیں کرتی ہیں۔ خود ان کی حکومت کی سرپرستی میں یوپی وقف بورڈ کام کر رہا ہے، نیز ایک سینٹرل وقف کونسل بھی ہے جو حکومت ہند کی نگرانی میں چلتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستانی قانون نے وقف املاک کے تحفظ کے لیے باقاعدہ اور مستحکم نظام قائم کیا ہے۔ لہٰذا انہیں اس طرح کا بیان دیتے ہوئے اس کے اثرات و نتائج پر غور کرنا چاہیے، کیوں کہ ان کا بیان کہ 'وقف بورڈ زمین مافیا ہے'، سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ملک کے قانون، اس کے آئین اور یہاں کی حکومتوں کو اس 'مافیا' کا سرپرست بتا رہے ہیں اور یہ کہ وقف جائیدادیں اس ملک کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ کسی دشمن کی جائیداد ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ وقف بورڈ کے باوجود اس ملک میں بڑی تعداد میں وقف کی زمینوں پر سرکاری و غیر سرکاری اداروں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس حوالے سے وزارت اقلیتی امور نے 27 نومبر 2024 کو پارلیمنٹ میں تسلیم کیا تھا کہ 58929 وقف جائیدادیں تجاوزات کی شکار ہیں۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ بسواراج بومئی کے سوال کے جواب میں یونین اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ وزارت اور سینٹرل وقف کونسل (سی ڈبلیو سی) کو وقف جائیدادوں کے متعلق مختلف مسائل پر شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں، جنہیں متعلقہ ریاستی وقف بورڈز اور حکومتوں کو مناسب کارروائی کے لیے ارسال کیا جاتا ہے۔ مولانا مدنی نے اس بات پر زور دیا کہ وقف کے حوالے سے بہت ساری غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں، لیکن ایک ذمہ دار عہدے پر بیٹھے شخص کو ایسے غیر حقیقت پسندانہ بیان سے گریز کرنا چاہیے۔ بحیثیت وزیر اعلیٰ ان کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ وقف جائیدادوں کو تحفظ فراہم کریں، لیکن ان کے اس طرح کے بیان کے بعد یہ امیدیں معدوم ہو گئی ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ کہنا کہ وقف کی زمینیں واپس لے کر غریبوں کے لیے مکان اور ہسپتال بنائے جائیں گے، نہ صرف سیاسی دعویٰ ہے، بلکہ اس میں وقف کے اصل مقصد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ وقف کی زمینیں ہمیشہ سے غریبوں، یتیموں اور مستحق افراد کے فائدے کے لیے وقف کی جاتی رہی ہیں۔

جی ایس ٹی کی دہشت کا ملک بھر میں کریں گے آج خلاصہ: کانگریس

نئی دہلی، 9 جنوری (یو این آئی) کانگریس نے حکومت کے گڈس اینڈ سروس ٹیکس (جی ایس ٹی) کو دہشت گرد قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف محاذ کھول دیا ہے اور پارٹی لیڈر ملک کے 12 شہروں میں جی ایس ٹی دہشت کے مختلف نکات کا خلاصہ کریں گے۔ جمعرات کو ایک ایکس پوسٹ میں یہ اطلاع دیتے ہوئے کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے کہا کہ آج دوپہر 12 بجے پارٹی کے 12 لیڈر ملک کے 12 شہروں میں پریس کانفرنس کے ذریعے جی ایس ٹی کی دہشت کو بے نقاب کریں گے۔ نہوں نے بتایا کہ پارٹی کے سینئر لیڈر گورو گوگوئی جورہاٹ آسام، پروین چکرورتی وجے واڑہ آندھرا پردیش، شکتی سنگھ گوہل دہلی، موہن کمار منگلم احمد آباد گجرات، جے نارائن ویاس سورت گجرات، ڈاکٹر اجے کمار چنڈی گڑھ ہریانہ، راجیو گوڈا ترواننت پورم کیرالہ، سچن پائلٹ ممبئی، ٹی ایس سنگھ دیو مدھیہ پردیش کے بھوپال، پون کھیڑا راجستھان کے جے پور، سپریا سرینیت لکھنؤ اور ایم ایم پلم راجو کولکتہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

ترو پتی میں بھگدڑ: بیمار خاتون کیلئے کھلا گیٹ، ہجوم بے قابو، 6 جاں بحق

درجنوں زخمی، وزیر اعظم سمیت کئی رہنماؤں نے افسوس کا اظہار کیا

حیدرآباد: آندھرا پردیش کے تروپتی میں واقع مشہور وینکٹیشور سوامی مندر کے قریب ویکنٹھ ایکادشی تہوار کے آغاز سے قبل بڑا حادثہ پیش آیا، جس میں بھگدڑ مچنے کے باعث 6 عقیدت مند جاں بحق ہو گئے، جبکہ 40 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ٹوکن تقسیم کرنے کے لیے بنائے گئے 90 سے زائد کاؤنٹروں پر بے قابو ہجوم جمع ہو گیا۔ دس روزہ تہوار کے لیے 10 سے 12 جنوری تک روزانہ 'سرو درشن' کے لیے ایک لاکھ 20 ہزار ٹوکن تقسیم کیے جانے تھے۔ جمعرات کی صبح 5 بجے ٹوکن کی تقسیم شروع ہونا تھی، مگر عقیدت مند ایک رات پہلے ہی قطاروں میں جمع ہو گئے، جس سے ہجوم قابو سے باہر ہو گیا۔ تروپتی کے مختلف مقامات جیسے وشنو نیواسم، شری نیواسم، اور بھودیو کمپلیکس میں ٹوکن کاؤنٹرز لگائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ستینارائن پورم، بیراگی پٹہ اور رامانائیڈو اسکول میں بھی کاؤنٹرز قائم کیے گئے۔

تروپتی کے میونسپل کمشنر این موروا کے مطابق، وشنو نیواسم کے قریب بیراگی پٹہ میں ایم جی ایم ہائی اسکول کے ٹوکن کاؤنٹر پر 4 سے 5 ہزار افراد جمع تھے۔ شام کے وقت صورتحال بگڑ گئی اور دھکم پیل شروع ہو گئی۔ ٹی ٹی ڈی کے چیئرمین بی آر نائیڈو نے بتایا کہ ایک بیمار خاتون کی مدد کے لیے جیسے ہی گیٹ کھولا گیا، ہجوم اچانک آگے بڑھا اور بھگدڑ مچ گئی۔ ہجوم کو قابو کرنے کے ناکافی انتظامات کے باعث حادثہ پیش آیا، جس میں 6 افراد کی موت ہو گئی اور 40 سے زائد زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق، ہجوم کو قابو کرنے میں 15 منٹ لگے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو نے اس حادثے پر افسوس کا اظہار کیا اور متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

اسٹالن نے ترو ملا بھگدڑ میں ہلاک ہونے والی تمل ناڈو کی خاتون کے لواحقین کے لیے ایکس گریشیا کا اعلان کیا

چنئی۔ (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے جمعرات کو ترو ملا تروپتی دیوستھانم (ٹی ٹی ڈی) میں بھگدڑ میں ہلاک ہونے والی ریاست کی ایک خاتون کے خاندان کو 2 لاکھ روپے کے معاوضے کا اعلان کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ویکنٹھ ایکادشی کے دن ٹی ٹی ڈی میں بھگوان وینکٹیشور کے مفت درشن کے لیے بدھ کو ٹوکن کی تقسیم کے دوران بھگدڑ میں ہلاک ہونے والے لوگوں میں تمل ناڈو کی ایک خاتون بھی شامل تھی۔ یہاں ایک بیان میں مسٹر اسٹالن نے کہا کہ اس سانحہ میں ہلاک ہونے والی خاتون ملک (55) ریاست کے سیلم ضلع کے میچری گاؤں کے میٹور تعلقہ کی رہنے والی تھی۔ ان کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے سوگوار خاندان کے افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور چیف منسٹر پبلک ریلیف فنڈ سے دو لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا۔ قبل ازیں، ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، مسٹر اسٹالن نے کہا، "تروپتی میں بھگدڑ کی المناک واردات سے گہرا دکھ ہوا جس میں تمل ناڈو کے لوگوں سمیت بے گناہ لوگوں کی جان چلی گئی۔

'یہ ایسا ہائی کورٹ ہے جس کے بارے میں فکر ہوتی ہے'

سپریم کورٹ کا الٰہ آباد ہائی کورٹ کے تعلق سے تلخ تبصرہ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے آج ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے الٰہ آباد ہائی کورٹ کے تعلق سے تلخ تبصرہ کیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یہ ان ہائی کورٹس میں شامل ہے، جس کے بارے میں ہمیں فکر ہونی چاہیے۔ یہ تبصرہ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے کیا ہے جو کہ عباس انصاری سے متعلق ایک معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ سپریم کورٹ نے جمعرات (9 جنوری) کو لکھنؤ کے جیامئو میں اس متنازعہ جگہ پر وزیر اعظم رہائش منصوبہ کے تحت رہائشی یونٹس کی تعمیر کو لے کر موجودہ حالات بنائے رکھنے کا حکم دیا جس پر مختار انصاری کے بیٹے اپنی ملکیت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ 2020 میں لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے مختار اور عباس انصاری سمیت اس کے بیٹوں کے بنگلے کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا تھا۔ حکومت پی ایم آواس یوجنا کے تحت اس متنازعہ جگہ پر فلیٹ بنانے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ اس معاملے میں الٰہ آباد ہائی کورٹ کا رویہ کچھ ایسا رہا ہے کہ سپریم کورٹ کو اس کے خلاف تلخ تبصرہ کرنا پڑا۔

عباس انصاری کی طرف سے پیش سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے آج سپریم کورٹ کی بنچ کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ زمین پر قبضہ سے متعلق عرضی کو الٰہ آباد ہائی کورٹ کی بنچ کے سامنے بار بار فہرست بند کیا گیا، لیکن کوئی عبوری روک نہیں لگائی گئی۔ گزشتہ سال 21 اکتوبر کو عدالت عظمیٰ نے ہائی کورٹ سے عبوری روک سے متعلق درخواست پر جلد از جلد سماعت کرنے کو کہا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب جمعرات کو معاملہ سپریم کورٹ میں سماعت کے لیے آیا تو ایڈووکیٹ سبل نے بنچ کے سامنے پوری بات رکھ دی اور کہا کہ سپریم آرڈر کے باوجود معاملے کی سماعت الٰہ آباد ہائی کورٹ میں نہیں ہوئی۔ حقیقت جاننے کے بعد سپریم کورٹ نے کہا کہ "کچھ ہائی کورٹ کے بارے میں، ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن الٰہ آباد ہائی کورٹ ان ہائی کورٹس میں سے ایک ہے، جس کے بارے میں فکر مند ہونا چاہیے۔" مقام تعمیر پر موجودہ حالات کو برقرار رکھتے ہوئے عدالت عظمیٰ کی بنچ نے الٰہ آباد ہائی کورٹ کو اس معاملے میں جلد سماعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ بنچ نے کہا کہ "چونکہ ہم نے نوٹس جاری نہیں کیا ہے اور ہائی کورٹ کی رجسٹری سے کوئی رپورٹ بھی حاصل نہیں کی ہے، اس لیے ہم اس بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے کے لیے خواہش مند نہیں ہیں کہ ایسے کون سے حالات تھے جن میں عرضی دہندہ کی رٹ پٹیشن پر بنچ نے غور نہیں کیا، جبکہ اسے وقت وقت پر فہرست بند کیا گیا تھا۔" عدالت نے کہا کہ عرضی دہندگان نے واضح طور سے کہا ہے کہ اتھارٹیز نے لکھنؤ کے جیامئو گاؤں میں واقع پلاٹ نمبر 93 پر تعمیراتی کام شروع کر دیا ہے، جس پر عرضی دہندہ اپنی ملکیت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر تیسرے فریق کے حقوق بنائے جاتے ہیں تو اس سے عرضی دہندگان کو ناقابل تلافی نقصان ہو سکتا ہے۔ عدالت نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ "ہم اس درخواست کا نمٹارہ افسران اور عرضی دہندگان کو یہ ہدایت دیتے ہوئے کرتے ہیں کہ وہ معاملے کی سماعت ہائی کورٹ میں ہونے تک اس جگہ پر موجودہ حالات بنائے رکھیں۔"

آئی، این، ڈی، آئی اے بلاک کو ختم کیا جائے: عمر عبداللہ

جموں۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کو انڈیا اتحاد کو ختم کرنے کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات کے بعد کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے۔ اگر یہ اتحاد صرف لوک سبھا انتخابات تک تھا تو اسے ختم ہونا چاہیے۔ اس کا نہ کوئی ایجنڈا ہے اور نہ ہی کوئی قیادت۔ دہلی انتخابات کے بارے میں عمر عبداللہ نے کہا کہ دہلی میں کیا ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ عام آدمی پارٹی، کانگریس اور دیگر سیاسی جماعتوں کو یہ طے کرنا چاہیے کہ وہ دہلی کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کا کس طرح بھرپور مقابلہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں منعقدہ اورینٹیشن پروگرام سے ارکان اسمبلی کو فائدہ پہنچے گا۔ وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ دہلی اسمبلی انتخابات کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا: میں اس کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں، ہمارا دہلی الیکشن کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے تاہم وہاں جو سیاسی جماعتیں لڑ رہی ہیں وہ یہ طے کر لیں کہ وہ بی جے پی کا کس طرح مقابلہ کر سکتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عام آدمی پارٹی نے دلی میں گذشتہ دو الیکشن جیتے ہیں اس وقت ہمیں انتظار کرنا ہوگا کہ دلی کے لوگ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ انڈیا الائنس کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا: الائنس کے لئے وقت کی کوئی حد معین نہیں تھی لیکن بدقسمتی سے اس کی کوئی میٹنگ نہیں بلائی گئی تاکہ اس کی قیادت اور ایجنڈے کو واضح کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ دلی الیکشن کے بعد یہ اچھا ہوگا کہ الائنس کے تمام متعلقین کی میٹنگ بلائی جائے تاکہ یہ واضح کیا جائے کہ یہ الائنس صرف پارلیمنٹ انتخابات تک ہی محدود تھی یا اسمبلی الیکشن تک بھی ہے تاکہ ہم مل کر کام کر سکیں۔ جموں میں منعقدہ اورینٹیشن پروگرام بارے میں عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ پروگرام نئے ارکان اسمبلی کو جموں و کشمیر کے نئے قانون سازی کے فریم ورک کے مطابق ڈھالنے میں مدد کرے گا۔

اترا کھنڈ میں یونیفارم سول کوڈ سے متعلق سرگرمیاں عروج پر

26 جنوری کے بعد کبھی بھی ہو سکتا ہے نافذ

دہرہ دون۔ اترا کھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی پہلے ہی ظاہر کر چکے ہیں کہ ریاست میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) کا جلد نفاذ ہوگا۔ اب اس سلسلے میں سرگرمیاں بھی عروج پر ہیں۔ ان سرگرمیوں کو دیکھ کر امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یوم جمہوریہ (26 جنوری) کے موقع پر یا پھر اس کے بعد کبھی بھی ریاست میں یونیفارم سول کوڈ نافذ ہو سکتا ہے۔ یونیفارم سول کوڈ کے شرائط و ضوابط کا لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ میں تجزیہ کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی اس میں مختلف طرح کی درخواستوں کے لیے رجسٹریشن فیس بھی طے کرنے پر مشورہ ہو رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اترا کھنڈ میں سبھی شہریوں کو یکساں حقوق فراہم کرنے کے مقصد سے ریاستی حکومت یکساں سول کوڈ قانون پہلے ہی بنا چکی ہے۔ اسے نافذ کرنے کے لیے شرائط و ضوابط بھی تیار ہو گئے ہیں۔ اسے لیجسلیٹو کے پاس تجزیہ کے لیے بھیجا گیا ہے جہاں سرگرمی جاری ہے۔ شرائط و ضوابط کا جائزہ لے رہے افسران یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس میں کسی بھی مرکزی قانون کا دہراؤ نہ ہو۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ یکساں سول کوڈ کو زمین پر اتارنے کے لیے بلاک سطح کے ملازمین کو تربیت دینے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کے لیے ملازمین کو پہلے ہی نشان زد کر دیا گیا تھا۔ ریاست میں مختلف محکموں کے تقریباً 1500 ملازمین کو تربیت دی جائے گی۔ تربیت دینے کے لیے ایک ادارہ کو ذمہ داری دی گئی ہے جو ملازمین کو یکساں سول کوڈ کی باریکی کو سمجھائے گا اور انہیں نافذ کرنے کی جانکاری دے گا۔ واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ جنوری ماہ میں یونیفارم سول کوڈ قانون کو نافذ کر دیا جائے گا۔ ریاست میں بلدیاتی انتخاب کے ووٹوں کی گنتی 25 جنوری کو ہوگی۔ ایسے میں امید کی جا رہی ہے کہ 26 جنوری کو وزیر اعلیٰ اس قانون کو نافذ کرنے کا اعلان کر سکتے ہیں۔ یونیفارم سول کوڈ کے اصول و ضوابط بنانے کے لیے تشکیل کمیٹی نے مختلف خدمات، مثلاً شادی، طلاق، لیو ان ریلیشن شپ اور وصیت وغیرہ کے لیے رجسٹریشن فیس کی تجویز کی تھی۔ یہ فیس ایک ہزار روپے سے لے کر 5 ہزار روپے تک مجوزہ ہے۔ ذرائع سے جو خبریں سامنے آ رہی ہیں اس میں بتایا جا رہا ہے کہ حکومت نے اس فیس کو بہت زیادہ مانا ہے۔ یعنی رجسٹریشن فیس کو کم کرنے کی کوششیں ہو سکتی ہیں۔ ایسی امید کی جا رہی ہے کہ یہ فیس 100 روپے سے لے کر 500 روپے تک رکھی جائے گی۔

غزہ میں جنگ بندی اب بالکل نزدیک

شرائط پر کم و بیش اتفاق: امریکہ کا دعویٰ

اسرائیلی حملوں کی وجہ سے امدادی اداروں کو حدیدہ بندرگاہ سے امداد کی فراہمی میں مشکلات

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے تصدیق کی ہے کہ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کا اختتام بہت قریب ہے۔ اس جنگ بندی کے لیے قطر میں اسرائیل اور حماس تحریک کے درمیان بالواسطہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ بلنکن نے پیرس میں اپنے فرانسیسی ہم منصب جین نول بیروٹ کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ مشرق وسطیٰ میں ہم جنگ بندی اور یرغمالیوں کے حوالے سے ایک معاہدے کے بہت قریب ہیں۔ قطری وزارت خارجہ نے کل اعلان کیا تھا کہ غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات تکنیکی سطح پر جاری ہیں اور وفود قاہرہ اور دوحہ میں مسلسل ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ بعد میں اسرائیل نے فلسطین کی غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے تک پہنچنے میں ناکامی کے حوالے سے حماس پر نئے الزامات لگائے تھے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ایک سینئر اہلکار نے جنگ بندی میں ناکامی کا ذمہ دار حماس کو ٹھہرایا۔ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل ایڈن بارتال نے کہا کہ کسی معاہدے پر پہنچنے کا واحد راستہ تحریک حماس پر دباؤ ڈالنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ معاہدے تک پہنچنے کی کلید ان ممالک کے ہاتھ میں ہے جو حماس پر اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسرائیل قیدیوں کے حوالے سے ایک معاہدہ طے کرنے کے لیے پوری طرح پر عزم ہے لیکن یرغمالیوں کی رہائی میں واحد رکاوٹ حماس ہے۔

ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے اعلان کیا ہے کہ وہ مغربی یمن کی اہم بندرگاہ کو نشانہ بنانے والے حالیہ اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں حدیدہ کی بندرگاہ کے ذریعے امداد پہنچانے میں ناکام رہی ہے۔ تنظیم نے 'ایکس' پلیٹ فارم پر شائع کی گئی نوٹس میں وضاحت کی کہ اس کی ٹیموں کو حدیدہ کی بندرگاہ کے ذریعے ان کی فراہمی میں ناکامی کی وجہ سے طبی اور انسانی امداد کو دوسری بندرگاہوں پر بھیجنا پڑا، جس کی وجہ سے مستحقین تک اس امداد کی ترسیل میں تاخیر ہوئی۔ بین الاقوامی تنظیم نے یمن میں بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صنعا کے ہوائی اڈے اور حدیدہ بندرگاہ پر حالیہ حملوں سے انسانی صورتحال مزید پیچیدہ ہونے کا خطرہ ہے۔ 'ایم ایس ایف' نے تنازعہ کے تمام فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اہم شہری بنیادی ڈھانچے کا احترام کریں تاکہ انسانی امداد کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ حوثی گروپ نے اعتراف کیا ہے کہ الحدیدہ کی بندرگاہ کو 313 ملین ڈالر سے زیادہ کا بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیل کی طرف سے گذشتہ جولائی سے تین الگ الگ حملوں میں، الحدیدہ، الصلیف اور راس عیسیٰ بندرگاہوں کو نشانہ بناتے ہوئے کئی حملے کیے گئے تھے۔ اکتیس اکتوبر 2023ء کو ایران کے حمایت یافتہ حوثی گروپ نے پہلی بار اعلان کیا کہ اس نے اسرائیل کو بڑی تعداد میں ڈرونز اور میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے۔ بعد کے ادوار میں گروپ نے ایک سے زیادہ بار جنوبی اسرائیل میں مقامات کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنانے کے بارے میں بات کی۔

غزہ میں پچھلے 24 گھنٹے کے دوران 36 سے زائد صیہونی فوجی ہلاک اور زخمی

غزہ (ایجنسی) صیہونی حکومت کے ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی ہے کہ غزہ کی پٹی میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ہونے والی جھڑپوں اور بیت حانون شہر میں القسام بٹالین کے دو گھات لگائے ہوئے حملوں میں 6 صیہونی فوجی ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ بدھ کی رات صیہونی حکومت کے ذرائع ابلاغ نے غزہ میں ایک بم دھماکے میں فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا۔ صیہونی حکومت کے ذرائع ابلاغ نے خبر دی ہے کہ غزہ میں ایک دیسی ساختہ بم کے پھٹنے سے اس حکومت کی فوج کے تین دیگر فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل میڈیا ذرائع نے غزہ کی پٹی میں استقامتی محاذ کے ہاتھوں اسرائیل کے کئی ٹینکوں کے تباہ ہونے اور فوجیوں کے ہلاک ہونے کی خبر دی تھی۔ صیہونی ریڈیو نے بھی اعلان کیا ہے کہ شمالی غزہ کی پٹی میں تین ماہ سے زیادہ عرصہ قبل شروع ہونے والی کارروائیوں میں 46 صیہونی فوجی اور آفیسر ہلاک ہوئے ہیں۔ غزہ کی پٹی میں جنگ 461ویں دن میں داخل ہو چکی ہے، جب کہ بعض صیہونی میڈیا نے اپنے جانی نقصان کے اعداد و شمار کا اعلان کرتے ہوئے اسرائیلی فوج کی سخت سنسر شپ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ صیہونی میڈیا نے اس سے قبل انکشاف کیا تھا کہ اسرائیلی فوج کی طرف سے اعلان کردہ زخمیوں کی تعداد اس حکومت کے ہسپتالوں کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے بہت مختلف ہے۔ صیہونی حکومت کے چینل 12 نے پہلے اعلان کیا تھا کہ اس حکومت کی فوج نے ہسپتال کے حکام سے کہا ہے کہ وہ فوج کے ساتھ ہم آہنگی کے بغیر ہلاکتوں کے اعداد و شمار شائع نہ کریں۔

امریکی ٹیکنالوجی کی غیر قانونی برآمد پر کینیڈین شہری کو 40 ماہ قید کی سزا

اوٹاوا، 9 جنوری (یو این آئی) امریکہ میں نیویارک کی ایک عدالت نے روسی میزائلوں اور ڈرون کی تیاری میں مبینہ طور پر الیکٹرانکس کی غیر قانونی برآمد کے معاملے میں کناڈا کے شہری نکولے گولٹسیف کو 40 ماہ قید کی سزا سنائی ہے۔ امریکی محکمہ انصاف (ڈی او جے) نے یہ اطلاع دی۔ کناڈا کے مونٹریال کے 38 سالہ نکولے گولٹسیف کو برآمدی کنٹرول کی خلاف ورزیوں کی سازش کرنے پر آج 40 ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ گولٹسیف نے روسی فوجی کمپنیوں سمیت منظور شدہ روسی کمپنیوں کی جانب سے ایک عالمی خریداری کی اسکیم میں مہارت حاصل کی۔ ڈی او جے نے بدھ کو ایک بیان میں کہا، "گولٹسیف کی طرف سے بھیجے گئے سامان بعد میں یوکرین میں ضبط کئے گئے روسی ہتھیاروں کے پلیٹ فارمز اور سگنلز انٹیلی جنس آلات میں پائے گئے۔ تحقیقات سے پتا چلا کہ گولٹسیف نے ہانگ کانگ، ہندستان، چین اور متحدہ عرب امارات میں شیل کمپنیوں کے ذریعے منظور شدہ روسی اداروں کو امریکی ساختہ پرزہ جات کی فراہمی کے لیے ایک اسکیم قائم کی ہے۔ عدالت نے یہ ثبوت بھی پیش کیا کہ مدعا علیہان کو ٹیکنالوجی کے آخری استعمال کا علم تھا اور انہوں نے دانستہ امریکی برآمدی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شپمنٹ کو چھپایا۔ قابل ذکر ہے کہ جولائی میں، گولٹسیف کی اہلیہ کرسٹینا پوزیریوا کو اسی اسکیم سے منسلک منی لانڈرنگ کی سازش کے الزام میں 24 ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی۔

سری لنکا: متنازع مذہبی پیشوا کو توہین اسلام پر جیل بھیج دیا گیا

کولمبو (ایجنسی) سری لنکا کی ایک عدالت نے سیاسی اثر و رسوخ کے حامل متنازع بدھ مذہب کے پیشوا کو ملک میں مذہبی منافرت پھیلانے اور توہین اسلام پر دوسری بار جیل بھیج دیا۔ خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق گالا گوڈاٹ ناناسارا کو آج (جمعرات کے روز) مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے الزام میں 9 ماہ قید کی سزا سنائی گئی، انہوں نے اسلام مخالف بیانات 2016 میں دیئے تھے۔ خیال رہے کہ انہیں گزشتہ سال سری لنکا کی مسلم اقلیتی کمیونٹی کے خلاف نفرت پھیلانے کے الزام میں جیل بھیجا گیا تھا تاہم 4 سالہ قید کی سزا کے خلاف اپیل کرنے کے بعد وہ ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ گالا گوڈاٹ ناناسارا سابق صدر گوتابایا راجہ پاکسے کے قریبی ساتھی رہے ہیں جنہوں نے 2021 میں انہیں مذہبی ہم آہنگی کے لیے قانونی اصلاحات کے پینل کا سربراہ مقرر کیا تھا، ان کی تعیناتی کو اپوزیشن کی جانب سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ 2018 میں بھی گالا گوڈاٹ ناناسارا کو توہین عدالت کے مقدمے میں 6 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی تاہم انہیں 9 ماہ بعد سابق سری لنکن صدر ماتھری پالا سریسینا کے جانب سے سزا معافی کے بعد رہا کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ ملک میں 2022 کے معاشی بحران کے نتیجے میں راجہ پاکسے کی حکومت کے خاتمے کے بعد گنا ناسارا پر دوبارہ مقدمہ چلایا گیا تھا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق 2018 میں بھی گالا گوڈاٹ ناناسارا کو ایک لاپتا کارٹونسٹ کی اہلیہ کو ہراساں کرنے کے کیس میں 6 ماہ کے لیے جیل بھیجا گیا تھا۔ گالا گوڈاٹ ناناسارا پر 2016 میں ایک عدالت میں کارٹونسٹ کی اہلیہ کو حراساں کرنے کا الزام ثابت ہوا تھا جس پر پہلی بار انہیں جیل بھیجا گیا تھا، اس سے قبل ان پر مسلمانوں کے خلاف مذہبی منافرت پھیلانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ مذہبی پیشوا کو قید کے ساتھ کارٹونسٹ کی اہلیہ کو 50 ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا تھا۔

ٹرمپ کی یوکرین تنازعہ تیزی سے حل کرنے کی صلاحیت مشکوک ہے: روس

ماسکو (ایجنسی) روسی سلامتی کونسل کے نائب چیئرمین دمتری میدویدیف نے یوکرینی تصفیے میں تیزی سے کامیابی حاصل کرنے کی ڈونلڈ ٹرمپ کی صلاحیت پر شک کا اظہار کر دیا۔ میدویدیف نے جمعرات کو اپنے ٹیلیگرام چینل پر لکھا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ٹرمپ اپنی دوسری صدارتی مدت کے دوران کیا کر پائیں گے، چیزیں واضح ہیں۔ یوکرینی تنازعے کے حل میں تیزی سے پیش رفت بہت مشکوک ہے۔ امریکی معیشت سست روی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ سست روی کے دور میں بھی امیگریشن کے خلاف لڑائی بڑی کامیابیوں کو نہیں لاتی۔ روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے پہلے واضح کیا تھا کہ ان کا ملک نیٹو میں یوکرین کی رکنیت 20 سال تک ملتوی کرنے کی ٹرمپ کی تجویز کو مسترد کرتا ہے۔ انہوں نے اتوار کو "تاس" کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ ٹرمپ نے 12 دسمبر کو ٹائم میگزین کو جو انٹرویو دیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرنٹ لائن کے ساتھ فوجی کارروائیوں میں کمی ہے۔ یورپیوں کو روس کے ساتھ تصادم کے لیے زیادہ ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ ہم منتخب صدر کی ٹیم کے نمائندوں کی طرف سے نیٹو میں یوکرین کی رکنیت کو بیس سال تک ملتوی کرنے کی پیش کردہ تجاویز کو مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ ماسکو یوکرین کی سرزمین پر یورپی اور برطانوی امن فوج تعینات کرنے کی تجویز کو بھی مسترد کرتا ہے۔ بعض امریکی ذرائع نے اشارہ دیا تھا کہ اگلے جنوری میں وائٹ ہاؤس واپس آنے والے امریکی صدر کے پاس ماسکو اور کیف کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا ابتدائی منصوبہ ہے۔ ان ذرائع نے نیٹو میں یوکرین کے داخلے کو ملتوی کرنے کی ٹرمپ کی تجویز کا بھی حوالہ دیا۔ یہ مطالبہ 10 یا 20 سال کے لیے روسیوں کو ناراض کرتا ہے۔ واضح رہے گزشتہ ہفتے ٹرمپ نے کیتھ کیلوگ کو یوکرین کے لیے خصوصی ایلچی مقرر کیا تھا کیونکہ ریٹائرڈ امریکی جنرل نے زور دے کر کہا تھا کہ نئی انتظامیہ دونوں ممالک کے لیے منصفانہ اور پائیدار امن چاہتی ہے۔ ماسکو نے جنگ کے خاتمے کے لیے متعدد مطالبات کی توثیق کی ہے۔ ان مطالبات میں یوکرین کا لڑائی نہ کرنا، غیر جانبدار ہونا اور جوہری ہتھیاروں سے دور رہنے کو یقینی بنانا شامل ہے۔ نیز روس کی سلامتی کو درپیش طویل مدتی خطرات کو ختم کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ یوکرین کے روسی بولنے والے شہریوں کے حقوق، آزادیوں اور مفادات کے تحفظ کی ضمانت بھی مانگی گئی ہے۔

بائیڈن انتظامیہ کا "تحریر الشام کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں باقی رکھنے کا فیصلہ

شام کی شمالی سرحد محفوظ بنانے کے لیے بات چیت جاری ہے: کرد انتظامیہ

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ نے "تحریر الشام" تنظیم کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح تنظیم اور اس کے سربراہ احمد الشرع کے حوالے سے حتمی فیصلہ منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی آئندہ انتظامیہ کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ بات تین باخبر امریکی ذمے داران نے امریکی اخبار Washington Post کو بتائی۔ مذکورہ امریکی ذمے داران کا کہنا ہے کہ "گذشتہ برس کے اواخر میں شامی صدر بشار الاسد کا تختہ الٹ کر دنیا کو حیران کر دینے والے اسلام پسندوں کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ انھوں نے شدت پسند جماعتوں بالخصوص القاعدہ تنظیم سے اپنے تعلقات ختم کر لیے ہیں... اس کے بعد دہشت گرد تنظیم کی فہرست سے ان کا نام نکالا جائے گا"۔ تحریر الشام تنظیم کا نام غیر ملکی دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں باقی رہنے سے امریکی شہریوں کے لیے اس تنظیم کو "مادی سپورٹ" پیش کرنا غیر قانونی ہو گا۔ عالمی برادری کے اندر اس بات پر وسیع اتفاق ہے کہ ایک دہائی سے زیادہ کی خانہ جنگی کے بعد شام کو مزید امداد اور تعمیر نو کے منصوبوں کی اشد ضرورت ہے۔ بائیڈن انتظامیہ نے پیر کے روز شام پر عائد کئی مرکزی پابندیوں میں نرمی کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد ملک کی بحالی کو فروغ دینا اور عبوری حکومت کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ہے۔ امریکی وزارت خزانہ نے چھ ماہ کے لیے عمومی اجازت نامہ جاری کیا ہے۔ اس کے تحت شامی حکومت کے ساتھ معاملات کی اجازت ہوگی۔ اس طرح انسانی تنظیمیں پانی، نکاسی آب اور بجلی وغیرہ جیسی خدمات پیش کر سکیں گی۔ علاوہ ازیں پابندیوں کے خوف کے بغیر شامی حکومت کے ساتھ مخصوص معاملات مثلاً توانائی کی فروخت وغیرہ جیسے امور طے پا سکیں گے۔ ایک امریکی ذمے دار کے مطابق "تحریر الشام" تنظیم کی جانب سے خود کو دہشت گرد جماعتوں کی فہرست سے نکالنے کے لیے مطلوبہ اقدامات کے لیے وقت درکار ہو گا اور ان کے افعال کے ذریعے ان کا فیصلہ کریں گے"۔

شام میں کرد خود مختار انتظامیہ کی ایک ذمے دار کا کہنا ہے کہ امریکی اور فرانسیسی افواج ملک کی شمالی سرحد کو محفوظ بنا سکتی ہیں۔ کرد انتظامیہ میں خارجہ امور کی شریک صدر الہام احمد کے مطابق شمالی شام کی سرحد کو محفوظ بنانے کے لیے امریکی اور فرانسیسی افواج کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ یہ بات ایک فرانسیسی چینل TV5 Monde نے بتائی۔ کرد خود مختار انتظامیہ نے ترکی کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے فرانس سے مدد طلب کی ہے۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ حاکان ویدان نے منگل کے روز باور کرایا تھا کہ اگر کرد پروٹیکشن یونٹس (تنظیم) نے انقرہ کے مطالبات پورے نہ کیے تو ان کا ملک سرحد پار شمال مشرقی شام میں اس تنظیم کے خلاف حملے کا آغاز کر دے گا۔ ویدان کے مطابق شام کی نئی انتظامیہ کو اس معاملے کے ساتھ نمٹنا چاہیے۔ اس سے قبل ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوآن بھی اسی طرح کا بیان دے چکے ہیں۔ اس میں انھوں نے زور دے کر کہا تھا کہ نئی قیادت کے دور میں شام میں "دہشت گرد تنظیموں" کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ انقرہ حکومت شام میں کرد پروٹیکشن یونٹس پر ترکیہ میں کردستان ورکرز پارٹی کے ساتھ وابستگی کا الزام عائد کرتی ہے۔ یہ پارٹی کئی دہائیوں سے ترکیہ کی ریاست کے خلاف بغاوت میں مصروف ہے۔ ترکیہ اور اس کے مغربی حلیفوں نے اس پارٹی کو دہشت گرد اور کالعدم قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ ترکیہ کی فوج شام اور عراق میں کئی بار کرد جنگجوؤں پر حملے کر چکی ہے۔ ادھر داعش تنظیم کے خلاف لڑائی میں امریکا نے کرد پیپلز پروٹیکشن یونٹس کو سپورٹ کیا۔

بائیڈن انتظامیہ نے فی الوقت درست فیصلہ کیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے مشیر ریک گرینیل کا کہنا ہے کہ بشار الاسد کا تختہ الٹنے والی مسلح جماعتیں مختلف نوعیت کے لوگوں کا امتزاج ہیں۔ گذشتہ ماہ "نیوز میکس" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ان کا کہنا تھا کہ

یو ایس اے ڈی اے نے واڈا کی فنڈنگ میں کمی کے وائٹ ہاؤس کے اقدام کی حمایت کی

واشنگٹن، 9 جنوری (یو این آئی) امریکی اینٹی ڈوپنگ ایجنسی (یو ایس اے ڈی اے) نے 2024 کے لیے ورلڈ اینٹی ڈوپنگ ایجنسی (ڈبلیو اے ڈی اے) کو 3 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کی ادائیگی روکنے کے وائٹ ہاؤس کے فیصلے کی حمایت کی ہے۔ یہ معلومات یو ایس اے ڈی اے کے سی ای او ٹریوس ٹائگارٹ نے دی۔ وائٹ ہاؤس آفس آف نیشنل ڈرگ کنٹرول پالیسی (او این ڈی سی پی) نے بدھ کو اعلان کیا کہ اس نے چینی ایتھلیٹس کی ڈوپنگ کی جانچ سے جڑے گھپلے کے درمیان اپنا واڈا تعاون روک دیا ہے۔ یو ایس اے ڈی اے نے ٹائگارڈ کے حوالے سے کہا کہ "یو ایس اے ڈی اے ایتھلیٹس کے حقوق، احتساب اور منصفانہ مقابلے کے تحفظ کے لیے واحد درست متبادل کے طور پر وائٹ ہاؤس او این ڈی سی پی کے اس فیصلے کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ امریکہ اگلے 10 سالوں میں کئی بین الاقوامی مقابلوں کی میزبانی کر رہا ہے، جیسے کہ 2026 فیفا ورلڈ کپ اور 2028 اولمپک اور پیرا اولمپک گیمز، اب وقت آگیا ہے کہ واڈا کو یہ یقینی بنانے کا اختیار دیا جائے کہ امریکی سرزمین پر مقابلے صاف، محفوظ اور منصفانہ ہوں، جس میں ہم سب یقین اور اعتماد کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ شراکت روکنے سے امریکی کھلاڑیوں کی ملکی یا عالمی مقابلوں میں حصہ لینے کی صلاحیت متاثر نہیں ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال نومبر میں او این ڈی سی پی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر راہل گپتا نے واشنگٹن کے حصہ کو واڈا کو ادائیگی کرنے کی منظوری نہیں دی۔ انہوں نے اس وقت کہا تھا کہ امریکہ کو واڈا سے شفافیت حاصل کرنے اور ایتھلیٹس، خاص طور پر امریکی ایتھلیٹس کا اعتماد بحال کرنے کے لیے اپنے پاس موجود تمام آلات کا استعمال کرنا چاہیے، جواب محسوس کرتے ہیں کہ وہ چینی مخالفین کے خلاف نقصان میں مقابلہ کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ نومبر میں، او این ڈی سی پی نے چینی تیراکوں کے معاملے پر یو ایس اے ڈی اے کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس سے قبل، جرمن نشریاتی ادارے اے آر ڈی نے اطلاع دی تھی کہ جنوری 2021 میں 23 چینی تیراکوں نے ٹرائمیٹازڈائن کے لیے مثبت تجربہ کیا تھا۔ اس کے بعد، چینی کھلاڑیوں کو ٹوکیو اولمپکس میں شرکت کی اجازت دی گئی۔ واڈا نے اپریل میں اعلان کیا تھا کہ اس نے چینی ایتھلیٹس کو سزا نہیں دی ہے کیونکہ وہ ایتھلیٹس کے جسموں میں ممنوعہ مادوں کے نادانستہ طور پر داخل ہونے پر چین کے حکم کی تردید نہیں کر سکا۔ بعد میں یو ایس اے ڈی اے کے سی ای او ٹریوس ٹائگارٹ نے واڈا اور چائنا ڈا پر معلومات چھپانے کا الزام لگایا۔ ڈوپنگ اسکینڈل میں ملوث گیارہ تیراکوں کو چین کی پیرس اولمپک ٹیم میں شامل کیا گیا تھا۔

لکی مروت: بھتہ نہ دینے پر فتنہ الخوارج نے 17 سویلینز ورکرز کو اغوا کر لیا

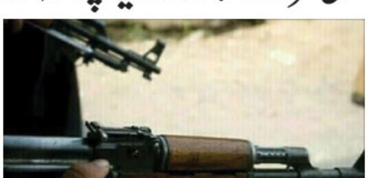

کبل خیل (ایجنسی) فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں نے لکی مروت کے علاقے کبل خیل میں بھتہ نہ دینے پر فتنہ الخوارج نے 17 سویلینز ورکرز کو اغوا کر لیا۔ ڈان نیوز کے مطابق فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں نے کبل خیل میں بھتے کے لیے 17 سویلین ورکرز کو اغوا کیا، اغوا ہونے والے ورکرز نہتے تھے جب کہ دہشت گردوں نے مقامی ٹھیکیدار کی گاڑی کو بھی آگ لگا دی۔ سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے 8 مغوی ورکرز کو بحفاظت بازیاب کروا لیا، سیکیورٹی ذرائع کے مطابق باقی نہتے ورکرز کو بھی بازیاب کروا لیا جائے گا، اس حوالے سے آپریشن جاری ہے۔ سیکیورٹی ذرائع کا کہنا تھا کہ اس بہیمانہ اقدام کرنے والے عناصر کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا جب کہ فتنہ الخوارج کی ان پاکستان اور عوام دشمن کارروائیوں کا دین اور اسلامی اقدار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بولیویا میں شدید بارش میں 16 افراد کی موت

لاپاز، 9 جنوری (یو این آئی) بولیویا میں نومبر 2024 سے برسات کے موسم میں ہونے والی شدید بارشوں سے کم از کم 16 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ 00016 سے زیادہ خاندان متاثر ہوئے ہیں۔ افسران نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ بولیویا کے نائب شہری دفاع کے وزیر جوآن کارلوس کالویمونٹس نے ایک نیوز کانفرنس میں کہا کہ نومبر سے جنوری کے پہلے ہفتے تک ہونے والی شدید بارشوں نے جنوبی امریکی ملک میں تباہی مچادی ہے، جس سے مہلک سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے۔ افسر کے مطابق تقریباً 36 میونسپلٹیز کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ افسران نے مغربی لاپاز ڈپارٹمنٹ میں اپلو، لا اسونٹا اور لوری بے کی میونسپلٹیوں میں اس کے نتائج سے نمٹنے کے لیے آفت کی حالت کا اعلان کیا ہے۔ ملک کے نو محکموں میں سے آٹھ نے موسم سے متعلق مسائل اور نقصان کی اطلاع دی ہے، جس میں واحد استثناء اورورو ہے۔ نومبر سے ریکارڈ کیے گئے دیگر موسمی واقعات، جن میں ٹھنڈ اور اولے شامل ہیں، نے بھی پانچ محکموں کو نقصان پہنچایا ہے۔

بائیڈن نے کیلیفورنیا میں آگ کے واقعہ کے بعد بڑی آفت کا اعلان کیا

واشنگٹن، 9 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر جو بائیڈن نے جمعرات کو کیلیفورنیا میں ایک بڑی آفت کا اعلان کیا کیونکہ ریاست میں ہفتے کے آغاز سے ہی بڑی آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ اطلاع وائٹ ہاؤس نے دی ہے۔ وائٹ ہاؤس نے ایک بیان میں کہا کہ "آج صدر جوزف آر بائیڈن نے اعلان کیا کہ کیلیفورنیا میں ایک بڑی آفت موجود ہے اور 07 جنوری کو شروع ہونے والی جنگل کی آگ اور براہ راست ہواؤں سے متاثرہ علاقوں میں ریاست، قبائلی اور مقامی باز آبادکاری کی کوششوں کے لیے وفاقی امداد کا حکم دیا۔" یہ فیصلہ لاس اینجلس میں متاثرہ افراد کو امدادی رقوم فراہم کراتا ہے۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس امداد میں عارضی رہائش اور گھر کی مرمت کے لیے گرانٹس، غیر بیمہ شدہ املاک کے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے کم لاگت کے قرضے، اور افراد اور کاروبار کو آفت کے اثرات سے ابھرنے میں مدد کے لیے دیگر پروگرام شامل ہو سکتے ہیں۔ جنگلات اور آگ سے بچاؤ کے افسران نے بتایا کہ لاس اینجلس میں پیلیسیڈس کی آگ کی اطلاع پہلی بار منگل کو دی گئی تھی اور یہ 15,000 ایکڑ سے زیادہ تک پھیل گئی ہے۔ ایٹن میں آگ منگل کی رات بھڑکی، جس سے انخلاء کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس نے پانچ لوگوں کی جان لی۔ آگ نے بدھ کی دوپہر تک 10,000 ایکڑ سے زیادہ علاقے کو جلا دیا۔ ہرسٹ میں منگل کی رات دیر گئے لاس اینجلس کے سلمر علاقے میں کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ ووڈلی میں آگ بدھ کی صبح لگی۔ ایکیو ویدر میڈیا کمپنی نے کہا کہ کیلیفورنیا میں جنگل کی آگ سے ہونے والے نقصانات اور معاشی نقصانات کا ابتدائی تخمینہ 52 اور 57 ارب ڈالر کے درمیان ہے۔

شام کے مستقبل کا فیصلہ شامی عوام کو کرنا چاہیے: امیر سعید ایروانی

تہران (ایجنسی) شام کے سلسلے میں سلامتی کونسل کی خصوصی نشست کے دوران اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب امیر سعید ایروانی نے زور دیکر کہا کہ شام کے مستقبل کا تعین شام کے عوام کو ہی کرنا چاہیے۔ ایران کے سینیئر سفارتکار نے کہا کہ ایران دمشق میں آنے والی ہر اس حکومت کی حمایت کرے گا جو آزاد اور منصفانہ انتخابات اور جامع قومی ڈائیلاگ سے منتخب ہوئی ہو اور تمام قومی، سیاسی اور مذہبی گروہوں کی نمائندگی کی ضمانت فراہم کرے۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ مذکورہ خصوصیات سے لیس ایسی حکومت کی تشکیل اور اس کی حمایت کرنے سے علاقے میں امن و استحکام کی ضمانت فراہم کی جا سکتی ہے۔ امیر سعید ایروانی نے کہا کہ اس وقت شام کو صیہونی حکومت کی جانب سے شدید خطرہ لاحق ہے جو سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں کو پاؤں تلے روند کر مقبوضہ جولان کے علاوہ اب تک شام کے 500 کلومیٹر رقبے پر قبضہ کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صیہونی حکومت نے شام کی فوجی تنصیبات کے علاوہ تمام سائنسی اور تحقیقاتی مراکز کو بھی تباہ کر دیا ہے جو کہ اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

جنوبی کیلیفورنیا کے جنگل میں زبردست آگ سے پانچ افراد ہلاک

لاس اینجلس، 9 جنوری (یو این آئی) امریکہ کی سب سے زیادہ آبادی والی لاس اینجلس کاؤنٹی کے جنگلات میں زبردست آگ لگنے سے پانچ افراد ہلاک اور تقریباً 1100 عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ کیلیفورنیا ڈپارٹمنٹ آف فاریسٹری اینڈ فائر پروٹیکشن (کیل فائر) کے مطابق، منگل کو پیسیفک پیلیسیڈس میں لگی زبردست آگ بدھ کی دوپہر تک 15,800 ایکڑ (63.9 مربع کلومیٹر) تک پھیل گئی۔ آگ نے ایک ہزار سے زائد انفراسٹرکچر کو تباہ کر دیا، جن میں سانتا مونیکا پہاڑوں اور بحر الکاہل کے درمیان واقع کئی مہنگے گھر بھی شامل ہیں۔ فائر اور پولیس افسران کے مطابق، منگل کی شام کو لگنے والی آگ نے لاس اینجلس کے دو پڑوسی شہروں الٹاڈینا اور پاسا ڈینا کے قریب 10,600 ایکڑ (42.9 مربع کلومیٹر) سے زیادہ اراضی کو جلا کر خاک کر دیا۔ اس میں پانچ افراد ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہو گئے۔ فائر فائٹرز آگ کے پھیلاؤ کو کم کرنے اور انتہائی حالات میں اہم انفراسٹرکچر کی حفاظت کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں۔ اس دوران سلمر میں رات بھر تیز ہواؤں کے دوران تیزی سے پھیلی آگ میں بدھ کی دوپہر تک 700 ایکڑ (2.83 مربع کلومیٹر) علاقے کو جھلسا دیا تھا۔ افسران کا کہنا ہے کہ جنوبی کیلیفورنیا میں بڑے پیمانے پر جنگل کی آگ کے تیزی سے پھیلنے کی بڑی وجہ تیز ہوائیں، نسبتاً کم نمی اور خشک پودوں کا ہونا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں 160 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل رہی ہیں۔ مقامی ٹی وی اسٹیشن کے ٹی ایل اے نے بتایا کہ جنوبی کیلیفورنیا میں، لاس اینجلس، وینچورا، اورنج، سان برنارڈینو، ریور سائیڈ اور سین ڈیاگو کاؤنٹیز میں جنگل کی آگ کی وجہ سے بجلی کی بڑے پیمانے پر متاثر ہونے سے بدھ کی سہ پہر تک 40 لاکھ سے زیادہ صارفین متاثر ہوئے۔

اندرا گاندھی پرتشتھان میں پاتھ وے ٹو ایمپلائمنٹ سمٹ کا انعقاد

لکھنؤ: محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور صنعت کاری، اتر پردیش، جمعرات کو اندرا گاندھی پرتشتھان، لکھنؤ میں؛ پاتھ وے ٹو ایمپلائمنٹ سمٹ کا انعقاد محکمہ تکنیکی تعلیم اور میدھا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے کیا گیا۔ اس سمٹ کا مقصد نوجوانوں کو ہنر مندی کی ترقی کے ذریعے روزگار کے لیے بااختیار بنانا، خواتین کے روزگار کی حوصلہ افزائی، اسٹارٹ اپس اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا اور ملک کی اقتصادی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ تقریب میں 110 سے زائد ممتاز صنعتی تنظیموں کے اعلیٰ مینیجرز اور نمائندوں نے شرکت کی۔ سربراہی اجلاس نے تعلیمی، صنعت اور حکومت کے درمیان شراکت داری کو مضبوط کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا، جس سے روزگار اور کاروبار کے شعبوں میں نئے امکانات کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ہریوم، پرنسپل سکریٹری، محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور صنعت کاری، اتر پردیش کا استقبال راجیندر پرساد، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ، نے گلدستہ اور شال پیش کر کے کیا۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر ہریوم نے کہا کہ پالیسیاں بنانا آسان ہے لیکن ان پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد ہی اصل چیلنج ہے۔ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ہمیں زرعی شعبے اور چھوٹی صنعتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسکل ڈیولپمنٹ کے ذریعے نوجوانوں کو خود انحصار بنانا ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ اپنے خطاب میں تکنیکی تعلیم کے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری نریندر بھوشن نے کہا کہ صنعت اور تعلیم کے شعبے کے درمیان مضبوط تال میل کے ذریعے نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مہارت کی ترقی کے پروگرام براہ راست صنعت کی ضروریات سے منسلک ہوں۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے انڈسٹری سے تعاون کی اپیل کی۔ ڈائریکٹر جنرل ٹیکنیکل ایجوکیشن اویناش کرشنا سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈپلومہ اور ٹیکنیکل کورسز کو انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہمارے تربیتی کورسز براہ راست روزگار کے مواقع فراہم کریں۔ انہوں نے صنعتی تربیت اور نصاب پر نظر ثانی کی اہمیت پر زور دیا۔ ڈائریکٹر، تربیت اور روزگار، نیہا پرکاش نے ملازمت کے میدان میں خواتین کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی میں خواتین کی شمولیت اہم ہے۔ صنعت کو خواتین کے روزگار کو ترجیح دینی چاہیے۔ نیز، آئی ٹی آئی پاس امیدواروں کو مناسب تنخواہ فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنے میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔ ڈائریکٹر، IRDT F. آر خان نے امیدواروں کو عملی تربیت اور ملازمت کے دوران تجربہ فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس سمت میں انڈسٹری سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انڈسٹری کے دورے اور عملی تربیت سے امیدواروں کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا۔ میدھا فاؤنڈیشن کے شریک بانی کرسٹوفر ٹوریلو نے فاؤنڈیشن کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فاؤنڈیشن انڈسٹری اور تربیتی اداروں کے درمیان پل کا کام کرے گی۔ اس سے نوجوانوں کو روزگار اور ہنر مندی کے شعبے میں بہتر مواقع میسر آئیں گے۔ منپال سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ٹریننگ/ اپرنٹس، ڈی کے نے پروگرام میں حصہ لیا۔ سنگھ، ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، تمام ڈویژنوں کے جوائنٹ ڈائریکٹرز، آئی ٹی آئی کے پرنسپل اور میدھا فاؤنڈیشن کی ٹیم دیگر کے درمیان موجود تھی۔

امروہہ شہر ہمیشہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کنور انوپم سنگھ کو یاد رکھے گا: محبوب زیدی

امروہہ۔ مشہور ادیب اور شاعر پنڈت بھون شرما نے امروہہ سے الوداع کے وقت امروہہ کے سابق سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کنور انوپم سنگھ کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ امروہہ آئی پی ایس انوپم سنگھ کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ انکی خدمات قابل قدر اور لائق احترام تھی۔ امروہہ سے پولیس کپتان کو رخصت کرنے کے لیے ثقافتی تنظیم کاروان خلوص کے اراکین کے ساتھ آئے پنڈت بھون شرما نے کہا کہ کنور انوپم سنگھ جتنے اچھے افسر ہیں اتنے ہی اچھے ادیب بھی ہیں، جس کی مثال ان کی کتاب زبان پولس زبانی پولس ہے۔ مشہور ادبی اور ثقافتی ادارہ کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی نے اس ملاقات کے دوران کہا کہ شہر امروہہ میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے 18 ماہ بہت یادگار رہے یہ وقفہ بڑے امن وسکون کے ساتھ گزرا۔ کپتان ایک بہترین پولس افسر کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے ادیب بھی ہے۔ کمال امروہوی اور جون ایلیاء کے شہر کے بعد اب انکو مجروح سلطانپوری کے شہر کی ذمہ داری ملی ہے۔ اس دوران نواب مراد علی خان، انجینئر ذیشان حیدر اور رضا تحسین تقوی بھی موجود تھے۔

بی ایچ یو: 12 ویں سے پی ایچ ڈی تک کے لئے نوکریاں
2 لاکھ روپے تک تنخواہ، جلد ہی درخواست دیں

وارانسی: 9 جنوری (پی این ایس) بی ایچ یو میں اگلے پانچ سالوں کے لیے تحقیق کے لیے 43 سائنسدانوں اور نان ٹیچنگ اسٹاف کو بھرتی کیا جائے گا۔ ساؤتھ کیمپس برکاچھ، مرزا پور میں سینئر اور جونیئر سائنسدانوں اور کئی غیر تدریسی آسامیوں کے لیے بھرتیاں ہوں گی۔ ان کی ماہانہ تنخواہ 30 ہزار سے 2 لاکھ روپے تک ہوگی۔ قابلیت 12 ویں سے پی ایچ ڈی تک ہے۔ آن لائن درخواست BHU کی سرکاری ویب سائٹ پر جا کر کی جا سکتی ہے۔ سائنسدان کی پوسٹ کے لیے درخواست کی فیس 1000 روپے اور غیر تدریسی اسٹاف کے لیے 500 روپے ہے۔ غیر تدریسی عہدوں کے لیے کم از کم عمر جنرل کے لیے 18-30 سال، OBC کے لیے 18-33 سال اور SC/ST کے لیے 18-35 سال مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ تدریسی عہدوں کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔ فارم بھرنے کی آخری تاریخ 6 فروری شام 5 بجے تک ہے۔ فارم اور دستاویزات کی ہارڈ کاپی مرکزی کیمپس میں واقع ہولکر بھون میں 11 فروری تک جمع کرانی ہوگی۔ یہ تقرریاں انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے آل انڈیا کوآرڈینیٹڈ ریسرچ پروجیکٹ کے تحت کی جارہی ہیں۔ ساؤتھ کیمپس میں گندم، چاول، دالوں، سرسوں اور بیجوں پر تحقیقی کام آگے بڑھایا جائے گا۔ ٹیچنگ اسٹاف میں میٹر اسپیشلسٹ، جونیئر پیتھالوجسٹ، مکئی بریڈر جیسی پوسٹیں ہوں گی جبکہ نان ٹیچنگ اسٹاف میں معاون اسٹاف، پروگرام اسسٹنٹ، فارم مینیجر وغیرہ کے عہدے ہوں گے۔ پے سکیل کے مطابق ساؤتھ کیمپس کے زرعی سائنس سنٹر میں کل نو کیٹیگریز میں سائنسدانوں اور ماہرین کی تقرریاں کی جائیں گی۔ تنخواہ پے بینڈ لیول 4 سے اکیڈمک لیول 14 تک ہوگی۔ یعنی 25500-81000 روپے سے 1,44200-2,18200 روپے تک۔ انتخاب کا عمل صرف سمرتھ پورٹل کے ذریعے مکمل کیا جائے گا۔ لیول 14 کے لیے، کسی کے پاس 10 سال کے تجربے کے ساتھ پی ایچ ڈی کی ڈگری ہونی چاہیے۔ لیول 13-A کے لیے آٹھ سال کے تجربے کے ساتھ پی ایچ ڈی کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ لیول 10 کے لیے ایم ایس سی اور اختیاری پی ایچ ڈی ڈگری کی اہلیت درکار ہوتی ہے۔ جبکہ لیول-6 اور لیول-5 کے لیے، MSC-BSC اور لیول 4 کے لیے 12 ویں کی اہلیت درکار ہے۔ لیول-14 میں دو آسامیاں بھری جائیں گی۔ پرنسپل سائنٹسٹ ان پلانٹ بریڈنگ اور چیف سائنٹسٹ ان واٹر کنزرویشن انجینئرنگ۔ آٹھ سائنسدانوں اور ماہرین کو لیول 13A اور 18 کو لیول 10 اور لیول 10 (AL) پر منتخب کیا جائے گا۔ باقی بھرتیاں لیول 6، 5 اور 4 پر کی جائیں گی۔

جس شخص کا 17 سال پہلے ہو گیا تھا قتل، یوپی میں زندہ پایا گیا
چار لوگوں کو قتل کے الزام میں جانا پڑا تھا جیل

جھانسی: 9 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے جھانسی میں ایک حیران کر دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ گشت کے دوران جھانسی پولیس کو ایک شخص ملا جسے بہار پولیس کے ریکارڈ کے مطابق 17 سال قبل قتل کیا گیا تھا۔ یہی نہیں اس کے قتل کے الزام میں چار لوگ جیل بھی جا چکے ہیں۔ ان میں سے ایک کی موت ہو چکی ہے اور تین اس وقت ضمانت پر جیل سے باہر ہیں۔ سزا کاٹ رہے نوجوانوں کو جب معلوم ہوا کہ وہ شخص زندہ ہے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ فی الحال جھانسی پولیس نیا اس شخص کو بہار پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ جھانسی کا باروساگر تھانہ معمول کے مطابق 6 جنوری کی شام کو اپنے علاقے میں گشت کر رہا تھا۔ اس نے گاؤں دھواڑہ بھرولی میں ایک مشکوک شخص کو دیکھا۔ جب شک پیدا ہوا اور گاؤں والوں سے پوچھ گچھ کی گئی تو پتہ چلا کہ مذکورہ شخص تقریباً چھ ماہ سے جھانسی میں رہ رہا تھا۔ پولیس اسے اپنے ساتھ تھانے لے گئی۔ وہاں پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنی شناخت نتھونی پال ولد مرحوم رام چندر ساکن دیوریا تھانہ اکوڈی گولا، ضلع روہتاس، بہار کے طور پر بتائی۔ اس کی عمر تقریباً 50 سال ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ جب وہ اپنے گاؤں میں تھا تو اس کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا۔ شادی کے چند سال بعد اس کی بیوی نے بھی اسے چھوڑ دیا کیونکہ وہ بچے پیدا نہیں کر پا رہے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے کزن کے پاس رہنے چلا گیا۔ اس کے پاس تقریباً ڈھائی بیگھہ زمین تھی۔ وہ 2008 میں گاؤں چھوڑ کر باہر نکل گیا۔ گھومتے پھرتے وہ تقریباً 6 ماہ قبل یہاں آیا تھا۔ تب سے وہ یہاں رہ رہا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ گاؤں چھوڑنے کے بعد کیا ہوا۔ نتھونی پال نے بتایا کہ وہ بہار کے دیوریا کا رہنے والا ہے۔ اب وہ پولیس کے ساتھ بہار میں اپنے گھر جا رہے ہیں۔ اس کے گھر میں کوئی نہیں ہے۔ اس کے والدین فوت پا چکے ہیں اور اس کی بیوی اسے چھوڑ کر پہلے ہی چلی گئی۔ اغوا اور قتل کے الزام میں جیل جانے والے نتھونی پال کے کزن ستیندر پال نے جب اپنا درد بیان کیا تو وہ رونے لگے۔ ستیندر نے کہا کہ جب نتھونی پال لاپتہ ہو گئے تو اس کے ماموں نے اس کے، اس کے والد اور بھائیوں کے خلاف اغوا اور قتل کا مقدمہ درج کرایا تھا۔ چاروں جیل گئے اور 8 ماہ کی سزا بھگتنے کے بعد ضمانت پر باہر ہیں۔ اس کے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔ ستیندر نے کہا کہ وہ دن رات سوچتا تھا کہ وہ اس جرم کی سزا بھگت رہا ہے جو اس نے نہیں کیا تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ نتھونی پال زندہ ہے اور جھانسی میں ہے تو وہ بھی بہار پولیس کے ساتھ یہاں آ گیا۔ اب جب کہ نتھونی پال زندہ پائے گئے ہیں، ان کے سر سے بدنما داغ مٹ جائے گا۔ ستیندر پال نے بتایا کہ نتھونی کے ماموں نے ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ ہم جیل گئے۔ آج جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہم یہاں آ گئے۔ ہم 8 ماہ تک جیل میں رہے جس میں میرے والد، میرا بڑا بھائی، درمیانی بھائی اور میں شامل تھے۔ میرا چھوٹا بھائی جو پولیس میں تھا، اس کا نام بھی تھا لیکن ڈی آئی جی کی منت وسماجت کے بعد اس کا نام نکال دیا گیا۔ ابھی ہم ضمانت پر ہیں۔ نتھونی پال ان کے چچا کا بیٹا ہے۔ مقدمہ درج کیا گیا تھا کہ نتھونی کا قتل پیسوں کے لیے کیا گیا تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سٹی گیانیندر کمار نے بتایا کہ نتھونی پال کل باروا ساگر پولیس اسٹیشن کے تحت گاؤں دھواکر میں پایا گیا تھا۔ وہ وہاں کسی خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ جب باروساگر کے تھانہ انچارج شیو جیت سنگھ اور دھمنا چوکی کے انچارج نے معاملے کی جانچ کی تو انہیں پتہ چلا کہ اس کے نام پر بہار کے اکوڈی گولا تھانے میں اغوا اور قتل کا مقدمہ درج ہے۔ ان کے خاندان کے چار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد چاروں جیل بھی جا چکے تھے۔ وہ ضمانت پر جیل سے باہر ہیں۔ فی الحال یہ معاملہ عدالت میں چل رہا ہے۔

یوپی میں ایک گاؤں سے ٹرانسفارمر چرا کر لے گئے چور
25 دنوں سے اندھیرے میں ہیں گاؤں کے لوگ

بدایوں: 9 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے بدایوں ضلع سے ایک حیران کر دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں کے ایک گاؤں سے چوروں نے ٹرانسفارمر چوری کر لیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس گاؤں کے مکین 14 دسمبر سے بجلی کے بغیر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ تاہم ٹرانسفارمر چوری ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد محکمہ بجلی نے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔
معاملہ بدایون ضلع کے اوگھیتی علاقے کے سورہا گاؤں کا ہے۔ جہاں 250 کلو واٹ کا ٹرانسفارمر چوری ہونے کے بعد یہاں کے لوگ 14 دسمبر سے بجلی سے محروم ہیں۔ مقامی لوگوں اور اہلکاروں کے مطابق چور قریبی کھیت سے ٹرانسفارمر اکھاڑ کر اس کے پرزے اور دیگر قیمتی سامان چوری کر کے فرار ہو گئے۔ چوری کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس اور محکمہ بجلی نے تحقیقات شروع کی لیکن 25 دن گزرنے کے باوجود گاؤں میں نیا ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا ہے۔ ٹرانسفارمر نہ لگنے کی وجہ سے مقامی آبادی میں مایوسی بڑھتی جا رہی ہے، جنہیں اب بجلی نہ ہونے کی وجہ سے کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار کی آبادی والا یہ گاؤں اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ متاثرہ طلبہ ہیں جو فروری میں شروع ہونے والے اتر پردیش بورڈ کے امتحانات کی تیاری کر رہے ہیں۔
مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے طلباء رات کو پڑھائی نہیں کر پاتے ہیں جس سے ان کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ گاؤں کے پردھان ستپال سنگھ نے بتایا کہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعلیم اور گاؤں والوں کی روزمرہ کی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ انورٹر اور موبائل چارجنگ جیسی بنیادی ضروریات بھی دستیاب نہیں ہیں۔ گاؤں والوں میں غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ یوٹیلٹی پاور سب اسٹیشن کے جونیئر انجینئر اشوک کمار نے بتایا کہ ٹرانسفارمر کی چوری کے سلسلے میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور مرمت کی تجویز حکومت کو بھیج دی گئی ہے۔ ایک دو دن میں نیا ٹرانسفارمر لگا دیا جائے گا۔

ڈی ایم کی چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ افسران کے ساتھ میٹنگ

بہرائچ 09 جنوری۔ بدھ کی شام دیر گئے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ ڈسٹرکٹ نیوٹریشن کنورجنس کمیٹی کی میٹنگ کے دوران، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا رانی نے تمام چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ افسران کو ہدایت دی کہ وہ نیوٹریشن ٹریکر ایپ کے تمام پوائنٹس جیسے وزن، گھر کے دورے، غذائیت، آدھار کی نگرانی کریں۔ سیڈنگ، CBE/VHSND سرگرمی وغیرہ۔ ہر ماہ 100% فیڈنگ کو یقینی بنائیں اور محکمانہ اسکیموں اور پروگراموں کی پیشرفت کو بہتر بنائیں۔ ڈی ایم نے ڈی پی او اور سی ڈی پی او حضور پور کو ہدایت کی کہ وہ DESTO کے ساتھ کوآرڈینیشن کریں اور خواہشمند ضلع اور بلاک کے تمام اشاریے ویب سائٹ پر فیڈ کریں اور باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنائیں۔ ڈی پی او کو ہدایت دی گئی کہ وہ خواہشمند شہری اداروں کے 03 آنگن واڑی مراکز قیصر گنج، میکی پوروا اور نواب گنج کے تعمیراتی کام کی نگرانی کریں اور ان کی بروقت تکمیل کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم مونیکا رانی نے ڈی پی او کو ہدایت دی کہ وہ تمام چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹس کے دفاتر کے گوداموں کو ضرورت کے مطابق برقرار رکھیں اور ہر ماہ 05 آنگن واڑی مراکز کا معائنہ کریں اور ماہ کے آخر میں جیو ٹیگ شدہ تصویروں کے ساتھ معائنہ رپورٹ بھیجیں۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ آدھار بنانے کے لیے خراب مشینوں کی فوری مرمت کی جائے اور آدھار بنانے کے لیے ڈائریکٹوریٹ اور یو آئی ڈی آئی لکھنؤ کو معلومات بھیجنے کی ہدایات دی گئیں۔ ڈی ایم نے کہا کہ آنگن واڑی ورکر کے سروے کے علاقے میں چھوڑے گئے بچوں کو مراکز میں رجسٹر کیا جانا چاہئے۔ چیف میڈیکل آفیسر کو ہدایت دی گئی کہ وہ وی ایچ ایس این ڈی سیشنز کے کامیاب انعقاد کے لیے ڈبلیو ایچ او اور وی ایچ ایس این ڈی فنڈ میں دستیاب فنڈز سے قواعد کے مطابق مراکز کو وزنی مشین، انفینٹو میٹر، سٹیڈیو میٹر، ڈیجیٹل ہیموگلوبینومیٹر جیسی ضروری رسد کی آن لائن فراہمی کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم مونیکا رانی نے ڈی پی او کو ہدایت کی کہ تمام سی ڈی پی اوز سے آنگن واڑی مراکز میں گرم پکا ہوا کھانا تقسیم کرنے کے لیے بھیجی گئی رقم کی 100% تقسیم اور کھپت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد ایک نئی تجویز پیش کی جائے اور اعزازیہ تمام باورچیوں کے کھاتوں میں جلد بھیج دیا جائے۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ مالی سال 2023-24 میں مکمل کی گئی 45 آنگن واڑی سنٹر کی عمارتوں کی منتقلی کا عمل جلد مکمل کیا جائے اور عوامی نمائندوں کے ذریعہ افتتاح کا عمل مکمل کیا جائے اور شناختی کارڈ تیار کیا جائے۔ ڈی ایم نے ڈپٹی کمشنر منریگا کو مالی سال 2024-25 کے لیے 30 آنگن واڑی سنٹر کی عمارتوں کی بقیہ تعمیر کو مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ ڈی ایم نے سکشم آنگن واڑی سنٹر کے تحت تیار کردہ مراکز میں بارش کے پانی کی کٹائی، پینٹنگ اور بالوں کی پینٹنگ کے لئے دستیاب رقم کے خلاف کچھ گاؤں میں کام مکمل نہ ہونے پر ناراضگی ظاہر کی اور کام شروع ہونے تک متعلقہ گرام وکاس ادھیکاروں کی تنخواہ روک دی۔ میں رکاوٹ ڈالنے کی ہدایات دی ہیں۔ ڈی ایم نے کہا کہ بی ایس اے کو بچوں کے کھانے میں قابل آنگن واڑی مراکز میں تیار کردہ نیوٹریشن گارڈن کی مصنوعات استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ڈی ایم نے کہا کہ آر او۔ پلانٹ کے زیر احاطہ مراکز میں موجود آلات کو مناسب طریقے سے برقرار رکھا جانا چاہیے۔ سی ایم او اور بی ایس اے کو ہدایات دی گئیں کہ وہ اسکولوں اور آنگن واڑی مراکز میں زیر تعلیم بچوں کو سردی سے بچانے کے لیے کمبل اور سویٹر تقسیم کریں۔ آپریشن کنیا کلپ کے تحت آنگن واڑی سنٹر کی عمارتوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ڈی پی آر او کو ایک خط جاری کرنے کی بھی ہدایات دی گئیں۔ ایڈووکیٹ بجلی کی تقسیم کے سیکشن قیصر گنج اور نانپارہ کو آر او لگانے کی ہدایت دی گئی۔ یونٹ کے زیر احاطہ علاقے میں 100% برقی کاری کی جانی چاہیے۔ اس تناظر میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس چل تکم کو ہدایت دی گئی کہ وہ ایسے مراکز کی نشاندہی کرے اور اگلی میٹنگ تک پینے کے پانی کی سہولت فراہم کرے۔ ڈی ایم نے کہا کہ جب تک متعلقہ کام مقررہ مدت میں مکمل نہیں ہوتا، متعلقہ افسر کی جنوری 2025 کی تنخواہ روک لی جائے گی اور دوسری صورت میں، اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ڈی ایم نے ڈپٹی کمشنر این آر ایل ایم کو ہدایت دی کہ پائلٹ پراجیکٹ کے تحت ہر ترقیاتی بلاک میں غذائیت سے بھرپور خوراک بنانے کے لیے چھوٹی مشینیں لگائی جائیں اور سیمپل پیکنگ، دیکھ بھال اور یونٹ کی مناسب نگرانی کے انتظامات کیے جائیں۔ ڈی ایم نے ڈی پی او اور سی ڈی پی او کو ہدایت دی کہ وہ تمام پروجیکٹ دفاتر میں آنگن واڑی مراکز میں ای سی سی ای میٹریل کٹس کی تقسیم کو نشان زد کریں اور فراہم کردہ تمام مواد کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری انتظامات کریں اور آنگن واڑی کارکنوں کی بھرتی کا عمل جلد مکمل کریں۔ میٹنگ کی نظامت ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر راج کپور نے کی۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندرا، سی ایم او ڈاکٹر سنجے کمار کے ساتھ دیگر ضلعی سطح کے افسران، تمام سی ڈی پی اوز اور آئی سی ڈی ایس/ ہیلتھ پیرامل، یوپی ٹی ایس یونیورسٹی، راکٹ لرننگ انسٹی ٹیوٹ، ایسوسی ایٹ پارٹنرز اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

گورکھپور ایمس: میس میں کھانا کھانے سے 15 طالب علم بیمار

گورکھپور: 9 جنوری (پی این ایس) منگل کی دیر رات ایمس میس میں رات کا کھانا کھانے کے بعد 15 طلباء کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ انہیں فوری طور پر ایمس کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرایا گیا۔ جہاں 14 طلبا کو ابتدائی طبی امداد کے بعد ہاسٹل چلا گیا۔ جبکہ ایک طالب علم کی حالت تشویشناک ہے، اسے ایمرجنسی میں داخل کرایا گیا ہے اور اس کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ایمس کے ڈاکٹروں کے مطابق تمام طلباء نے ہلکے فوڈ پوائزننگ کی شکایت کی۔ ایمس انتظامیہ نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ ایم بی بی ایس کے تقریباً 15 طلباء، نرسنگ اور رہائشی منگل کو ایمس میس میں لنچ کرنے گئے تھے۔ کھانے کے کچھ دیر بعد طلبہ کو پیٹ میں درد اور الٹی کی شکایت شروع ہو گئی۔ اس کے بعد ہاسٹل میں افراتفری مچ گئی۔ تمام طلباء فوری طور پر ایمس کے ایمرجنسی وارڈ گئے، جہاں ان کا علاج شروع کر دیا گیا۔ اس سب کے دی کہ وہ تمام پروجیکٹ دفاتر میں آنگن واڑی مراکز میں ای سی سی ای میٹریل کٹس کی تقسیم کو نشان زد کریں اور فراہم کردہ تمام مواد کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری انتظامات کریں اور آنگن واڑی کار درمیان طلباء، نرسنگ اسٹاف اور رہائشی جنہوں نے پہلے کھانا کھایا وہ بھی خوفزدہ ہو گئے۔ اس نے احتیاط کے طور پر دوا لی۔ تاہم، کسی کو بھی کسی اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ایک طالب علم کو ایمرجنسی میں رکھا گیا ہے۔ اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ امتحانات کی وجہ سے طلبہ اس معاملے پر خاموش رہے۔

اے ایم یو: پروفیسر شمشاد علی نے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائس کے لیے پیٹنٹ حاصل کیا

علی گڑھ: 9 جنوری (پی این ایس) حکومت ہند کے پیٹنٹ دفتر نے یونیورسٹی پولی ٹیکنک، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر مسٹر شمشاد علی کی ایجاد "ماؤلڈ کیمپنگ ڈیوائس فار مینوئل انجیکشن مولڈنگ مشین" کو گزرنے کے باوجود گاؤں میں نیا ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا ہے۔ ٹرانسفارمر نہ لگنے کی وجہ سے مقامی آبادی میں مایوسی بڑھتی جا رہی ہے، جنہیں اب بجلی نہ ہونے کی وجہ سے کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار کی آبادی والا یہ گاؤں اندھیروں میں پیٹنٹ دیا ہے۔ مسٹر علی نے بتایا کہ بازار میں بہت سے ماؤلڈ گزرنے کے باوجود گاؤں میں نیا ٹرانسفارمر نہیں لگایا گیا ہے۔ ٹرانسفارمر نہ لگنے کی وجہ سے مقامی آبادی میں مایوسی بڑھتی جا رہی ہے، جنہیں اب بجلی نہ ہونے کی وجہ سے کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار کی آبادی والا یہ گاؤں اندھیروں میں کلیمپنگ ڈیوائسز موجود ہیں اور مختلف پرزوں کو تیار کرنے کی خاطر پولیمر کو پروسیس کرنے کے لیے کئی انجیکشن مشینیں بھی دستیاب ہیں۔ چھوٹی صنعتوں میں چھوٹی مصنوعات بنانے کے لیے ہاتھ سے چلنے والی مشینیں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور ہاتھ سے چلنے والی مختلف قسم کے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائسز کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں نٹ اور اسکریو والے کلیمپنگ سسٹم بھی شامل ہے جس میں زیادہ وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ایجاد کا مقصد مینوئل انجیکشن ماؤلڈنگ مشین کے لیے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائس فراہم کرنا ہے جس کا ڈیزائن سادہ ہے اور چلانے میں آسان ہے اور ماؤلڈ کو بند کرنے اور کھولنے میں وقت کم لگتا ہے۔ مسٹر شمشاد علی نے کہا کہ ان کے ایجاد کردہ ڈیوائس کی ڈیزائن سادہ اور چلانے میں آسان ہے۔ پروفیسر ارشد عمر، پرنسپل، یونیورسٹی پولی ٹیکنک نے مسٹر علی کو ان کی مذکورہ ایجاد کے لیے نواں پیٹنٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔

نابالغ چینی مانجھا خریدا تو والدین کے خلاف درج کی جائے گی ایف آئی آر

وارانسی: 9 جنوری (پی این ایس) چینی مانجھا سے ہونے والی ہلاکتوں اور زخمیوں کے پیش نظر انتظامیہ نے سخت رویہ اپنایا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ایس راجلنگم نے کہا کہ اگر کوئی نابالغ چینی مانجھا خرید کر پتنگ اڑائے گا تو اس کے والدین ذمہ دار ہوں گے۔ اس معاملے میں والدین کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے گا۔ اسی طرح چائنیز مانجھا بیچنے، ذخیرہ کرنے اور خریدنے والوں کے خلاف بھی مقدمات درج کیے جائیں گے۔ ضلع مجسٹریٹ نے بدھ کو ایڈیشنل پولیس کمشنر ایس۔ چناپا کے ساتھ ڈویژنل کمشنر کے آڈیٹوریم میں میٹنگ کی۔ جس میں چینی دھاگے کی وجہ سے پیش آنے والے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ مانجھا کے استعمال پر مکمل پابندی ہے، اس کے باوجود کیسز سامنے آ رہے ہیں۔ اب انتظامی افسران چھاپہ مار کر کارروائی کریں گے۔ مانجھا بیچنے اور خریدنے والوں کی نیت ٹھیک نہیں۔ انہیں لوگوں کی زندگیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ اب سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔ شہر کے کسی بھی باشندے کو ممنوعہ مانجھا کی فروخت کے بارے میں اطلاع ملے تو فوری طور پر تھانے کو اطلاع دیں۔ اطلاع دینے والے کا نام اور پتہ صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر نے کہا کہ چائنیز دھاگے کے حوالے سے مسلسل مہم چلائی جا رہی ہے۔ شناخت کے لیے ڈرون کی مدد لی جا رہی ہے۔ دو مقدمات میں قتل اور اقدام قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ تین تاجروں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ اب والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو آگاہ کریں۔ ان کو سمجھائیں کہ چینی مانجھا خطرناک ہے۔ لوگ اس سے متاثر ہو کر مر رہے ہیں۔ کئی لوگ شدید زخمی ہوئے ہیں۔

دیوبند اسمبلی حلقہ کے 365 پولنگ بوتھوں پر ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت کی گئی

دیوبند، 9/جنوری (ایچ ایف خان)۔ الیکشن کمیشن کی ہدایت کے مطابق دیوبند اسمبلی حلقہ کے 365 پولنگ بوتھوں پر ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت کی گئی۔ نظر ثانی پروگرام کے تحت گورنمنٹ گرلز انٹر کالج میں نئے ووٹ بنانے، متوفی افراد کے ووٹ کاٹنے، ووٹ منتقلی اور ترمیم کا کام کیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم دیپک کمار نے گورنمنٹ گرلز انٹر کالج میں قائم بوتھ کا معائنہ کیا اور بی ایل او کو ہدایات دیں۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ خصوصی مختصر نظر ثانی پروگرام کے تحت پولنگ بوتھ پر نئے ووٹ، نام کی غلطی درست کرنے، ڈبل ووٹ کاٹنے، ووٹ ٹرانسفر کرنے اور ووٹر لسٹوں میں ترمیم کا کام کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ فارمیٹ 6 میں 8139 نئے ووٹ بنائے گئے ہیں جبکہ فارمیٹ 7 میں 3110 ووٹ کاٹے گئے ہیں۔ کیونکہ کچھ ووٹر یا تو کسی دوسری جگہ شفٹ ہو گئے ہیں یا ان کی موت ہو چکی ہے ساتھ ہی کئی ووٹروں کے نام فہرست میں دو دو بار درج تھے۔

فلائی اوور اور سروس روڈ پر اسٹریٹ لائٹنگ کا معقول انتظام کئے جانے کا مطالبہ

دیوبند: آل انڈیا جن جاگرتی سینا کی ایک میٹنگ کا انعقاد مجنوں والا روڈ پر واقع تنظیم کے مقامی دفتر پر کیا گیا جس میں تنظیم کے سربراہ ٹھاکر سریندر پال سنگھ ایڈوکیٹ نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیٹ ہائیوے پر معیار کے خلاف بنایا گیا سروس روڈ حادثات کا باعث بن رہا ہے اور شہر کے مکینوں کو ٹول پلازہ پر مسلسل لوٹا جا رہا ہے 03 آنگن واڑی مراکز قیصر گنج، میکی پوروا اور نواب گنج کے تعمیراتی کام کی نگرانی کریں اور ان کی بروقت تکمیل کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم مونیکا رانی نے ڈی پی او کو ہدایت دی کہ وہ تمام چائلڈ ڈیو رہا ہے۔ لیکن مقامی عوامی نمائندوں نے ٹول پلازہ ملازمین کی لوٹ کھسوٹ پر معنی خیز خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ سریندر پال سنگھ نے کہا کہ ہائی وے پر سروس روڈ معیار کے مطابق نہیں بنایا گیا ہے۔ فلائی اوور اور سروس روڈ پر اسٹریٹ لائٹنگ کا بھی معقول انتظام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہراہ پر واقع ٹول پلازہ پر دیوبند کے لوگوں سے بھی پورا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، جب کہ دیوبند سے ٹول پلازہ صرف دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ تنظیم کے ڈویژنل ہیڈ اٹل چودھری اور ضلعی نائب صدر سرور قریشی نے کہا کہ سروس روڈ پر ستون نمبر 24 پر واقع سانپلہ مارگ موڑ پر کھلا نالہ حادثات کو دعوت دے رہا ہے۔ میٹنگ میں شہر کے تمام مسائل حل کرنے کا مطالبہ انتظامیہ سے کیا گیا۔ اس دوران وجے چوہان، راگھو دھیمان، امر پرتاپ اور ملک وغیرہ موجود تھے۔

ایک اور تنازعہ

ہندوستان میں ایک طبقہ بلکہ گروہ ہے جس نے مسلمانون کی عبادت گاہوں، مدارس، خانقاہوں اور دیگر مقدس مقامات پر اپنی نظر بد گاڑ رکھی ہیں۔ آئے دن کسی مسجد کسی رگاہ کسی کانقاہ کے خلاف عدالت میں عرضی دی جارہی ہے کہ یہاں پہلے مندر تھا اور عدالتین بھی دھڑا دھڑ ایسی درخواستون کو منظور کر رہی ہیں اور فوری طور پر سنوائی کر سروے کے احکمات بھی جاری کر رہی ہیں، جب پانی سر سے اونچا ہونے لگا تو سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ چنانچہ سپریم ورٹ نے اگلی سنوائی تک اس طرح کی تمام درخواستوں پر کسی قسم کی کاروائی پر روک لگا دی۔ اس کے باوجود درخواستیں دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ علی گڑھ کی جامس مسجد کا معاملہ سپریم کورٹ کے احکمنامہ کے بعد سامنے آیا۔ کل ہی سنبھل کی مسجد معاملہ جہاں ہر یہر مندر ہونے کا دعوی کیا گیا ہے، عدالت نے سنوائی کی۔ جب کہ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق سنوائی نہیں ہونا چاہئے تھی۔ مسلم فریق نے سپریم کورٹ کا حکم نامہ اس حوالے پیش کیا تو فریق مخالف نے یہ اعتراض فرمایا کہ حکم نامہ کی کاپی تصدیق شدہ نہیں ہے۔ یعنی وہ ایکل ہوتے ہوئے بھی آنکھوں میں دھول جھونکنے جیسا کام کر رہیں۔ آخر اس اعتراض کا کیا مطلب ہے کہ کاپی تصدیق شدہ نہیں ہے، جبکہ سپریم کورٹ کا حکم امتناعی تمام اخبارات اور دیگر میڈیا ذرائع پر آچکا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ نہ ججصاحب کو اس کی خبر ہے اور نہ اس سلسلہ کا مقدمہ لڑ رہے وکیل صاحب کو۔ جس طرح سے نچلی عدالتیں کاروائی کر رہی ہیں اس سے یہ صاف ہو گیا ہے کہ ایک خاص قسم کی ذہنیت پوری طرح سے کام کر رہی ہے اور مسلمانوں کا ناطقہ بند کرنا چاہتی ہے۔ اتر پردیش کے مہا کنبھ مین مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی اور مسلمانون کے دکان نہ لگنے دینے کے احکامات کیا کہہ رہے ہیں۔ کل ہی ایک وزیر اعلی نے وقف بوڈ ماقیا بورڈ کے خطاب سے نوازدیا۔

اب اس سے آگے کی کاروائی ی شروع کی جارہی ہے۔ وہ یہ کہ ان لوگوں کی جابرانہ نظریں خانقاہوں کا تقدس پامال کرنے تک پہنچ گئی ہیں جہاں تجاوزات کا بہانہ بنا کر سرکاری مشینری لگاتار مسلم افراد کے گھروں اور بلڈنگس کو مٹی میں ملا کر اطمینان کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہیں ایک بار پھر سے علیگڑھ کی ایک عدالت نے سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے علیگڑھ کی جامع مسجد کے خلاف دائر مندر ہونے کی درخواست منظور کر لی ہے۔ طرہ یہ کہ اس کی شکایت سپریم کورٹ سے نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ سپریمکورٹ سے خود اس کا کوئی نوٹس لیا ہے۔ جبکہ یہ کھلے طور پر کنٹمٹ آف کورٹ کا معاملہ ہے۔ سرکار کی خاموشی کی وجہ سے اب شدت پسند ہندو افراد ملک کی ہر مسجد کو مندر بتا کر ملک کا خوبصورت چہرہ پوری دنیا کے سامنے بدصورت بنانے کا بیڑا اٹھا چکے ہیں تبھی تو وہ غیر سماجی عناصر ملک کے آئین اور جمہوری نظم ونسق کے خلاف جنگ کا اعلان کرنے پر بضد ہیں۔ وہیں امن پسند افراد یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آخر اپنے ہی ملک میں مسلم آبادی کے خلاف یہ جبر و تشدد در کے گا یا نہیں۔ حکومت میں بیٹھے افراد سے اس کی امید لانا عبث ہے کیونکہ بہت سے سرکار میں بیٹھے افراد خود اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

مساجد، مدارس اور کانقاہوں کے بعد اب ظالم ٹولہ مسلم افراد کے گھروں پر بھی دعوے ٹھونکنے لگا ہے۔ اطلاعات ک ے مطابق ٹھاکر برادری نے نفرت کی آگ میں جھلستے ہوئے جلال آباد واقع خان اشرف علی خان کے صدیوں پرانے قلعہ کو اپنی ملکیت بتاتے ہوئے ایک فرضی دعوے کی زور شور سے پیروی شروع کی ہے۔ اشرف علی خان کے خلاف ضلع انتظامیہ کے ساتھ ملکر جلال آباد کے ہندو افراد نے شکایت درج کروائی ہے جس وجہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں بےچینی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ظالم اور جابر گروہ کے سرغنہ کی ہدایت پر مسلم آبادی کو تنگ اور پریشان کرنے کی غرض سے یہ گھٹیا حرکات انجام دی جارہی ہیں۔ شاملی میں جلال آباد قصبہ کے منہار کھیڑا قلعہ پر جن راجپوت برادری کے لوگوں نے فرضی حق جتایا ہے انکے پاس کوئی مثبت دستاویز نہیں ہے، جبکہ خان اشرف علی خان کے پاس اصل ملکیتی دستاویز سیکڑوں سال سے موجود ہیں!

واضح رہے کہ مقامی ٹھاکر برادری کے کچھ لوگوں نے ایک سازش کے تحت ایک ماہ قبل وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو ایک خط بھیجا تھا جس میں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون کے ایم ایل اے اشرف علی خان کے آبائی گھر کو منہار کھیڑا قلعہ بتایا گیا تھا، جس کی بنیاد پر ضلعی انتظامیہ نے محکمہ آثار قدیمہ کو رپورٹ بھیجی تھی۔ اس پرانے پشتینی قلعہ میں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون ایم ایل اے اشرف علی خان کی رہائش ہے، جس میں سالہا سال سے انکے دادا پردادا اور والد کے بعد وہ خود مسلسل قیام پزیر ہیں۔ خالیکن اب اسپر بھی تنازعہ کھڑا کر دیا گیا ہے۔

اطلاع کے مطابق اچانک راجپوت برادری کے لوگوں نے اس قلعے کا نام منہار کھیڑا قلعہ رکھا ہے اور چند ماہ قبل محکمہ آثار قدیمہ اور وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ سے شکایت کی تھی، جس کی شکایت پر شاملی انتظامیہ نے حکومت کو رپورٹ درج کرائی تھی۔ شکایت کنندہ بھانو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ جلال آباد پہلے منہار کھیڑا تھا، یہاں میرے آباؤ اجداد نے حکومت کی، 1690 میں جلال خان نے اس پر قبضہ کر کے میرے آباؤ اجداد کو ایک دعوت میں زہر دے دیا۔ بوڑھے اور بچے سب مارے گئے، یہ شہر مہا بھارت دور کا شہر ہے۔ یہاں پانڈووں نے جلاوطنی کا وقت گزارا۔ آچاریہ دھومایا کا آشرم بھی یہاں موجود تھا۔ یہ قلعہ بہت قدیم قلعہ ہے۔ بادشاہ دھرو نے 1350 میں یہاں حکومت کی، اس کے بعد کرم چند بادشاہ تھا، کرم چند کے 7 بیٹے تھے۔ جس نے اردگرد 12 گاؤں قائم کیے جو آج بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد ادے بھان سنگھ تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد ان کے بیٹے بہاری سنگھ، چندر بھان سنگھ، سردار سنگھ، بھکن سنگھ اور گوپال سنگھ پیدا ہوئے۔ یہ گوپال سنگھ کے دور میں تھا جب جلال خان نے اس کے قلعہ جلال آباد پر قبضہ کر لیا تھا۔ میں راجہ گوپال سنگھ کی 16 ویں نسل سے ہوں، ہم نے ثبوت کے ساتھ عزت مآب وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو شکایت درج کرائی تھی۔ بھانو پرتاپ سنگھ نے کہا کہ اگر ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو ہم بڑے پیمانے پر تحریک کا منصوبہ بنائیں گے۔ یعنی سیدھے سیدھے بلیک میلنگ کی دھمکی۔ مرکزی ار ریاستی سرکار کو ایسے عناصر کے خلاف سختی سے نمٹنا چاہئے جو فتنہ پیدا کرنے والے ہیں اور ملک کی شبیہ کو داغدار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

زرعی پالیسی کا مسودہ: نئی بوتل میں پرانا زہر

زرعی پالیسی کے نئے مسودے میں بھی سابقہ متنازعہ قوانین کی طرح کسانوں کی حق تلفی اور کارپوریٹ غلبہ کو فروغ دیا گیا ہے، اس میں 'ایم ایس پی' کا کوئی ذکر نہیں، جبکہ کسان اس کے قانونی حق کی مانگ کر رہے ہیں

کُسم اروڑہ

سال 2024 میں مرکزی وزارت زراعت نے زرعی شعبے میں اصلاحات کی مسلسل کوششیں کیں۔ مارچ میں اس نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تیسری مدت کار کے پہلے 100 دنوں میں نیشنل کونسل فار ایگریکلچر اینڈ رورل ٹرانسفارمیشن (این سی اے آر ٹی) کے قیام کا خیال پیش کیا۔ این سی اے آر ٹی کی تجویز زرعی شعبے کے لیے پالیسی اور پروگرام تیار کرنے والے ایک وفاقی ادارے کے طور پر کی گئی تھی۔ اکتوبر میں وزارت نے مختلف زرعی امور جیسے فصل کا انتخاب، بوائی، آبپاشی، کاشت، کاشت کے بعد کی دیکھ بھال، کھاد، انٹرنیٹ آف تھنگز ٹیکنالوجی اور ذخیرہ اندوزی کو معیاری بنانے کے لیے نیشنل ایگریکلچر کوڈ (این اے سی) کا خیال پیش کیا۔ نومبر میں وزارت نے زرعی مارکیٹنگ سے متعلق قومی پالیسی کا مسودہ جاری کیا اور کسانوں سے دو ہفتوں میں اس پر رائے طلب کی۔ یہ سب کسانوں یا ریاستوں سے مشورہ کیے بغیر لایا گیا تھا، جبکہ آئین میں زراعت اور زرعی مارکیٹنگ ریاستی فہرست کے موضوعات ہیں۔ یہ کوششیں وزارت کے سب کے لیے ایک حل کے تصور اور زرعی شعبے کو کارپوریٹ بنانے کے عزم سے نکل کر سامنے آئی ہیں۔ وزارت زرعی شعبے کے کارپوریٹ بنانے کو ہندوستان کے زرعی مسائل کے تمام حل کے طور پر پیش کرتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ وزارت نے 2021 میں تین متنازعہ زرعی قوانین کو منسوخ کرنے کے بعد تشکیل دی گئی ماہرین کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کی رپورٹ کو بھی دبا دیا ہے۔ اگر رپورٹ پیش کی بھی گئی، تو شاید حکومت کو یہ پسند نہ آئی ہو۔ ستمبر میں سپریم کورٹ نے ریٹائرڈ آئی پی ایس افسر بی ایس سندھو، موہالی کے رہائشی دیویندر شرما، ماہر معیشت رنجیت سنگھ گھومن اور پنجاب زرعی یونیورسٹی کے زرعی معیشت کے ماہر سکھ پال سنگھ جیسے آزاد ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جنوری 2025 میں اس کی پہلی رپورٹ آنے کی توقع ہے۔ ایسے حالات میں وزارت نے مارکیٹنگ کے حوالے سے پالیسی کا مسودہ اتنی عجلت میں کیوں جاری کیا؟ کسانوں اور مختلف زرعی ماہرین کا ماننا ہے کہ کسانوں کے جاری احتجاج سے خوفزدہ ہوئے بغیر حکومت زرعی شعبے پر کارپوریٹ کا قبضہ قائم کرنے کی بنیاد تیار کرنے میں مصروف ہے۔ آل انڈیا کسان سبھا (اے آئی کے ایس) کے پی کرشن پرساد کہتے ہیں، "نئے ڈھانچے والا یہ مسودہ تین متنازعہ زرعی قوانین کو عقبی دروازے سے دوبارہ نافذ کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے، جنہیں کھیتی، خوراک کی صنعت اور عوامی نظام ترسیل (پی ڈی ایس) کے کارپوریٹ کے حوالہ کرنے کی فکر کی وجہ سے منسوخ کیا گیا تھا۔" ان کا کہنا تھا، "یہ اصلاحات زرعی، زمین، صنعت اور منڈیوں پر ریاستی حکومتوں کے اختیارات کی خلاف ورزی کرنا چاہتی ہیں، حالانکہ یہ شعبے آئین کی ریاستی فہرست میں شامل ہیں۔" زرعی مارکیٹنگ کے مسودے کی فوری نوعیت پر سوال اٹھاتے ہوئے پروفیسر گھومن پوچھتے ہیں، "آخر اتنی جلدی کیا تھی؟ کسانوں کی تشویشات درست ہیں کیونکہ مسودہ معاہدہ کھیتی، نجی منڈیوں اور ایک ملک، ایک بازار ※ کی بات کرتا ہے۔ جبکہ کسان گزشتہ 10 مہینوں سے تمام فصلوں کے لیے ایم ایس پی کو قانونی حیثیت دینے کی مانگ کر رہے ہیں، اس مسودے میں ایم ایس پی کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔"

بین الاقوامی زرعی تجارت اور مارکیٹنگ کو بھی نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ وزارت تجارت کی طرف سے عائد برآمدی محصولات، پابندیاں اور کم از کم برآمدی قیمت کی پالیسیاں اور برآمدات پر دیگر اسی طرح کی پابندیاں اکثر ہندوستانی کسانوں کے لیے بڑے نقصانات کا سبب بنتی ہیں، خاص طور پر جب دنیا بھر میں قیمتیں زیادہ ہوں۔ شبہ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت جس طرح اصلاحات کے طور پر تبدیلیوں کو نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے، وہ بہت چالبازی سے بھرپور ہے۔ کیا مرکزی حکومت کو اس معاملے پر پہلے ریاستوں اور کسانوں سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی؟ وزارت کو یہ بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ یکساں سب کے لیے ایک پالیسی ہمارے جیسے بڑے ملک میں کیسے کام کر سکتی ہے، جہاں مٹی اور فصلوں کے نمونوں میں تنوع ہے، آب وہوا، کھانے پینے کی عادات اور غربت کی سطح بہت مختلف ہیں۔ کیا ان تبدیلیوں کو پہلے زرعی لحاظ سے پسماندہ ریاستوں یا چھوٹی ریاستوں میں نافذ کرنا بہتر نہیں ہوتا؟

زرعی وزارت کی مسودہ پالیسی اس بات پر زور دیتی ہے کہ اس کا بنیادی مقصد ملک میں ایسا مارکیٹنگ ماحولیاتی نظام تیار کرنا ہے جس میں تمام طبقوں کے کسانوں کو اپنی پیداوار کے لیے بہترین قیمت حاصل کرنے کے لیے ان کی پسند کا بازار ملے۔ تضاد یہ ہے کہ یہ مسودہ ہندوستانی زراعت کی مضبوط صحت کی بات کرتے ہوئے شروع ہوتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 2016-17 اور 2022-23 کے دوران زرعی شعبے میں مسلسل 5 فیصد سالانہ ترقی دیکھی گئی، جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ غذائی اجناس اور تیل بیج کی پیداوار بالترتیب 328.9 میٹرک ٹن اور 39.6 میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ مسودے کا دعویٰ ہے کہ باغبانی نے متاثر کن ترقی درج کرتے ہوئے 352.23 میٹرک ٹن کی پیداوار حاصل کی ہے اور زرعی برآمدات 50.2 ارب امریکی ڈالر کی اپنی ریکارڈ بلند سطح پر ہیں۔ پھر تو سب کچھ ٹھیک ہوگا، ہے نا؟ بالکل نہیں۔

مسودے میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں بہت بڑی تعداد میں چھوٹے اور محنت کش کسان ہیں۔ چھوٹی ہوتی کاشت، پیداوار کی زیادہ لاگت، اچھے بازاروں تک رسائی نہ ہونا اور مانگ کی بنیاد پر پیداوار کی کمی کسانوں کو اپنی پیداوار کے لیے زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔ چھوٹے اور محنت کش کسانوں کے لیے یہ مسودہ زرعی مارکیٹنگ سے متعلق 12 اصلاحات کی تجویز پیش کرتا ہے جن میں نجی تھوک بازاروں کی اجازت دینا، خوراک کے پروسیسرز، برآمد کنندگان، منظم خوردہ فروشوں اور تھوک خریداروں کی طرف سے براہ راست تھوک خریداری شامل ہے۔ پالیسی دستاویز گوداموں، سائیلو اور کولڈ اسٹوریج کو ڈیمڈ مارکیٹ قرار دیتی ہے اور ای-ٹریڈنگ پلیٹ فارمز، ایک ہی جگہ پر مارکیٹ فیس وصول کرنے، واحد یکجا لائسنس، مارکیٹ فیس اور کمیشن فیس کو معقول بنانے کی بات کرتی ہے۔ مسودے کے باب 7 میں لکھا ہے، "نجی بازاروں کو اپنے درمیان اور اے پی ایم سی (زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی) بازاروں سمیت دیگر مارکیٹنگ چینلز کے ساتھ مقابلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نجی بازاروں کے قیام سے کسانوں اور بازار کے درمیان تعلق بہتر ہوتا ہے اور اس طرح نجی بازار کسانوں کی آمدنی بڑھانے میں مددگار ہوں گے۔ حالانکہ بیشتر ریاستوں نے نجی تھوک منڈیوں کے قیام کے لیے ضروری اہتمام کیے ہیں، پھر بھی مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، کرناٹک اور اتر پردیش جیسی چند ریاستوں میں ہی نجی منڈیاں قائم ہو پائی ہیں۔"

مسودہ پالیسی میں کئی ایسے نکات موجود ہیں جو ان تین متنازعہ زرعی قوانین سے مماثلت رکھتے ہیں، جن کی وجہ سے کسانوں نے ایک سال تک احتجاج کیا اور حکومت کو ان قوانین کو منسوخ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ ان نکات میں شامل ہیں:

کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی): کسان تمام فصلوں کے لیے ایم ایس پی کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حکومت نے اس مطالبے کو نظرانداز کیا ہے۔ 2 جنوری سے تادم مرگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے سردار جگجیت سنگھ ڈلے وال اور سرون سنگھ پنڈھیر کی قیادت میں کسان مزدور مورچہ کے بینر تلے کسان 13 فروری 2024 سے شمبھو اور کھنوری سرحدوں پر احتجاج کر رہے ہیں۔ حالانکہ زرعی امور پر پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی نے 17 دسمبر کو اپنی رپورٹ میں ایم ایس پی کی سفارش کی تھی لیکن مسودہ پالیسی میں ایم ایس پی کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔

※ نجی سرمایہ کاری: نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شراکت سے اجارہ داری کے خطرات بڑھ جاتے ہیں جس سے کسانوں کی سودے بازی کی صلاحیت کم ہو سکتی ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسانوں کے لیے قائم منڈی کا نظام بہت اہم ہے لیکن قومی ڈھانچے کے نفاذ سے یہ ختم ہو سکتا ہے۔ نجی سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر مسودے میں زور دیا گیا ہے جو کہ اس وقت کے دوسرے زرعی قانون فارمرز (ایمپاورمنٹ اینڈ پروٹیکشن) ایگریمنٹ آن پرائس ایشورنس اینڈ فارم سروسز ایکٹ سے ملتا جلتا ہے۔

معاہدہ کھیتی: یہ فارمرز (ایمپاورمنٹ اینڈ پروٹیکشن) ایگریمنٹ آن پرائس ایشورنس اینڈ فارم سروسز ایکٹ معاہدہ کا حصہ تھا جو معاہدہ کھیتی (کنٹریکٹ فارمنگ) اور نجی کاری کو فروغ دینے والا تھا۔ مسودہ پالیسی میں اس کا دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔

نجی منڈیاں: مسودہ پالیسی اے پی ایم سی بازاروں یا منڈیوں کو عوامی نجی شراکت داری (پی پی پی) کے تحت مخصوص بنیادی ڈھانچے اور خدمات سے لیس کرنے کی بات کرتی ہے۔ یہ گوداموں اور کولڈ اسٹوریج کی سہولتوں جیسے مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے میں نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیتی ہے اور ڈیجیٹل ٹریڈنگ اور ای مارکیٹ پلیٹ فارمز کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ کسانوں کا ماننا ہے کہ یہ اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ نجی کارپوریٹ ادارے منڈیوں پر قبضہ کر سکیں۔ مسودہ پالیسی میں نجی تھوک بازاروں کے قیام کی اجازت دینے اور پروسیسرز، برآمد کنندگان، منظم خوردہ فروشوں اور تھوک خریداروں کو براہ راست تھوک خریداری کی اجازت دینے کا بھی ذکر ہے۔ یہ گوداموں، سائلو اور کولڈ اسٹوریج کو ڈیمڈ مارکیٹ قرار دیتا ہے اور ای ٹریڈنگ پلیٹ فارمز، مارکیٹ فیس کا واحد پوائنٹ وصولی، واحد لائسنس، مارکیٹ فیس اور کمیشن فیس کو معقول بنانے کی بات کرتا ہے۔

ایک ملک ایک بازار: مسودہ موجودہ زرعی مارکیٹنگ کے نظام میں بنیادی تبدیلیاں لاتے ہوئے اسے ایک یکجا قومی بازار (یو این ایم) میں تبدیل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے جو ایک ویلیو چین سینٹرک انفراسٹرکچر (وی سی سی آئی) سے جڑا ہوگا۔ فارمرز پروڈیوس ٹریڈ اینڈ کامرس (پروموشن اینڈ فیسلیٹیشن) ایکٹ 2021 نے بھی کسانوں کو اے پی ایم سی منڈیوں کے باہر اپنی پیداوار بیچنے کی اجازت دی تھی۔ مودی حکومت کا دعویٰ تھا کہ یہ قانون کسانوں کو ایک کھلا بازار فراہم کرے گا اور وہ ملک کے کسی بھی حصے میں مختلف پلیٹ فارمز پر براہ راست صارفین کو اپنی پیداوار بیچ سکیں گے۔

ٹیکنالوجی اور کاروباری حکمت عملی پر زور: مسودے میں انٹرنیٹ آف تھنگز (آئی او ٹی)، بلاک چین ٹیکنالوجی، یکجا آؤٹ پٹ مینجمنٹ سسٹم اور ڈیجیٹلائزیشن پر زور دیا گیا ہے، جو منسوخ کیے گئے قوانین کی خصوصیت تھی۔ سنیوکت کسان مورچہ کے رہنما بلبیر سنگھ راجے وال نے کہا، "مودی حکومت کا پیغام واضح ہے، وہ پنجاب میں اے پی ایم سی منڈیوں کو توڑنا چاہتے ہیں اور زراعت میں کارپوریٹ اجارہ داری لانا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی پنجاب سے بدلہ لینے پر مصر ہیں کیونکہ ہم نے دہلی میں کسانوں کے احتجاج کی قیادت کی تھی۔ چونکہ زراعت ریاست کا موضوع ہے، اس لیے ہم نے پنجاب کے وزیر زراعت گورمیت سنگھ کھڈیان سے درخواست کی ہے کہ وہ پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد لائیں اور نئی مسودہ پالیسی کا مقابلہ کریں۔" راجے وال نے دعویٰ کیا کہ نئی مسودہ زرعی پالیسی پنجاب کے اپنے وسائل اور زرعی معیشت پر سے کنٹرول اسی طرح ختم کر دے گی جیسے جی ایس ٹی نے ریاستوں کی مالی خودمختاری کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی۔ ☆☆

اجمیر سے کمبھ میلے تک

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

نئے سال 2025ء کا آغاز دراصل گزرے ہوئے سال کا تسلسل ہے۔ وہی تنازعات، کشیدگی، نفرت انگیز ماحول اور اس اندھیری نگری میں کبھی کبھی امید کہ جگنو بھی نظر آتے ہیں جیسے ایک طرف حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے آستانے پر بھی فرقہ پرستی سے آلودہ ذہنوں کے حامل بعض عناصر نے مندر ہونے کا دعویٰ کیا تو وزیر اعظم نریندر مودی نے عقیدت واحترام اور امن وسلامتی کے پیغام کے ساتھ چادر راجناتھ سنگھ کے ساتھ اجمیر کو روانہ کی۔ جس سے عام ہندوستانی تذبذب کا شکار ہیں کہ آیا نریندر مودی کا یہ اقدام ہندوتوا عناصر کی شرپسندی کا جواب تو نہیں، حال ہی میں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے بھی ہر مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ کچھ ایسا کرتے ہوئے خود کو ہندوؤں کا نیتا منوانا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مودی اور بھاگوت کے بیانات کیا مسلمانوں کی دل آزاری کے سلسلے کو ختم کرنے کی کوشش ہے یا یہ ایک حکمت عملی ہے کہ ہندوتوا عناصر تو مسلمانوں کی دل آزاری کرتے جائیں گے انہیں زخم پر زخم لگاتے جائیں' بی جے پی اور آر ایس ایس کی اعلیٰ قیادت ان زخموں پر مرہم لگانے کی کوشش کرتی رہے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بزرگان دین کا ہندوستان کے ہر طبقے اور فرقے نے احترام کیا ہے۔ بزرگان دین کے آستانے ہمیشہ فرقہ وارانہ اتحاد اور ہم آہنگی کا مرکز رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں بزرگان دین کے آستانوں میں غیر مسلم عقیدت مندوں کی تعداد قابل لحاظ ہوتی ہے۔ کئی ایسے آستانے ہیں جن کی دیکھ بھال اور اعراس و دیگر تقاریب کے موقع پر صرف ان کے خراجات غیر مسلم عقیدت مند برداشت کرتے ہیں اور اسے سعادت سمجھتے ہیں۔ اچھے ہندو اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ اولیاء کرام کی بدولت ہندوستان میں اسلام کا نور پھیلا تو جہالت جبر و تشدد، ناانصافی، سماجی، عدم مساوات کے اندھیرے بڑی حد تک دور ہوئے۔ اولیاء کرام نے صرف اور صرف پیار محبت، بھائی چارگی کا درس دیا یہی وجہ ہے کہ ان کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر لاکھوں ہندوستانی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اجمیر کے ہندو آستانے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اپنے علاقے کیلئے خوش نصیبی سمجھتے رہے ہیں کیونکہ اس آستانے کے بدولت اجمیر اور راجستھان کے سرکاری اور خانگی خزانے بھر جاتے ہیں۔ ہزاروں افراد کو بلا لحاظ مذہب ذات پات روزگار ملتا ہے۔ حضرت معین الدین چشتیؒ نے 45 سال اجمیر میں قیام کیا اور یہیں کہ سرزمین کی آغوش میں آرام کر رہے ہیں۔ ان کے خلفاء حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ نے بھی اپنے پیر و مرشد کے مشن کو ہندوستان میں عام کیا۔ حضرت چشتیؒ کے خلفاء کے خلفاء نے بھی پیار و محبت، امن وسلامتی کو جاری رکھا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت شیخ جمال الدین ہانسویؒ اور حضرت شیخ نظام الدین اولیاءؒ ان میں قابل ذکر ہیں۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ ہر دور میں شاہی حکمرانوں سے لے کر جمہوری دور کے ارباب اقتدار نے اور ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والوں نے خواجہ اجمیریؒ سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ رہی بات ان کے آستانے کو نشانہ بنانے کی تو اس سے پہلے شرپسندوں نے یہاں بم دھماکے بھی کئے تھے اب الفاظ کے ذریعے دھماکے کر رہے ہیں۔ بہت جلد یہ طوفان تھم جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اولیائے کرام کے آستانوں کو کم از کم مسلمانوں کیلئے توحید کا مرکز بنایا جائے۔ اندھی عقیدت کے نام پر جو غیر شرعی رسومات ہوتی ہیں انہیں ختم کیا جائے۔ ان بزرگان دین نے اللہ اور اس کے رسول کے پیام کو عام کیا۔ افسوس! اس بات کا ہے کہ بعض آستانوں کے خدام اور سجادگان خود کو بادشاہ وقت سمجھتے ہیں اور انہوں نے اپنی مسند بچانے و دولت کمانے کیلئے اسلامی تعلیمات پر پردہ ڈال دیا ہے۔ انہیں اپنا محاسبہ کر کے اصلاح کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب اللہ کی دی ہوئی نعمت کا غلط استعمال ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اسے چھین لیتا ہے۔ آج کا دور سائنس ٹکنالوجی، آرٹی فیشل انٹیلیجنس کا دور ہے۔ اس دور کی نسلوں کو اسلامی تعلیمات سے واقف کروانے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر ایک ایسے وقت جبکہ تاریخ کو مسخ کیا جارہا ہے۔ ایسے وقت مسلم اداروں کی جانب سے بزرگان دین کی تعلیمات کو ہر زبان میں اسکولس اور کالجس کے طلبہ کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔

اجمیر شریف کا تنازعہ ابھی جاری ہے عدالت عالیہ کی ہدایت کے باوجود مساجد میں مندروں کی تلاش کی مہم جاری ہے۔ ابھی سنبھل کے واقعات سے سنبھل بھی نہ پائے کہ علی گڈھ کی جامع مسجد کو ہندو قلعہ ہونے کا دعویٰ کر دیا گیا۔ بات پھر عدالت تک جا پہنچی مسلم حکمرانوں کی یادگاروں کو مٹانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ابھی آگرہ میں اورنگ زیب کی حویلی مبارک منزل کو مسمار کر دیا گیا۔ ساری دنیا نے لعنت وملامت کی۔ اسکاٹ لینڈ کے مؤرخ DALRYMPLE نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اپنے تاریخی ثقافتی ورثہ کو خود پامال کر رہا ہے۔ مبارک منزل جسے اورنگ زیب نے سموگڑھ جنگ کے بعد تعمیر کروایا تھا۔ سترہویں صدی کی یادگار ہے۔ DALRYMPLE نے کہا کہ تاریخی ورثہ کو برباد کر کے ہندوستان شکایت کرتا ہے کہ سنگاپور کے مقابلہ ہندوستان کو آنے والے سیاحوں کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم ٹراویل اینڈ ٹورزم ڈیولپمنٹ کی رپورٹ کے مطابق 2019ء میں گیارہ ملین غیر ملکی سیاح ہندوستان آئے، جبکہ اسی سال 90 ملین سیاحوں نے فرانس کا دورہ کیا۔ آگرہ میں زہرہ باغ، لودھی کے دور کی تعمیرات، شاہی حمام کو مسمار کر دیا گیا۔ تاج محل میں پانی ٹپک رہا ہے۔ اکبر کے مقبرہ میں چارسو سالہ قدیم پینٹنگ خراب کر دی گئی۔ ان خبروں کا غیر ملکی سیاحوں پر منفی اثر ہوتا ہے۔ ان وقعات کے درمیان کمار وشواس نے بھی اپنی اصلیت دکھا دی۔ سیف علی خان پر تنقید کی کہ اپنے بیٹے کا نام تیمور کیوں رکھا جو حملہ آور تھا۔ کمار وشواس نے ویسے ہندو دھرم کے خلاف بھی کچھ کہا ہے؟ بہر حال! آہستہ آہستہ سیکولر چہرے بے نقاب ہوتے جارہے ہیں۔ آیئے اب پریاگ راج کی طرف کہ کمبھ میلے سے متعلق متضاد خبریں ملنے لگی ہیں۔ پہلے تو ناصر پٹیل کے نام سے سوشل میڈیا کے ذریعے کمبھ میلے میں دھماکے کی دھمکی سے ہلچل مچی۔ شکر ہے کہ ہمیشہ کی طرح یہ شرپسند غیر مسلم (جیسوال) نکلا۔ اتر پردیش پولیس اور تحقیقاتی اداروں کی تعریف کی جانی چاہئے کہ انہوں نے نفرت اور فرقہ واریت کا ماحول پیدا کرنے والی سازش کو بے نقاب کیا۔ اسی دوران اس اندیشے کا اظہار کیا کہ کمبھ میلے کے دوران ہزاروں مسلمانوں کو ہندو بنایا جائے گا اور کمبھ میلہ اوقاف کی زمین پر ہو رہا ہے۔ یہ مسلمانوں کی فراخ دلی ہے جس پر مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے تنقید کرتے ہوئے ماحول بگاڑنے کی کوشش قرار دیا۔ 2025ء کا کمبھ میلہ مہا کمبھ میلہ ہے۔ جو دراصل 144 برس بعد اس نوعیت کا ہو رہا ہے جب 6 سیارے ایک قطار میں ہوں گے۔ اگر کمبھ میلے کے تاریخی پس منظر پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کمبھ سنسکرت کا لفظ ہے۔ جس کے معنی امرت یا آب حیات والے مٹکے کے ہیں۔ ہندو، جین اور بدھسٹ، دیو مالائی عقائد کے مطابق کمبھ زرخیزی زندگی انسان کی تخلیقی صلاحیتوں اور گنگا ندی سے متعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ ہریش چندر کے دور میں پہلی بار کمبھ میلہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں راجہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو انعامات سے نوازہ کرتا تھا جس کا ذکر اس دور میں ہندوستان کا دورہ کرنے والے چینی سیاح ہیون سانگ نے اپنے سفرنامے میں کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہزاروں سال قبل مسیح سمندر میں جوار بھاٹا آیا تھا تب سمندر کی تہہ سے ایک مٹکا (گھٹ/ کلش) سطح سمندر پر ابھر آیا جس میں امرت یا آب حیات تھا اس وقت ہندو کی دیوتاؤں اور بدی کی طاقتوں کے درمیان مقابلہ تھا بدی کی طاقتیں یہ مٹکا جسے کمبھ کہا جاتا ہے چھیننا چاہتی تھی مگر دیوتا اسے لے کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے مگر اس دوران یہ امرت پریا گراج (الہ آباد)، ہری دوار، اجین اور ناسک میں چھلک کر گرا جس کی وجہ سے ان چاروں شہروں یا علاقوں کے ہندو مقدس مانتے ہیں تین تین سال کے وقفہ سے ایک ایک علاقے میں کمبھ میلے کا اہتمام کرتے ہیں۔ پریاگ راج گنگا جمنا سرسوتی دریاؤں کا سنگم ہے۔ ہری دوار گنگا کا کنارہ، ناسک سے گوداوری بہتی ہے اور اجین میں شپرا ندی کا بہاؤ ہے۔ حالیہ عرصے کے دوران پانچویں مقام مغربی بنگال کے ہگلی کے بانس بہرا تری وینی سنگم پر بھی کمبھ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یوں تو کمبھ کی تاریخ بہت قدیم مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کا احیاء انگریزوں نے 1857ء میں غدر کے بعد کیا ہے۔ کمبھ میلے میں کروڑوں ہندو خاص طور پر سادھو، ناگا سادھو آچاریہ جمع ہوتے ہیں۔ کمبھ میلے میں 13 اکھاڑے اہم رول ادا کرتے ہیں۔ یہ اکھاڑے سناتن دھرم کے مختلف گروپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ سادھوؤں کے لئے ان کی روحانیت کا مرکز اور اجتماع گاہ ہیں۔ 13 اکھاڑوں میں سرفہرست آنندا اکھاڑہ ہے۔ جس سے ناگا سادھو آچاریہ اور ہندو روحانی پیشوا بابا صاحب یہ ہاتھی اونٹ، گھوڑے اور رتھوں پر سوار ہو کر پریاگ راج میں داخل ہوتے ہیں تو یہ کمبھ میلے کے آغاز کی علامت ہے۔ 13 اکھاڑوں میں 3 زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ شیوا اکھاڑہ جو شیوا کے پجاریوں کا ہے۔ وشنو اکھاڑہ وشنو کے پجاریوں کا، اداسین اکھاڑہ جو گرونانک کے تعلیمات پر عمل کرنے والوں کا ہے۔ کمبھ میلے کی سب سے اہم خصوصیت شاہی اسنان یا شاہی غسل ہے یعنی مختلف اہم تاریخوں میں ہندو مذہبی پیشوا عام ہندوؤں سے پہلے گنگا میں ڈبکی لگا کر خود کو گناہوں سے پاک تصور کرتے ہیں۔ یہ شاہی اسنان 13 جنوری (پورنیمہ)، 14 جنوری (سنکرانتی)، 29 جنوری (اماوس)، 3 فروری (بسنت پنچمی)، 12 فروری (ماگھی پورنیمہ) اور 26 فروری (شیو راتری) کو ہوں گے۔ بی جے پی حکومت آنے سے پہلے تک کمبھ میلے میں مسلم تاجر بھی مل جل کر کاروبار کیا کرتے تھے۔ اکھیل بھارتیہ اکھاڑہ پریشد نے میلے کے دوران مسلم ہوٹلس اور ان کی دکانیں لگانے پر پابندی لگانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے غیر سناتنی یا غیر ہندوؤں کو میلے میں داخل نہ ہونے دینے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ سکھ، بدھسٹ اور جین مذہب کے ماننے والے اپنی دکانیں یا ہوٹلیں لگا سکتے ہیں۔ اے بی اے پی کے اس اعلان کی صرف مسلمانوں نے ہی مخالف اور مزاحمت کی ہے دوسری جماعتیں مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

> بی جے پی حکومت آنے سے پہلے تک کمبھ میلے میں مسلم تاجر بھی مل جل کر کاروبار کیا کرتے تھے۔ اکھیل بھارتیہ اکھاڑہ پریشد نے میلے کے دوران مسلم ہوٹلس اور ان کی دکانیں لگانے پر پابندی لگانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے غیر سناتنی یا غیر ہندوؤں کو میلے میں داخل نہ ہونے دینے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ سکھ، بدھسٹ اور جین مذہب کے ماننے والے اپنی دکانیں یا ہوٹلیں لگا سکتے ہیں۔ اے بی اے پی کے اس اعلان کی صرف مسلمانوں نے ہی مخالف اور مزاحمت کی ہے دوسری جماعتیں مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اگرچہ کہ کمبھ میلے میں مسلم تاجروں کے داخلے اور مسلمانوں کو ہندو بنانے کے اندیشے تشویشناک ہے۔ تاہم خود مسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کیا مشرکانہ تہواروں میں ان کے کاروبار جائز ہو سکتے ہیں۔ 44 دن کے اس میلے میں اگر مسلمان کاروبار نہ کر سکے تو کوئی قیامت نہیں آئے گی۔ بلکہ اسے اللہ کی رحمت سمجھنی چاہئے کہ انہیں اپنی گزر بسر کیلئے غیر اسلامی ماحول میں جانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس دوران ان مسلم تاجروں کو اتر پردیش کے امیر طبقے کی جانب سے نقصان کی پابجائی کیلئے مدد کرنی چاہئے۔ اور مسلم تاجروں کو بھی اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ حلال طریقوں سے تجارت کریں گے۔ چاہے اس کے لئے کئی مشکل مراحل سے گزرنا پڑے۔ جہاں تک مسلمانوں کو غیر مسلم بنانے کا تعلق ہے، وہ مسلمان جس میں رتی برابر ایمان ہے وہ لاکھ جبر وستم کے باوجود مذہب تبدیل نہیں کر سکتا۔ غربت اور آل اولاد کی گزر بسر کیلئے اگر کوئی مذہب سے دور ہوتا ہے ان کی غربت اور مجبوری کی وجہ وہ صاحب حیثیت مسلمان ہیں جو اپنے مال کی زکوۃ مستحق اور غریب مسلمانوں میں تقسیم نہیں کرتے۔ زکوۃ تو فرض ہے اس کے ساتھ عشر یعنی اپنی آمدنی کا 10 فیصد حصہ اور صدقات و عطیات سماج کے غریب مسلمانوں کو باعزت زندگی گزارنے کیلئے کافی ہو جاتی ہے دولتمند مسلمان محاسبہ کریں اور غریب مسلمانوں کی مدد کریں۔ اگر مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ فرار ہو رہی ہیں یا علی الاعلان شادی کر رہی ہیں اور پھر عبرتناک انجام سے دوچار ہو رہی ہیں تو ان واقعات پر واویلا کرنے کے بجائے اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم میں اگر دم ہے تو کس میں اتنا دم ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری عزتوں کو سربازار رسوا کر سکے۔

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

کفر و اسلام کا فرق

ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے: "بھلا وہ شخص جو مُردہ (یعنی ایمان سے محروم) تھا پھر ہم نے اسے (ہدایت کی بدولت) زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے (ایمان و معرفت کا) نور پیدا فرما دیا (اب) وہ اس کے ذریعے (بقیہ) لوگوں میں (بھی روشنی پھیلانے کے لئے) چلتا ہے" خالق کائنات نے نور و ظلمات کی تمثیل سے استفہامیہ انداز میں بنی نوعِ انسانی کو غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ یہاں ایمان و ہدایت کو حیات اور کفر و ضلالت کو موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ انسانی زندگی صرف کھانے، پینے، سونے اور افزائشِ نسل جیسی جبلی ضروریات کی تکمیل کا نام نہیں ہے اس لیے کہ وہ تو حیوان بھی کرتے ہیں۔ عقل و شعور کے حامل فرد کا قلب ہدایتِ الٰہی سے معمور ہوتا ہے۔ وہ نفسیاتی آلائشوں سے آزاد ہو کر حق کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے لیے ذوق اور عادت کی رکاوٹ قبولیتِ حق کی راہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ حق کی روشنی کا یہ مسافر دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتا ہے۔

اس آیت میں آگے تقابل کرتے ہو فرمانِ فرقانی ہے کہ کیا وہ اہل ایمان: "اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ (وہ جہالت اور گمراہی کے) اندھیروں میں (اس طرح گھِرا) پڑا ہے کہ اس سے نکل ہی نہیں سکتا"۔ ہدایتِ الٰہی سے محرومی انسان کو ایک چلتی پھرتی لاش میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اوہام و تعصبات سے پراگندہ قلب و ذہن اشیاء کی ماہیت سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ رسوم و رواج کا جال اشرف المخلوقات کو کسی متبادل پر عقیدہ و نظریہ کی جانب متوجہ ہونے نہیں دیتا۔ کبر و غرور اس کی راہ کا ایسا روڑہ بن جاتا ہے کہ وہ خود ساختہ چیزوں کو خدا کا مذہب بتا کر عوام کا مرجع بنے ع کی سعی کرتا ہے۔ دینِ حق کی پکار کو اپنے خلاف بغاوت قرار دے کر اس کی دشمنی پر تُل جاتا ہے۔ وہ عدمِ تحفظ کا شاتر ہو کر دعوتِ حق کے خلاف پہلے تو شکوک و شبہات کے شوشے چھوڑتا ہے پھر داعی کی ذات کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے بالآخر تعذیب پر اتر جاتا ہے۔

کفر و گمراہی کے ان علمبرداروں اور ان کے پیروکاروں کو کتاب اللہ میں مردہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور ان کے اپنے حال میں مست رہنے کی یہ وجہ بتائی گئی ہے کہ: "اسی طرح کافروں کے لئے ان کے وہ اعمال (ان کی نظروں میں) خوش نما دکھائے جاتے ہیں جو وہ انجام دیتے رہتے ہیں"۔ اعمال کی خوشنمائی کے حوالے سے سورۂ انفال میں ارشادِ قرآنی ہے: "اور جب شیطان نے ان (کافروں) کے لئے ان کے اعمال خوش نما کر دکھائے اور اس نے (ان سے) کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں (ہو سکتا) اور بیشک میں تمہیں پناہ دینے والا (مددگار) ہوں۔۔۔" اسی موضوع پر سورۂ فاطر میں کتابِ الٰہی سوال کرتی ہے: "(بھلا کچھ ٹھکانا ہے اُس شخص کی گمراہی کا) جس کے لیے اُس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اُسے اچھا سمجھ رہا ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہِ راست دکھا دیتا ہے"۔ ساتھ ہی داعیٔ حق کو تسلی دی گئی کہ: "پس (اے نبیؐ) خواہ مخواہ تمہاری جان ان لوگوں کی خاطر غم و افسوس میں نہ گھلے جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اُس کو خوب جانتا ہے"۔

ابلیس کے پیروکاروں کو اس طرح بھی دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ: "اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے۔ نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے۔ اور نہ زندے اور مردے مساوی ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے"۔ سورۂ ہود میں کافر و مسلم کے فرق کو اس مثال کے ذریعہ ترغیب دی گیی ہے کہ: "دونوں فریقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور (اس کے برعکس) دیکھنے والے اور سننے والے کی سی ہے۔ کیا دونوں کا حال برابر ہے؟ کیا تم پھر (بھی) نصیحت قبول نہیں کرتے"۔

ابلیس کے پیروکاروں کو اس طرح بھی دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ: "اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے۔ نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے۔ اور نہ زندے اور مردے مساوی ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے"۔ سورۂ ہود میں کافر و مسلم کے فرق کو اس مثال کے ذریعہ ترغیب دی گیی ہے کہ: "دونوں فریقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور (اس کے برعکس) دیکھنے والے اور سننے والے کی سی ہے۔ کیا دونوں کا حال برابر ہے؟ کیا تم پھر (بھی) نصیحت قبول نہیں کرتے"۔ اس آفاقی حقیقت سے عوام الناس کو روشناس کرانا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کے ادا کرنے والے داعیانِ اسلام کو مایوسی سے بچانے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے توسط سے یہ رہنمائی کی گئی کہ: "مگر (اے نبیؐ) آپ اُن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں آپ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں"۔

اس کے ساتھ اہل ایمان کو بشارت دی گئی ہے کہ: "جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اُن کا حامی و مددگار اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں، اُن کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے"۔ کفر و اسلام کے درمیان یہ فرق عملی زندگی میں بھی آئے دن نظر آتا ہے۔ پچھلے دنوں بھوپال میں تبلیغی جماعت کے عالمی اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں لاکھوں فرزندانِ توحید نے شرکت کی۔ وہ سارے لوگ امن و سکون کے ساتھ آئے اور بغیر کسی شور و غل کے دین کی اچھی اچھی باتیں سیکھ کر لوٹ گئے۔ اسی طرح آج کل اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کی درگاہ پر ہر دن ہزاروں زائرین آرہے ہیں اور بلا کسی دنگا فساد کے روحانی فیض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے برعکس پریاگ راج میں کمبھ میلے کو دیکھیں جو ہندو مسلم منافرت، دھونس دھمکی، دنگا فساد، گالی گلوچ، الزام تراشی اور اوچھی سیاست کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ کوئی 'ڈروگے تو مروگے' کا پوسٹر لگاتا ہے مجبوراً انتظامیہ کو اسے ہٹانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد کوئی عتیق احمد کے قاتلوں کو ہندو سمراٹ بنا دیتا ہے۔ اس بینر سے نجات ملتی ہے تو کسی گنگا کی آلودگی سے پریشانی ہو جاتی ہے۔ اس درمیان کہیں وزیر اعلیٰ کے ناتھ فرقے سے تعلق رکھنے والے سادھوؤں کی انکے اپنے صوبے میں پٹائی ہو جاتی ہے۔ اس فتنہ و فساد سے علی الرغم سادھو سنتوں کے جو کارنامے سوشل میڈیا کی زینت بن رہے ہیں ان کو دیکھنے کے بعد یہ پورا میلہ ایک رنگا رنگ تماشا لگتا ہے۔ اہل ایمان کے روح پرور اجتماعات اور کمبھ میلے کا فرق جن لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہا ہو انہیں سورۂ ملک اس آیت پر غور کرنا چاہیے: "بھلا سوچو، جو شخص منہ اوندھائے چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اٹھائے سیدھا ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو؟"

خطبہ جمعہ کی اہمیت و فضیلت

توقیر رضا خلیل آبادی

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے مقدس ترین دن ہے۔ یہ دن برکتوں اور رحمتوں کا انمول تحفہ ہے، جس میں خصوصی عبادات کی تاکید کی گئی ہے۔ اس دن کا خطبہ اور جمعہ کی نماز مسلمانوں کے ایمان کو تازگی بخشتی ہے۔ قرآن و حدیث میں جمعہ کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے، اور اس دن کے اعمال کو دیگر دنوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

خطبۂ جمعہ کی ابتدا اسلام کے ابتدائی دور میں ہوئی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد پہلی مرتبہ جمعہ کی نماز ادا کی۔ آپ نے خطبہ دیا، جو مسلمانوں کی اجتماعی تربیت کا پہلا باقاعدہ موقع تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک خطبۂ جمعہ کو مسلم معاشرے میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

خطبۂ جمعہ کسے کہتے ہیں؟ ایسا خطبہ ہے جو جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد کے منبر سے پیش کیا جاتا ہے، اور خطبۂ جمعہ نمازِ جمعہ کی صحت کے لیے شرط ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک کا یہی قول ہے۔ (بدایۃ المجتہد، ص:170)

خطبۂ جمعہ کے مقاصد

خطبۂ جمعہ کے چند مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) دینِ اسلام کی تعلیمات کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنا۔

(2) لوگوں کو اخلاقیات، حقوق العباد اور حقوق اللہ کی تلقین کرنا۔

(3) امتِ مسلمہ کو موجودہ مسائل سے آگاہ کرنا اور ان کا حل پیش کرنا۔

(4) اختلافات میں صبر اور تحمل کی تلقین کرنا۔

(5) نوجوان نسل کو اسلامی اقدار کے مطابق تربیت دینا۔

یوں تو مسلمان کانفرنسوں اور اجتماعات، وعظ و نصیحت کی مجلسوں میں بے شمار خطبے اور محاضرات سنتے رہتے ہیں، لیکن اہمیت، تاثیر اور اجر و ثواب کے اعتبار سے کوئی بھی خطبہ یا تقریر خطبۂ جمعہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ اس کی خصوصی اہمیت و فضیلت اور اس کی امتیازی شان سے متعلق قرآن و سنت میں بہت سارے نصوص موجود ہیں، مگر اس کے باوجود بعض مسلمان خطبۂ جمعہ کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں، یہی وجہ ہے کہ اکثر مسلمان جمعہ کے دن مسجد اس وقت پہنچتے ہیں جب خطیب نصف خطبہ پیش کر چکا ہوتا ہے یا خطبہ ختم کر رہا ہوتا ہے۔

حدیث میں خطبہ جمعہ کی فضیلت

خطبہ سننا واجب ہے، اس لیے ضروری ہے کہ جمعہ کی دوسری اذان (جس کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے) سے پہلے مسجد پہنچنے کا اہتمام کیا جائے، کیوں کہ جمعہ کی نماز کے لیے جتنی جلدی آیا جائے اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو نمبر وار لکھتے جاتے ہیں۔ پھر جب امام (خطبے کے لیے منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری: 3211)

خطبہ جمعہ کے دوران خود خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہے کہ "چپ رہ" تو تو نے خود ایک لغو حرکت کی۔ (صحیح بخاری، حدیث: 934)

خطبۂ جمعہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے جو ان کے عقیدے کو مضبوط کرنے، کردار کو سنوارنے اور امت کو متحد کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

آج کے دور میں، جہاں امت مسلمہ کئی مسائل اور آزمائشوں سے گزر رہی ہے، خطبۂ جمعہ ایک ایسا پیغام ہے۔ یہ نہ صرف ایمان کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ عملی طور پر ان مشکلات کا حل پیش کرنے کی رہنمائی کرتا ہے جو ہمیں درپیش ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خطبۂ جمعہ کو سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ ہم اپنے دین اور دنیا دونوں میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں خطبۂ جمعہ کے حقیقی پیغام کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

حمد

منصور محورؔ

جس کا چاہا اوج پر اس کا مقدر کر دیا
میرے رب (عزّوجل) نے چاند سورج کو منور کر دیا

ایسی قدرت اور کہاں کہ کُن کہا بس ہو گیا
اس (عزّوجل) نے اِک لمحے میں پیدا دھرتی امبر کر دیا

ساجدِ خالق (عزّوجل) ہوں میں مخلوق کا ساجد نہیں
ایک بت کو آپ نے رب (عزّوجل) کے برابر کر دیا

اس (عزّوجل) کی طاقت کی نشانی ابرہہ پر دیکھئے
ننھی سی غالب ابابیلوں کا لشکر کر دیا

مثلِ موسیٰؑ دید کی حسرت ہے تو تم دیکھ لو
ذاتِ آقا ﷺ کو خدا (عزّوجل) اپنا مظہر کر دیا

رب (عزّوجل) کی نظرِ فیض نے دل کی نظر کو کھول کر
ظاہری اور باطنی سب راز ظاہر کر دیا

خواب کی تعبیر سے مایوس مت ہونا کبھی
وہ بھی ایک انسان تھا جس کو سکندر کر دیا

بے مثالی حسن میں جب عشق نے ضم کی خودی
بے نیاز اتنا کیا مجھ کو قلندر کر دیا

اس (عزّوجل) کی فیاضی کی محورؔ انتہا ہے ہی نہیں
لا مکاں میں بھی مکیں اس (عزّوجل) نے پیمبر کر دیا

☆☆☆☆☆☆

چراغِ جاں: زندگی کی تاریکیوں میں روشنی کا راز

مسعود محبوب خان (ممبئی)

زندگی کے سفر میں ہر انسان ایک ایسے چراغ کا محتاج ہوتا ہے جو اسے تاریکیوں میں روشنی عطا کرے، گرنے کے بعد اٹھنے کا حوصلہ دے، اور تھک جانے کے بعد آگے بڑھنے کی تحریک دے۔ یہ چراغ کچھ اور نہیں بلکہ انسان کا اندرونی جذبہ، عزم، اور حوصلہ ہے، جسے ہم چراغِ جاں کہہ سکتے ہیں۔ "چراغ جاں" ہر انسان کے وجود کا وہ پہلو ہے جو اسے زندگی کی مشکلات اور آزمائشوں میں حوصلہ دیتا ہے۔ یہ اندرونی روشنی، جو ہمارے عزم و ارادے اور ایمان سے جڑی ہوتی ہے، ہمیں گرنے کے بعد سنبھلنے، تھکنے کے بعد آگے بڑھنے، اور اندھیروں میں امید کے چراغ روشن کرنے کا حوصلہ فراہم کرتی ہے۔

زندگی کے اس سفر میں اگر انسان اپنے اندر موجود "چراغ جاں" کو محفوظ رکھے اور اسے ایندھن فراہم کرتا رہے، تو وہ سب سے مشکل راستے بھی آسانی سے طے کر سکتا ہے۔ یہ چراغ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اندھیرے کبھی دائمی نہیں ہوتے، اور روشنی ہمیشہ موجود ہوتی ہے، چاہے وہ باہر سے آئے یا ہمارے اندر سے۔ حوصلہ انسان کے اندر موجود وہ طاقت ہے جو اسے شکست کے اندھیروں سے نکال کر فتح کی روشنی میں لاتی ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو ہر مشکل گھڑی میں راستہ دکھاتی ہے۔ جب انسان کے اردگرد مایوسی اور ناکامی کے سائے گہرے ہو جاتے ہیں، تو یہ چراغ جاں ہی ہے جو امید کی کرن پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے:

رُکو نہیں، چلو، زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے!

میں حوصلے کو زندگی کی اصل طاقت اور چراغ جاں کے طور پر دیکھتا، جو میرے نزدیک واقعی انسان کی کامیابی کا محور ہے۔ حوصلہ ہی وہ قوت ہے جو انسان کو تھک جانے کے بعد آگے بڑھنے کی ہمت دیتی ہے، شکست کے اندھیروں میں روشنی کی امید جگاتی ہے، اور مایوسی کے طوفان میں کشتی کو پار لگاتی ہے۔ حوصلہ صرف ایک لفظ نہیں بلکہ ایک طرزِ فکر ہے۔ یہ انسان کے اندر یقین پیدا کرتا ہے کہ مشکلات اور ناکامیاں عارضی ہیں، اور ہر رات کے بعد سویرا آتا ہے۔ حوصلہ انسان کو بتاتا ہے کہ رکنا نہیں ہے، کیونکہ ہر قدم ہمیں ہماری منزل کے قریب لے جاتا ہے۔ جیسا کہ کسی نے خوب کہا ہے: "حوصلہ وہ چراغ ہے، جو جلتا رہے تو انسان کا سفر کبھی ختم نہیں ہوتا"۔ زندگی کی ہر مشکل کے بعد ایک آسانی ہے، اور حوصلہ ہی وہ طاقت ہے جو انسان کو اس آسانی تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

حوصلے کی روشنی کو جلانے کے لیے کچھ بنیادی عوامل ضروری ہیں۔

ایمان اور یقین: اللہ پر یقین اور اپنے مقصد کی سچائی پر ایمان حوصلے کو تقویت دیتا ہے۔ ایمان اور یقین ایک انسان کی زندگی میں حوصلے اور استقامت کے بنیادی ستون ہیں۔ اللہ پر یقین رکھنے سے نہ صرف انسان کا دل سکون پاتا ہے بلکہ اسے ہر مشکل وقت میں طاقت اور حوصلہ بھی ملتا ہے۔ اس کے ساتھ، اپنے مقصد کی سچائی پر ایمان انسان کو اپنے مشن کی تکمیل کے لیے درکار جوش اور جذبہ فراہم کرتا ہے۔

جب انسان اللہ کی قدرت اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتا ہے، تو وہ مشکلات کو آزمائش سمجھ کر ان کا سامنا صبر و ہمت سے کرتا ہے۔ یہی یقین اسے یہ احساس دلاتا ہے کہ اللہ کی مدد ہر وقت اس کے ساتھ ہے، بشرطیکہ وہ اپنے ارادے میں خلوص اور اپنی کوشش میں لگن رکھے۔ قرآن مجید میں بھی بار ہا ذکر آیا ہے کہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ایمان رکھتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ یہی ایمان انسان کو وہ حوصلہ دیتا ہے جو پہاڑ جیسے مسائل کو بھی سر کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔ آپ نے جو بات بیان کی ہے، وہ زندگی کی ایک گہری حقیقت کو نمایاں کرتی ہے۔

مثبت سوچ: مثبت سوچ انسان کے اندر امید پیدا کرتی ہے اور حوصلے کو جلا بخشتی ہے۔ مثبت سوچ انسانی زندگی میں ایک طاقتور محرک کا کردار بھی ادا کرتی ہے۔ یہ سوچ انسان کے دل و دماغ کو منفی خیالات اور مایوسی سے پاک کرتی ہے اور اسے ہر مشکل صورتحال میں امید کی کرن دکھاتی ہے۔ مثبت سوچ کا مطلب یہ نہیں کہ مسائل کا انکار کیا جائے، بلکہ یہ ہے کہ انسان مشکلات کے باوجود ان کا حل تلاش کرنے پر یقین رکھے۔

جب انسان مثبت سوچ رکھتا ہے، تو وہ اپنی ناکامیوں سے سبق حاصل کرتا ہے اور انہیں کامیابی کی سیڑھی بناتا ہے۔ اس کی سوچ اسے بتاتی ہے کہ ہر اندھیری رات کے بعد سویرا ہوتا ہے اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ یہی سوچ اس کے حوصلے کو جلا بخشتی ہے اور اسے آگے بڑھنے کی ہمت عطا کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات بھی مثبت سوچ کی تاکید کرتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ مایوسی کو گناہ اور امید کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ آپؐ کی زندگی اس بات کا بہترین نمونہ ہے کہ مثبت سوچ اور امید کے ذریعے کس طرح مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مثبت سوچ انسان کے کردار کو نکھارتی ہے اور اس کی زندگی کو خوشگوار اور کامیاب بناتی ہے۔

خود اعتمادی: خود پر یقین اور اپنی صلاحیتوں کا ادراک انسان کو مضبوط بناتا ہے۔ خود اعتمادی انسان کی شخصیت کا ایک لازمی جز ہے جو اسے زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ جب انسان کو خود پر یقین ہوتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کا ادراک ہوتا ہے، تو وہ نہ صرف اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک مثال قائم کرتا ہے۔ خود اعتمادی انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتا ہے اور کسی بھی صورتحال کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ احساس اسے ناکامی کے خوف سے آزاد کرتا ہے اور اسے مزید سیکھنے اور آگے بڑھنے کا موقع دیتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے بھی خود اعتمادی کی بہت اہمیت ہے۔ قرآن مجید ہمیں اپنی ذات پر بھروسہ کرنے اور اللہ کی مدد پر یقین رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہمیں خود اعتمادی کے بے شمار نمونے ملتے ہیں، جہاں آپؐ نے اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ کی مدد کے ساتھ مشکلات کو عبور کیا۔ خود اعتمادی ایک انسان کو مضبوط بناتی ہے اور اس کے اندر کامیابی کے لیے درکار حوصلہ اور لگن پیدا کرتی ہے۔ یہ احساس دلاتی ہے کہ اگر ہم اپنی کوششوں پر یقین رکھیں اور درست سمت میں محنت کریں، تو کوئی بھی چیز ناممکن نہیں۔

زندگی کے واقعات سے سیکھنا: ناکامیاں دراصل زندگی کے سبق ہیں۔ ان سے سبق لینا اور آگے بڑھنا ہی اصل کامیابی ہے۔ زندگی کے واقعات، خاص طور پر ناکامیاں، ہمارے لیے اہم سبق چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ناکامیاں نہ صرف ہماری کمزوریوں کو اجاگر کرتی ہیں بلکہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کا موقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ ناکامی کو ایک ناکامی سمجھ کر مایوس ہونے کے بجائے، اگر اسے ایک سبق سمجھا جائے، تو یہ کامیابی کی طرف پہلا قدم بن سکتی ہے۔ زندگی میں ناکامیوں سے سبق لینا دراصل خود احتسابی اور اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کا عمل ہے۔ یہ عمل انسان کو خود آگاہی کی طرف لے جاتا ہے اور اسے بہتر فیصلے کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ ناکامیاں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ کامیابی محض منزل نہیں بلکہ ایک مسلسل سفر ہے، جس میں ہم اپنی غلطیوں سے سیکھ کر مزید مضبوط اور پختہ ہو سکتے ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے کردار خواتین کے لیے روشن مثال ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف اسلام کی پہلی پیروکار بن کر نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا بلکہ اپنے مال و دولت سے دین کی مدد کی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صبر، تقویٰ اور خاندانِ نبوت کے لیے قربانی آج بھی خواتین کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ کربلا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حق کے لیے ڈٹ جانا اور باطل کے سامنے جھکنے سے انکار کرنا اسلام کی اصل روح ہے۔ ان کی قربانی رہتی دنیا تک انسانیت کو یہ پیغام دیتی رہے گی کہ عزت اور حق کے لیے جان دے دینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ظلم کو قبول کیا جائے۔ یہ روشن کردار ہمیں بتاتے ہیں کہ ایمان، صبر، قربانی، اور اصولوں پر قائم رہنے سے انسان تاریخ میں امر ہو سکتا ہے اور حق و صداقت کی راہ میں آنے والی مشکلات کو عبور کر سکتا ہے۔ ان کی زندگیاں ہمارے لیے نہ صرف ایک سبق ہیں بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کا ذریعہ بھی ہیں۔

اسلامی تعلیمات بھی ہمیں مشکلات اور ناکامیوں سے گھبرانے کے بجائے ان سے سبق لینے کی تلقین کرتی ہیں۔ قرآن میں کہا گیا ہے: "بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے" (سورۃ الشرح 6)۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بھی کئی مواقع ایسے آئے جب بظاہر ناکامی نظر آتی تھی، لیکن ان سے سیکھ کر آپؐ نے مزید عظیم کامیابیاں حاصل کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل کامیابی وہی ہے جو انسان ناکامیوں سے سیکھ کر، اپنی اصلاح کرتے ہوئے اور مضبوط ارادے کے ساتھ آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ یہ رویہ زندگی کے ہر پہلو میں کامیابی کا زینہ بن سکتا ہے۔

اسلامی تاریخ ایسے بے شمار عظیم افراد کے کردار اور قربانیوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت، حق کی سربلندی، اور انسانیت کی رہنمائی کے لیے وقف کر دیں۔ یہ روشن چراغ نہ صرف اپنے وقت کے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنے بلکہ آج بھی ہماری زندگیوں کو روشنی فراہم کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا صبر و استقامت، مکہ کے دشوار حالات، طائف کے ظلم، اور مدینہ کی مشکلات میں آپ ﷺ کا حوصلہ ہر مسلمان کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی استقامت اور قربانی ہمیں بتاتی ہے کہ ایمان اور دوستی کا حقیقی مطلب کیا ہے۔ انہوں نے اپنے مال و جان سے دینِ اسلام کی خدمت کی اور نبی کریم ﷺ کے ہر قدم پر معاون و مددگار رہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی عدل و انصاف پر مبنی حکمرانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ایک قائد کے لیے ضروری ہے کہ وہ عوام کے حقوق کا محافظ ہو اور ہر شخص کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے، خواہ وہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا کیوں نہ ہو۔

حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ جیسے کردار خواتین کے لیے روشن مثال ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے نہ صرف اسلام کی پہلی پیروکار بن کر نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا بلکہ اپنے مال و دولت سے دین کی مدد کی۔ حضرت فاطمہؓ کا صبر، تقویٰ اور خاندانِ نبوت کے لیے قربانی آج بھی خواتین کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ حضرت حسینؓ کا واقعہ کربلا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حق کے لیے ڈٹ جانا اور باطل کے سامنے جھکنے سے انکار کرنا اسلام کی اصل روح ہے۔ ان کی قربانی رہتی دنیا تک انسانیت کو یہ پیغام دیتی رہے گی کہ عزت اور حق کے لیے جان دے دینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ظلم کو قبول کیا جائے۔

یہ روشن کردار ہمیں بتاتے ہیں کہ ایمان، صبر، قربانی، اور اصولوں پر قائم رہنے سے انسان تاریخ میں امر ہو سکتا ہے اور حق و صداقت کی راہ میں آنے والی مشکلات کو عبور کر سکتا ہے۔ ان کی زندگیاں ہمارے لیے نہ صرف ایک سبق ہیں بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کا ذریعہ بھی ہیں۔

چراغ جاں کو روشن رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔ منفی خیالات، مایوسی، اور خوف اس چراغ کی روشنی کو مدھم کر سکتے ہیں۔ حوصلے کا چراغ وہ روشنی ہے جو زندگی کے اندھیروں میں ہمیں راستہ دکھاتی ہے، اور اس کی حفاظت کرنا ہر انسان کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ یہ روشنی ہماری زندگی میں امید، طاقت، اور مقصدیت کا ذریعہ بنتی ہے، لیکن یہ منفی خیالات، مایوسی، اور خوف کے زیرِ اثر مدھم ہو سکتی ہے۔ اس روشنی کو برقرار رکھنے کے لیے درج ذیل اقدامات نہایت موثر ہیں۔

مثبت سوچنے والوں کے ساتھ وقت گزارنا، ہمارے اردگرد موجود لوگ ہمارے خیالات اور جذبات پر گہرا اثر ڈال سکتے ہیں۔ مثبت سوچ رکھنے والے افراد ہمیں حوصلہ دیتے ہیں، ہماری طاقت پر یقین رکھتے ہیں، اور ہمیں بہتر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے سے ہمارے دل و دماغ میں نئی توانائی پیدا ہوتی ہے اور ہم منفی خیالات سے بچ سکتے ہیں۔ حوصلہ افزا مواد کا مطالعہ اور سماعت، حوصلہ افزا کتابیں، تقریریں، اور تحریریں انسان کے اندر نئی روح پھونکتی ہیں۔ یہ مواد ہمیں اپنے اندر چھپے امکانات کا ادراک دلاتا ہے اور ہمیں زندگی کے مسائل کا سامنا کرنے کا حوصلہ فراہم کرتا ہے۔ ایسی کتابیں اور کہانیاں، جو کامیابی، صبر، اور استقامت کے اسباق دیتی ہیں، ہماری شخصیت کو نکھارتی ہیں۔

دعا اور عبادت کے ذریعے سکون حاصل کرنا، اللہ سے تعلق قائم رکھنا اور دعا و عبادت کے ذریعے اپنے دل کو سکون دینا حوصلے کو زندہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ عبادت سے انسان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ اکیلا نہیں بلکہ ایک بڑی طاقت اس کے ساتھ ہے۔ یہ یقین خوف کو ختم کرتا ہے اور مایوسی کو امید میں بدل دیتا ہے۔ اپنے خیالات پر قابو پانا، خود احتسابی کے ذریعے اپنے خیالات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ جیسے ہی کوئی منفی سوچ پیدا ہو، اسے مثبت سوچ سے بدلنے کی کوشش کریں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کام میں ناکامی کا خوف ہو، تو اس کے مثبت پہلوؤں پر غور کریں اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد رکھیں۔

اہداف کا تعین اور ان پر عمل، زندگی میں مقاصد کا ہونا انسان کو متحرک رکھتا ہے۔ جب ہم چھوٹے چھوٹے اہداف حاصل کرتے ہیں، تو یہ ہماری خود اعتمادی اور حوصلے کو بڑھاتا ہے۔ یہ روشنی ہمارے اندر امید کی کرن اور مستقبل کی کامیابیوں کا یقین جگاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس روشنی کو مدھم ہونے سے بچانے کے لیے ان عملی اقدامات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور ہر لمحے اپنی ذات کو بہتر بناتے رہیں۔

زندگی کی راہ میں طوفان، اندھیرے، اور مشکلات ہمیشہ موجود رہیں گے، لیکن ان کے سامنے ہمارا چراغ جاں ہی وہ روشنی ہے جو ہمیں گمراہی سے بچا سکتی ہے اور ہماری منزل تک پہنچا سکتی ہے۔ یہ روشنی محض ایک داخلی قوت نہیں بلکہ ایک ایسا جذبہ ہے جو ہمیں مایوسی کے گرداب سے نکالتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ ہر رات کے بعد سویرا ہے، ہر اندھیرا روشنی کا پیش خیمہ ہے۔ "حوصلے کی روشنی دوسروں کے لیے بھی مشعلِ راہ بن سکتی ہے"، حقیقت میں زندگی کے اصل فلسفے کو بیان کرتا ہے۔ ایک مضبوط اور پُرعزم انسان نہ صرف اپنی کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی امید اور رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔ جیسے ایک چراغ اپنے اردگرد کی تاریکی کو ختم کرتا ہے، ویسے ہی حوصلہ مند لوگ اپنی روشنی سے دوسروں کی زندگیوں کو منور کرتے ہیں۔

زندگی کی مشکلات کو اپنے حوصلے پر حاوی نہ ہونے دیں۔ اپنے اندر یقین، دعا، اور عزم کو زندہ رکھیں۔ اپنی روشنی کو دوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کریں۔ کسی کی مدد، کسی کو امید دلانا، اور کسی کو حوصلہ دینا بھی چراغ جاں کو مزید روشن کرتا ہے۔ مشکلات کے باوجود اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہیں۔ یاد رکھیں، راستے کے طوفان آپ کے چراغ کو بجھانے کے لیے آتے ہیں، لیکن آپ کے حوصلے کا تحفظ انہیں ناکام بناتا ہے۔ لہٰذا، اپنے چراغِ جاں کی روشنی کو ہمیشہ زندہ رکھیں، کیونکہ یہی روشنی آپ کو مشکلات سے نکال کر کامیابی کے اعلیٰ مقام تک پہنچائے گی اور دوسروں کے لیے بھی امید کا ذریعہ بنے گی۔

زندگی کی راہ میں آنے والے طوفانوں، اندھیروں، اور مشکلات میں چراغ جاں کی روشنی وہ واحد سہارا ہے جو ہمیں اپنے مقصد تک پہنچا سکتی ہے۔ یہ روشنی صرف ہمارے دل و دماغ میں موجود حوصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھیں: "حوصلے کی روشنی نہ صرف آپ کے راستے کو روشن کرتی ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی مشعلِ راہ بن سکتی ہے"۔

09422724040

موجودہ جی ایس ٹی نے عام آدمی کی کمر توڑ دی: کانگریس

کانگریس نے جی ایس ٹی کے نظام کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، ملک کے 12 بڑے شہروں میں بیک وقت پریس کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ دہلی میں رکن پارلیمنٹ شکتی سنگھ گوہل نے صحافیوں سے خطاب کیا

نئی دہلی: ایک جانب جہاں دہلی کے سابق وزیراعلیٰ اروند کیجریوال جاٹوں کے ریزرویشن کے لئے وزیراعظم کو خط لکھنے کی بات کر رہے ہیں اور بی جے پی کی شکایت آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت سے کر رہے ہیں، وہیں دہلی کی کانگریس اقتدار میں آنے کے بعد عوام کو کس طرح راحت پہنچائی جاسکتی ہے اس کی بات کر رہی ہے۔ کانگریس نے ابھی تک دو ضمانتوں کا اعلان کیا ہے، جس میں خواتین کو 2500 روپے ماہانہ اور علاج کے لئے ہر دہلی والے کو 25 لاکھ روپے تک مفت علاج کا وعدہ کیا ہے۔ دریں اثنا، کانگریس پارٹی نے جی ایس ٹی کے نظام کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے آج ملک کے 12 بڑے شہروں میں بیک وقت پریس کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ اسی ضمن میں دہلی میں کانگریس کی جانب سے رکن پارلیمنٹ شکتی سنگھ گوہل نے صحافیوں سے خطاب کیا۔ شکتی سنگھ گوہل نے بتایا کہ کس طرح دہلی کے عام لوگوں سے زیادہ ٹیکس لیا جا رہا ہے اور کارپوریٹ گھرانوں کو ٹیکس میں راحت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے موجودہ ٹیکس نظام یعنی جی ایس ٹی کو 'ٹیکس دہشت گردی' کا نام دیتے ہوئے کہا کہ عام لوگوں سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ مرکزی حکومت نے غلط جی ایس ٹی لاگو کر کے عوام کی زندگی مشکل میں ڈال دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے نو طرح کے جی ایس ٹی سلیب بنائے ہوئے ہیں جس میں سب سے زیادہ 28 فیصد کا سلیب ہے۔ اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی شخص تھری وہیلر خریدتا ہے تو اس کو 28 فیصد جی ایس ٹی دینا پڑتا ہے جبکہ تھری وہیلر خریدنے والا بھی عام آدمی ہوتا ہے اور تھری وہیلر میں سفر کرنے والے بھی آم آدمی ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سائیکل خریدنے والے کو بھی 12 فیصد جی ایس ٹی دینا پڑتا ہے۔ گوہل نے کہا کہ ایک جانب تو عام آدمی سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے دوسری جانب کارپوریٹ گھرانوں کو راحت دی جا رہی ہے۔ شکتی سنگھ گوہل نے کہا کہ کانگریس رہنما راہل گاندھی اس ٹیکس کو گبر سنگھ ٹیکس کہتے ہیں اور وہ صحیح ہیں کیونکہ یہ ٹیکس عام آدمی کے لئے گبر ہی بن گیا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر کانگریس کے قائد منموہن سنگھ کی وہ بات یاد کرتے ہوئے دہرایا کہ جی ایس ٹی نظام کا مقصد عام آدمی کو راحت پہنچانا تھا اور ٹیکس نظام کو آسان بنانا تھا لیکن موجودہ حکومت نے جی ایس ٹی کو غلط طریقہ سے لاگو کر کے عام آدمی کی کمر توڑ دی۔

اسی سلسلہ میں وجے واڑا میں پروین چکرورتی نے صحافیوں سے خطاب کیا جی ایس ٹی کی ساخت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، "جی ایس ٹی ایک ناقص ٹیکس ہے کیونکہ غریب اور امیر ایک ہی شرح پر ٹیکس دیتے ہیں۔ ایک اچھی ٹیکس پالیسی میں امیر افراد سے زیادہ اور غریبوں سے کم ٹیکس لیا جاتا ہے، جیسا کہ انکم ٹیکس میں ہوتا ہے۔ مودی حکومت نے اس اصول کے برعکس کیا ہے۔" انہوں نے زور دیا کہ 2019 میں بڑے کارپوریٹس کے لیے ٹیکس میں کمی کے بعد، حکومت نے جی ایس ٹی کی بلند شرحوں کے ذریعے اس خسارے کو پورا کیا۔ جے پور میں، ترجمان پون کھیڑا نے کہا کہ مودی حکومت نے بڑے کاروباروں کے مفادات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ صرف کانگریس کا موقف نہیں بلکہ سرکاری رپورٹوں میں موجود حقائق ہیں۔" کانگریس نے یہ بھی کہا کہ 65 فیصد جی ایس ٹی کے تحت زیادہ تر اشیاء پر زیادہ شرح والے 'ناقص خراب ٹیکس' لاگو ہیں، جبکہ صرف 35 فیصد اشیاء پر کم شرح والے "اچھے ٹیکس" ہیں۔ یہ عدم توازن غریب عوام پر اضافی بوجھ ڈال رہا ہے۔ کانگریس نے زور دیا کہ جی ایس ٹی کا ڈھانچہ فوری نظرثانی کا متقاضی ہے تاکہ غریب عوام کو راحت دی جا سکے اور ملک میں اقتصادی مساوات کو فروغ دیا جا سکے۔

چھتیس گڑھ: مونگیلی میں دردناک حادثہ، پلانٹ میں چمنی گرنے سے 30 افراد ملبہ میں دبے، 5 سے زائد اموات کا اندیشہ

مونگیلی۔ چھتیس گڑھ واقع کسم پلانٹ میں دردناک حادثہ پیش آیا ہے جہاں چمنی گرنے سے ملبہ میں کم از کم 30 افراد دب گئے ہیں۔ اس حادثہ میں 5 سے زائد اموات کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حادثہ کے فوراً بعد ریسکیو مہم شروع ہو گئی ہے اور اب تک 2 لوگوں کو ملبہ سے نکال کر اسپتال میں داخل بھی کرایا گیا ہے۔ پولیس و انتظامیہ کی ٹیم جائے حادثہ پر موجود ہے اور ملبہ میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کی کوششیں لگاتار جاری ہیں۔ واقعہ چھتیس گڑھ کے مونگیلی ضلع کا ہے جہاں بلاس پور-رائے پور قومی شاہراہ سے ملحق رامبوڈ گاؤں واقع کسم پلانٹ میں اچانک بھاری سیلو (سامان رکھنے کا ذخیرہ) اچانک گر گیا۔ نتیجہ کار چمنی گر گیا اور پھر وہاں پر کام کر رہے تقریباً 30 مزدور ملبہ میں دب گئے۔ حادثہ پیش آتے ہی وہاں موجود دیگر ملازمین میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ فوری طور پر حادثہ کی جانکاری پولیس و انتظامیہ کو دی گئی۔ حادثہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ضلع کے اعلیٰ افسران جائے وقوع پر پہنچ گئے ہیں۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی ریسکیو ٹیم راحت رسانی میں مصروف ہے۔ ابھی تک ملبہ سے 2 مزدوروں کو باہر نکالا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ کسم پلانٹ کو علاقے میں اسپنج آئرن فیکٹری کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ فیکٹری ابھی زیر تعمیر ہے۔ جمعرات کو کام کے دوران ہی چمنی گر پڑی اور یہ حادثہ پیش آ گیا۔

پولیس بیورو جیل اور فرانزک ماہرین کے ساتھ جرائم کے طریقوں کا تجزیہ کرے: امت شاہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو یہاں ایک میٹنگ میں پولیس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ بیورو کے کام کاج کا جائزہ لیا اور بیورو سے کہا کہ وہ جیل حکام اور فرانزک ماہرین کے ساتھ مل کر جرائم کے طریقوں کا تجزیہ کرے۔ وزارت داخلہ نے آج یہاں بتایا کہ وزیر داخلہ نے بیورو کے چھ ڈویژنوں کے ساتھ ساتھ علاقائی دفاتر کی کامیابیوں، کام اور مستقبل کے روڈ میپ کا جائزہ لیا۔ انہوں نے نئے فوجداری قوانین کے نفاذ میں بیورو کی کوششوں اور اقدامات کا بھی خصوصی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ بیورو ہندوستانی پولیس فورسز کو ضروری فکری، جسمانی اور تنظیمی وسائل سے لیس کر کے پولیسنگ کے ساتھ ساتھ داخلی سلامتی کے چیلنجوں کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لیے ان کو اسمارٹ فورسز میں تبدیل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اجلاس میں گفتگو کے دوران وزیر داخلہ نے کہا کہ بیورو کو جیل حکام اور فرانزک ماہرین کے ساتھ مل کر جرائم کے طریقوں کا تجزیہ کرنا چاہیے تاکہ جرائم کی روک تھام میں مدد مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ بیورو کو زمینی سطح پر پولیسنگ میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کرنی چاہیے اور ان کے حل کے لیے تحقیق کرنی چاہیے۔ مسٹر شاہ نے تحقیقی مطالعات اور منصوبوں میں بین الاقوامی شہرت یافتہ اداروں کے ساتھ تعاون سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔

دہلی اسمبلی انتخاب: کیجریوال نے چیف الیکشن کمشنر سے کی ملاقات

پرویش ورما کے گھر پر چھاپہ ماری کا مطالبہ، بی جے پی امیدوار خواتین کو کھلے عام پیسے بانٹ رہے ہیں

نئی دہلی۔ دہلی اسمبلی انتخاب کے پیش نظر سیاسی لیڈران کا ایک دوسرے پر الزامات لگانے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ دریں اثنا عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال جمعرات کو چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کر کے ایک خط پیش کیا۔ خط کے اندر انہوں نے نئی دہلی اسمبلی سیٹ سے بی جے پی امیدوار پرویش ورما کے گھر پر فوری چھاپہ ماری کرنے کی بات کہی ہے۔ کیجریوال نے الزام لگایا ہے کہ پرویش ورما خواتین کو کھلے عام پیسے بانٹ رہے ہیں۔ بی جے پی امیدوار سیدھے طور پر انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو نوکریوں کا جھانسا دے کر ووٹ مانگ رہے ہیں۔ ساتھ ہی کیجریوال نے خط میں لکھا کہ ڈی ای او کو فوری طور پر معطل اور ٹرانسفر کیا جائے۔ کیجریوال نے چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مزید کہا کہ "پرویش ورما جاب کارڈ بنوا رہے ہیں۔ یوپی-بہار سے لوگوں کو لا کر فرضی ووٹر بنوائے جا رہے ہیں۔ نئی دہلی اسمبلی سیٹ پر 13 ہزار نئے ووٹرس اچانک کیسے بن گئے۔ بہت بڑے پیمانے پر گھوٹالہ ہو رہا ہے۔ پرویش ورما کو انتخاب لڑنے سے روکا جانا چاہیے۔" وہیں پرویش ورما نے عآپ پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ "انہوں نے مجھے غدار کہا اور جاٹوں کی توہین کی۔ دہلی میں پہلی بار جاٹ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر صاحب سنگھ کو بی جے پی نے ہی بنایا تھا۔" ساتھ ہی پرویش ورما نے کہا کہ کیجریوال نئی دہلی کی اپنی سیٹ کی بار کی وجہ سے جاٹ کو ریزرویشن دینے کا ناٹک کر رہے ہیں۔ اروند کیجریوال جی جاٹ سماج آپ کی سیاسی چالوں کو بخوبی سمجھ چکی ہے۔ اب نئی دہلی سیٹ چھوڑ کر بھاگ مت جانا۔ اس بار جاٹ کے جال میں پھنس چکے ہو پوری نئی دہلی کی 36 برادری آپ کی ضمانت ضبط کرانے کے لیے تیار ہے۔ اور ہاں، ہر بار جاٹ کو ریزرویشن بی جے پی نے ہی دیا ہے۔ تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھ لو۔ واضح ہو کہ اروند کیجریوال نے دہلی کے جاٹ برادری کو مرکز کی او بی سی فہرست میں شامل کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا۔ کیجریوال نے خط میں لکھا کہ مرکزی حکومت گزشتہ 10 سالوں سے لگاتار جاٹ سماج کے ساتھ دھوکہ کر رہی ہے۔ مرکزی حکومت کی وعدہ خلافی کی وجہ سے دہلی کے او بی سی سماج کے ہزاروں نوجوانوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ اروند کیجریوال کے مطابق "دہلی حکومت کی او بی سی کی فہرست میں جاٹ سماج کا نام آتا ہے لیکن مرکزی حکومت کی فہرست میں دہلی کا جاٹ سماج نہیں آتا ہے۔ یہ ہمارے دہلی کے جاٹ بھائی۔ بہنوں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔ گزشتہ 10 سالوں میں 4 دفعہ انہوں نے دہلی کے جاٹ سماج کو ریزرویشن دینے کا صرف وعدہ کیا ہے۔ دہلی میں دہلی کے جاٹوں کو ریزرویشن نہیں ملتا ہے مگر باہر والوں کو ملتا ہے۔" کیجریوال نے خط میں آگے لکھا کہ "پھر 8 فروری 2017 کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے یوپی انتخاب سے قبل چودھری بریندر سنگھ کے گھر پر دہلی اور ملک کے جاٹ لیڈران کی میٹنگ بلائی اور ان سے وعدہ کیا کہ 'اسٹیٹ لسٹ' میں جو او بی سی برادریاں ہیں ان کو مرکز کی لسٹ میں جوڑا جائے گا۔ 2019 کے پارلیمانی انتخاب سے قبل دہلی میں پھر بی جے پی رکن پارلیمنٹ پرویش ورما کے گھر پر امت شاہ جاٹ لیڈران سے ملاقات کی اور انہوں نے پھر وعدہ کیا کہ دہلی کے جاٹ سماج کو مرکز کی او بی سی لسٹ میں شامل کیا جائے گا لیکن انتخاب کے بعد اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔"

راہل گاندھی کی معروف ڈیری برانڈ 'کیونٹرز' کے بانیوں سے ملاقات

روایتی ذائقوں کے تحفظ، نئی مصنوعات کے تجربات اور چھوٹے شہروں میں توسیعی منصوبوں پر تبادلہ خیال

نئی دہلی۔ راہل گاندھی نے حال ہی میں مشہور ڈیری برانڈ کیونٹرز کے بانیوں کے ساتھ گفتگو کی تھی۔ اس ملاقات کا مقصد ایک صدی پرانے اس برانڈ کی جدت سے بھرپور کاروباری حکمت عملیوں اور اس کے توسیعی منصوبوں کو سمجھنا تھا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے اس ملاقات کی تفصیلات بیان کیں۔ خیال رہے کہ آزادی سے پہلے کے دور میں ایک مینوفیکچرنگ برانڈ کے طور پر شروع ہوا 'کیونٹرز' آج صارفین کو براہ راست خدمات فراہم کرنے والی ایک بڑی کمپنی بن چکا ہے، جس کے ملک بھر کے 65 شہروں میں 200 سے زائد اسٹورز موجود ہیں۔ راہل گاندھی نے گفتگو کے دوران اس بات پر روشنی ڈالی کہ کیونٹرز نے پرانے روایتی ذائقوں کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ نئے ذائقوں کی آزمائش کیسے کی۔ بانیوں نے اپنے کاروباری سفر کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے چھوٹے شہروں میں، خاص طور پر ٹیئر-2، ٹیئر-3 اور ٹیئر-4 علاقوں میں برانڈ کی توسیع کے منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنے حالیہ اقدامات جیسے فلیورڈ ملک اور گھی جیسی ایف ایم سی جی مصنوعات میں داخلے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ گفتگو میں انہوں نے کاروباری چیلنجز کا بھی ذکر کیا، جیسے کہ ایف ایم سی جی سیکٹر میں کم مارجن اور بڑے شہروں میں بڑھتی ہوئی مسابقت۔ اس کے باوجود ان کا عزم ہے کہ وہ جدت اور روایات کے امتزاج سے ایک مستند اور قابل احترام کاروبار کو فروغ دیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ ملاقات صرف کیونٹرز کی کہانی سننے تک محدود نہیں تھی، بلکہ یہ ایک مثال ہے کہ کس طرح دیانت دار اور اصولوں کے مطابق کاروبار ہندوستان کے کاروباری جذبے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ایسے کاروبار، جو معاشی ترقی کا ذریعہ ہیں، کو مزید تعاون فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ترقی کی نئی منازل طے کر سکیں۔ راہل گاندھی کی یہ ویڈیو ان کے کاروباری برادری کے ساتھ مربوط اور معیشت میں حقیقی کردار ادا کرنے والے افراد کے خیالات کو سمجھنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ انہوں نے ناظرین کو دعوت دی کہ وہ مکمل ویڈیو دیکھ کر کیونٹرز کے سفر، حکمت عملیوں اور مستقبل کے خوابوں کے بارے میں جانیں۔ راہل گاندھی نے اسی ویڈیو کو ایکس پر بھی پوسٹ کیا، جس کے کیپشن میں انہوں نے لکھا، "کیونٹرز جیسے برانڈز، جو کئی نسلوں سے ہماری معیشت کی ترقی کے محرک رہے ہیں، کو مضبوط بنانے کے لیے ہمیں مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔"

دلی کے ساتھ مل کر ہی جموں و کشمیر کے مشکلات کو دور کیا جا سکتا ہے: فاروق عبداللہ

جموں۔ (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ دلی کے ساتھ مل کر ہی جموں و کشمیر کے مشکلات کو دور کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا: 'ہمیں بی جے پی سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ریاستی سرکار اور مرکزی سرکار کے کام کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو جموں میں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے دلی سے لڑائی نہیں لڑنی ہے بلکہ دلی سے مل کر اس ریاست کو درپیش مشکلات کو حل کرنا ہے۔ رکن پارلیمان آغا روح اللہ کے ایک بیان کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا: آغا روح اللہ کی اپنی زبان اور سوچ ہے عمر عبداللہ کسی کی نہیں بلکہ لوگوں کی رائے پر چلتے ہیں، ہم نے دلی کے ساتھ لڑائیاں نہیں لڑنی ہیں، بلکہ ان کے ساتھ مل کر جموں و کشمیر کے مشکلات کو دور کرنا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمارے یہاں بے روزگاری ہے بدحالی ہے ہمارے اسکولوں، ہسپتالوں کی حالت خراب ہے ہمیں اساتذہ، ڈاکٹروں، نیم طبی عملے کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا: ہمارا بی جے پی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت کا کام کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور ریاست کی مدد کرنا مرکز کا فرض ہوتا ہے۔

ترنمول کانگریس کے لیڈر کے قتل کا ماسٹر مائنڈ ترنمول کانگریس کا ہی لیڈر ہے: پولس

کلکتہ۔ (یو این آئی) مغربی بنگال پولس نے کہا ہے کہ ترنمول کانگریس لیڈر دلال سرکار کے قتل کے "اہم سازشی" ترنمول کانگریس کے مالدہ شہر کے صدر نریندر ناتھ تیواری اور ان کے قریبی دوست سوپن شرما ہیں۔ انگلش بازار کے وارڈ نمبر 12 کے ترنمول کونسلر کو مارنے کے لیے 50 لاکھ روپے کی سپاری دی گئی تھی۔ اے ڈی جی (جنوبی بنگال) سپرتیم سرکار نے کہا کہ پولس کی جانچ میں پتہ چلا کہ دلال سرکار کا نریندر ناتھ سے جھگڑا تھا۔ قتل کے پیچھے مالی لین دین کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ یہ رقم کس مقصد کے لیے استعمال کی گئی۔ بدھ کو جب نریندر ناتھ اور سوپن کو عدالت میں پیش کیا گیا تو جج نے تین دن کی پولیس حراست کا حکم دیا۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ دونوں ملزمان کو رقم کے لین دین، فون کال ریکارڈنگ وغیرہ دیکھ کر گرفتار کیا ہے۔ دونوں افراد کو تفتیش کے مقصد کے لیے تحویل میں لینے کی ضرورت ہے۔ عدالت میں سرکاری وکیل دیبا جیوتی پال نے کہا کہ یہ ایک سیاسی قتل ہے۔

ترنمول لیڈر نریندر ناتھ اور سوا پن کے وکلاء نے عدالت کو بتایا کہ ان کے موکل جسمانی طور پر بیمار ہیں۔ اس لیے انہیں ضمانت دی جائے۔ تاہم جج نے درخواست مسترد کر دیا۔ حکومتی وکیل نے کہا کہ دلال سرکار قتل کیس کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کرنے کے لیے دونوں افراد کو حراست میں لینا ضروری ہے۔ عدالت نے یہ درخواست منظور کر لی۔ پولیس نے ترنمول لیڈر کے قتل کے سلسلے میں اب تک سات لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ اے ڈی جی (جنوبی بنگال) سپرتیم نے کہا کہ نریندر ناتھ کو پانچ لوگوں سے پوچھ گچھ کے بعد پولیس اسٹیشن میں طلب کیا گیا تھا اس کے بعد انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولس نے منگل کی رات بھر اس سے اور سوپن سے پوچھ گچھ کی۔ دونوں کو آج صبح گرفتار کیا گیا ہے۔ سپرتیم نے کہا کہ سوپن علاقے کا ایک بدنام زمانہ مجرم ہے۔" اس کے خلاف بم دھماکوں، قتل اور فسادات کے حوالے سے متعدد الزامات ہیں۔ وہ اور نریندر ناتھ اس واقعے (دوالال کے قتل) کے ماسٹر مائنڈ تھے۔ پولیس نے کہا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ ترنمول کے ایک اور لیڈر نے ترنمول لیڈر کو قتل کرنے کی سازش کیوں کی۔ سپرتیم نے کہا کہ ہم اس معاملے میں جلد چارج شیٹ جاری کرنے کی کوشش کریں گے۔ زیر حراست افراد سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ باقی ملزمان کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ دلال سرکار کے قتل کے بارے میں انگلش بازار میونسپلٹی کے چیئرمین کرشنندو نرائن چودھری نے کہا کہ ترنمول کے مالدہ (شہر) کے صدر نریندر ناتھ اہم ملزم ہیں۔

دس ہزار خصوصی مہمانوں کو یوم جمہوریہ پریڈ دیکھنے کی دعوت

نئی دہلی۔ (یو این آئی) قومی اہمیت کی تقریبات میں عوام کی شرکت بڑھانے کے مقصد سے حکومت کی فلاحی اسکیموں میں بہترین کام کرنے والے تقریباً دس ہزار خصوصی مہمانوں کو 76 ویں یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھنے کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ وزارت دفاع نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان کے مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والوں کو پریڈ دیکھنے کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ ان خصوصی مہمانوں کو 31 زمروں سے مدعو کیا گیا ہے جن میں گاؤں کے سرپنچ، ڈیزاسٹر ریلیف ورکرز، متحرک گاؤں کے مہمان، بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے واٹر واریئر، پرائمری ایگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز کے ممبران اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے واٹر کمیٹی کے ممبران وغیرہ شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے نے پنچایتوں کے درمیان قومی سطح کے مقابلے کا اعلان کیا تھا۔ کم از کم چھ بڑی اسکیموں میں ہدف حاصل کرنے والی پنچایتوں کو بطور مہمان خصوصی منتخب کیا گیا۔ مدعو کیے گئے مہمانوں میں سے کچھ سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے آمدنی اور روزگار پیدا کرنے اور ماحول کے تحفظ کو یقینی بنانے میں مثالی کام کر رہے ہیں۔ کھانے، غذائیت، صحت، پانی کی صفائی اور حفظان صحت کے شعبوں میں کام کرنے والے اراکین، پنچایتی راج اداروں۔ کمیونٹی پر مبنی تنظیموں اور صنفی سرگرمیوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ ایسے ارکان کو ترجیح دی گئی ہے جو کبھی دارالحکومت دہلی نہیں آئے ہیں۔ وزیر اعظم۔ جن من مشن کے شرکاء، قبائلی کاریگر، ون دھن وکاس یوجنا کے اراکین، نیشنل شیڈیولڈ ٹرائب فنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے اداروں، آشا کارکنوں اور رضا کاروں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ ڈیزاسٹر ریلیف ورکرز، پانی سمیتی، آبی جنگجو، کمیونٹی ریسورس پرسن، جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کے رضا کار جنہوں نے آفات سے راحت اور ماحولیات کے تحفظ کے میدان میں بہترین کام کیا ہے۔

آبروئے اردو صحافت خورشید پرویز صدیقی کا انتقال

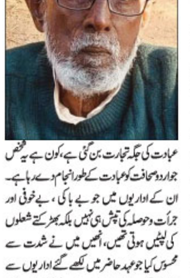

پٹنہ۔ معروف صحافی خورشید پرویز صدیقی 9 جنوری 2025ء کی صبح چار بجے رانچی کے ایک اسپتال میں انتقال کر گئے۔ آج ظہر بعد رانچی میں ہی انھیں ان کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ 2 / دسمبر 1945ء کو بہار کے باڑھ (سابق پٹنہ ضلع) میں ان کی پیدائش ہوئی تھی اور وہ پوری زندگی اردو صحافت کی خدمات میں ہی مصروف رہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ خورشید پرویز صدیقی اردو صحافت کی آبرو تھے۔ اپنی بے باک، بے لاگ اور بے خوف صحافتی تحریریں ہی ان کی پہچان رہی ہیں۔ میں انھیں آبروئے اردو صحافت ان سے کسی عقیدت کی بنا پر نہیں بلکہ حقیقت کا اعتراف میں کہہ رہا ہوں۔ گزشتہ پچاس برسوں سے کم و بیش میرا بھی تعلق اردو صحافت سے ہے اور ہر روز میں بڑی تعداد میں اخبارات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اس مطالعہ کے دوران میں بہت سارے اخبارات کے اداریوں کے ساتھ ساتھ خورشید پرویز صدیقی کا بھی اداریہ پڑھتا رہا ہوں اور چند ہی اداریوں کے مطالعہ کے بعد میں چونک پڑا تھا کہ آج جب کہ صحافت عبادت کی جگہ تجارت بن گئی ہے، کون ہے یہ شخص جو اردو صحافت کو عبادت کے طور انجام دے رہا ہے۔ ان کے اداریوں میں جو بے باکی، بے خوفی اور جرأت و حوصلہ کی تپش ہی نہیں بلکہ بھڑکتے شعلوں کی لپٹیں ہوتی تھیں، انھیں میں نے شدت سے محسوس کیا جو عہد حاضر میں لکھے گئے اداریوں سے بلاشبہ مختلف اور منفرد ہیں۔ اس کے بعد ان کے دوسرے کالم "شذرات" وغیرہ پڑھنا شروع کیا اور 'شذرات' میں مختلف موضوعات پر ان عالمانہ گفتگو دیکھی۔ جن میں طنز کی گہری کاٹ کے ساتھ ہی مزاح کے عنصر بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ خورشید پرویز صاحب کا مطالعہ و مشاہدہ تو عمیق تھا ہی، ان کی یادداشت بھی غضب کی تھی۔ موضوع خواہ کوئی بھی ہو وہ ایسی ایسی پرانی اور لوگوں کے ذہن سے محو ہو جانے والی باتوں کا ریفرنس دینا شروع کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی۔ جب کبھی کسی کتاب یا شخصیات کا پوسٹ مارٹم کرنا شروع کرتے تو اس طرح کرتے کہ پڑھنے والا ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جائے۔ خاص بات یہ ہوتی تھی کہ پورے پوسٹ مارٹم کے دوران کبھی بھی سنجیدگی کا دامن نہیں چھوڑتے تھے۔ ان ایک جملہ یاد آتا ہے۔ کسی کے بارے میں لکھا تھا" ــــــ وہ لکھتے تو بہت اچھا لیکن قینچی اور گوند کا استعمال زیادہ کرتے ہیں" بس صرف ایک جملہ میں انھوں نے اس شخص کی ساری ہیکڑی نکال دی۔ ایسے سیکڑوں نہیں ہزاروں جملے ہیں، جنھیں یاد کر کے ان کی صلاحیتوں پر عش عش کیا جا سکتا ہے۔ ان ہی سب خوبیوں نے مجھے ان کا گرویدہ بنا دیا اور میں ان کی عظمت کا قائل ہو گیا۔

ججوں کے بچوں کو جج بننے سے روکنے کے بجائے معیار کو اعلیٰ بنائیں، سپریم کورٹ کالجیم رکن نے دی صلاح

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ کے ایک سینئر جج کے ذریعہ کچھ برسوں کے لیے موجودہ یا سابق ججوں کے بچوں کو ہائی کورٹ کے جج طور پر تقرر کرنے کے لیے منتخب نہیں کرنے کی تجویز دی گئی۔ اس کے بعد سپریم کورٹ کالجیم میں شامل ایک سینئر رکن نے تجویز پیش کی کہ ججوں کے بچوں کو پوری طرح سے نہیں روکنا چاہیے لیکن ان کے لیے معیار کو اعلیٰ کرنا ہوگا۔ جج کی اس تجویز کی وکیلوں کے درمیان خوب چرچا ہو رہی ہے۔ وکیل اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ وکیلوں کی طویل عرصے سے شکایت تھی کہ عام طور پر ہائی کورٹ کا جج بننے کے لیے موجودہ یا سابق ججوں کے اہل خانہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کالجیم میں شامل اس رکن کا کہنا ہے کہ ایسے امیدواروں کے انتخاب کو پوری طرح سے روکنا امتیازی سلوک ہوگا۔ ایسا اس لیے کہ عدالتی تقرریاں صرف اہلیت اور مناسبیت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

اس رکن کے ذریعہ یہ بھی جواز دیا گیا کہ یہ قدم عدالتی نظام کو ایسی صلاحیت سے محروم کر سکتی، جن کی ضرورت وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ حالانکہ انھوں نے پہلے جج کے ذریعہ مجوزہ مقاصد سے اتفاق ظاہر کیا۔ انھوں نے اس دلیل کے لیے وکیلوں کے درمیان عدم اطمینان کا احساس ہونے کا جواز دیا۔ انھوں نے یہ بھی مانا کہ ایسے انتخاب کئی مرتبہ قابل ہوتے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا نے ذرائع کے حوالے سے یہ بات کہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وکیلوں کا عدم اطمینان بدھ کو فل کورٹ ریفرنس معاملہ کے دوران سامنے آیا جب سپریم کورٹ کے تین سابق ججوں (جسٹس کلدیپ سنگھ، جسٹس ایم جگن ناتھ راؤ اور جسٹس ایچ ایس بیدی) کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ان تینوں ججوں کے بیٹوں کو ہائی کورٹ کے جج کے طور پر تقرر کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے صرف چھ مہینے میں اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور پھر سے سپریم کورٹ میں وکالت شروع کر دی۔

بی جے پی کے پاس وزیر اعلیٰ کا کوئی چہرہ نہیں ہے: آتشی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دہلی کے وزیر اعلیٰ اور کالکاجی اسمبلی سیٹ سے عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے امیدوار آتشی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گالی دینے والی پارٹی کے پاس نہ تو وزیر اعلیٰ کا چہرہ ہے اور نہ ہی دہلی کے لوگوں کے لیے کوئی منصوبہ ہے۔ جمعرات کو گووند پوری میں اپنے انتخابی دفتر کا افتتاح کرنے کے بعد محترمہ آتشی نے کہا کہ گالی گلوج پارٹی کے پاس نہ تو دہلی میں کوئی وزیر اعلیٰ کا چہرہ ہے، نہ ہی کوئی ایجنڈا ہے اور نہ ہی دہلی کے لوگوں کے لیے کوئی منصوبہ ہے۔

اے ایم یو اور این آئی ایس ای کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط

علی گڑھ، 9 جنوری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) اور وزارت جدید و قابل تجدید توانائی، حکومت ہند کے ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سولر انرجی (این آئی ایس ای)، گروگرام کے درمیان تعلیمی و تحقیقی اشتراک و تعاون کو مستحکم کرنے کے لئے جمعرات کو ایک یادداشت مفاہمت پر دستخط کیے گئے۔ اس موقع پر اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے کہا کہ یونیورسٹی میں بجلی کی بہت زیادہ مانگ کے پیش نظر ایک قابل عمل متبادل توانائی نظام کی ضرورت ہے جو ماحولیاتی اعتبار سے پائیدار اور کفایتی ہو۔ انھوں نے کہا کہ اے ایم یو ملک کی واحد یونیورسٹی ہے جس کے پاس شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کا سب سے بڑا نظام ہے، جہاں 5.6 میگاواٹ شمسی توانائی پیدا ہوتی ہے اور اس سہولت میں مزید توسیع کی ضرورت ہے تاکہ روایتی توانائی پر ہمارا انحصار کم ہو۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اے ایم یو اور این آئی ایس ای کے درمیان مفاہمت نامے دونوں اداروں کے لیے فائدہ مند ہوں گے اور اس سے نئے پروگرام اور منصوبے شروع کئے جائیں گے اور اے ایم یو کو شمسی توانائی کی پیداوار اور اس شعبہ میں تحقیق و مطالعہ کا بڑا مرکز بننے میں مدد ملے گی۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سولر انرجی کے ڈائرکٹر جنرل اور اے ایم یو میں سینٹر فار گرین اینڈ رینیوایبل انرجی کے بانی ڈائرکٹر پروفیسر محمد ریحان نے این آئی ایس ای کی ٹیم کی قیادت کی۔ ان کے ہمراہ این آئی ایس ای کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر جے پرکاش سنگھ، ڈاکٹر وکرانت شرما اور ڈاکٹر راہل بچوری موجود تھے۔ پروفیسر ریحان نے مفاہمت نامے کے نکات کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ قابل تجدید توانائی کے شعبے میں تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے دائرہ کار کو آگے بڑھانے کے لیے یہ مفاہمت نامہ دونوں اداروں کے درمیان تال میل کو آسان بنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو کا این آئی ایس ای کے ساتھ 2018 سے ایک ایم او یو ہے جس کے تحت ایم ٹیک پروگرام چل رہا ہے، جس میں بارہ سیٹیں ہیں۔ طلبہ دو سمسٹر اے ایم یو میں اور دو سمسٹر این آئی ایس ای میں گزارتے ہیں۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ، صنفی مساوات اور جدید و قابل تجدید توانائی پروگرام کے مالی پہلوؤں پر انٹرڈسپلنری پروگرام شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پروفیسر محمد ریحان نے کہا کہ یونیورسٹی کو مینجمنٹ، سوشل ورک، قانون اور سماجی علوم کے پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے لیے مکمل یا مختصر مدتی پروگرام شروع کرنا چاہئے۔ قبل ازیں، این آئی ایس ای کی ٹیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے اے ایم یو کے رجسٹرار مسٹر محمد عمران آئی پی ایس نے اے ایم یو کے طلبہ کے لئے این آئی ایس ای میں انٹرن شپ پروگرام شروع کرنے اور انہیں سولر پی وی تنصیبات اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں عملی معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایم او یو کے مقاصد میں قومی سولر مشن کے اہداف سے ہم آہنگ ٹریننگ پروگرام، ہنر فروغ اور صلاحیت سازی کے پروگرام شروع کرنا، انٹرپرینیورشپ کا فروغ، سابقہ ایم او یو کے تحت مشترکہ پی جی ڈپلوما/ماسٹر پروگرام کا تسلسل، صنعت اور اکیڈمیا کے درمیان ربط وضبط کی توسیع، ٹرینرز کے لئے ٹریننگ پروگرام، کورسز اور سرٹیفکیشن پروگرام کی معیار بندی، ٹیسٹنگ پروٹوکول اور ریسرچ و ڈیولپمنٹ کی سرگرمیوں کا کمرشیلائزیشن وغیرہ شامل ہیں۔ فیکلٹی آف انجینئرنگ و ٹکنالوجی کے ڈین پروفیسر نثار احمد، ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ و ٹکنالوجی کے پرنسپل پروفیسر محمد مزمل، آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی پروفیسر اصغر علی خان اور شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ کے پروفیسر ابوطارق نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سینٹر فار انٹیگریٹڈ گرین اینڈ رینیوایبل انرجی کی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر صفیہ اختر کاظمی نے کلمات تشکر ادا کئے۔

سی ڈی او نے فیتہ کاٹ کر کسان میلہ کا افتتاح کیا

رائے بریلی: زرعی معلومات کے نظام کو مضبوط بنانے کی اسکیم کے تحت آئی ٹی آئی گراؤنڈ میں دوسرے دن ایگرو کلائمیٹک زون سطح کے دیرات کسان میلے کا انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ارپت اپادھیائے نے ربن کاٹ کر اور چراغ جلا کر کیا۔ زراعت کے ڈپٹی ڈائرکٹر ونود کمار نے میلے میں آئے کسانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے محکمہ میں چل رہی تمام اسکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی، جس میں بنیادی طور پر کسانوں سے کہا گیا کہ وہ جن سوویدھا کیندروں پر جا کر اپنی کسان رجسٹری تیار کریں۔ انہیں اس کی تیاری کے لیے ترغیب دی گئی اور کسانوں کو تفصیلی جانکاری دی گئی جو پی ایم کسم یوجنا کے تحت سولر پمپ کا فائدہ حاصل کر رہے تھے۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے سٹالز کا دورہ کیا اور اپنے خطاب میں کاشتکاروں کو بتایا کہ کاشتکار اس میلے میں لگائی گئی نمائش اور سائنسدانوں کی طرف سے اپنی کاشتکاری میں دیے گئے تجربات سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے 05 کسانوں کو سوائل ہیلتھ کارڈ، دو کسانوں کو کسٹم ہائرنگ سینٹر اور ایک ایف پی او کو فارم مشینری بینک کی چابیاں دیں۔ زرعی سائنسدان ڈاکٹر منوج کمار سنگھ، کرشی وگیان مرکز کوشامبی نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ زمین میں نامیاتی کاربن کی کمی کو دور کریں اور گوبر کی کھاد اور سبز کھاد کا استعمال کر کے اچھی پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ تحقیقی طالبہ پوجا موریہ نے کھیت کے باہر اور کھیت کے اندر فصل کی باقیات کے انتظام کے بارے میں تفصیلی معلومات دیتے ہوئے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے کھیتوں میں فصل کی باقیات کو نہ جلائیں بلکہ بہترین ڈی کمپوزر کا استعمال کریں۔ اور یوسا ڈی کمپوزر کیپسول کا استعمال کرتے ہوئے، فصل کی تمام باقیات کو سڑیں اور انہیں کھیتوں میں کھاد کے طور پر استعمال کریں تاکہ زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو۔ اناؤ ضلع کے ایک ترقی پسند کسان مدن چندر نے کسانوں کو قدرتی کھیتی کے بارے میں معلومات فراہم کیں، جس میں بنیادی طور پر جیوامرت، بیج امرت، گھن جیوامرت داشپرنی کے عرق کو بنانے کا طریقہ اور فصلوں میں ان کا استعمال کرنے اور قدرتی کاشتکاری سے فوائد حاصل کرنے کے طریقے شامل تھے۔ کرشی وگیان مرکز، دریاپور کے سائنسدان ڈاکٹر ایس بی سنگھ نے کاشتکاروں کو آم جیسی باغبانی فصلوں میں ہونے والے نقصان کو روکنے کے لیے نیفتھلک ایسٹک ایسڈ (NAA) کے وسیع استعمال کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں اور انہیں اسٹرابیری کی کاشت کرنے کی ترغیب دی۔ ہر لیکچر کے بعد سوالات پوچھے جاتے ہیں اور اگر کسان ان کا صحیح جواب دیتے ہیں تو انہیں IFFCO کی طرف سے انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اینیمل بریڈنگ سنٹر، سلون کے ڈاکٹر انیل شکلا نے بتایا کہ کسانوں کو چاہیے کہ وہ سورٹیمن کا استعمال کریں کیونکہ اس سے مادہ بچھڑوں کے پیدا ہونے کا 90 فیصد موقع ملتا ہے اور اس طرح آوارہ جانوروں کا مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر اکھلیش پانڈے نے آخر میں پی ایم سرٹیفکیٹ اسکیم کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی، نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کے استعمال کو فروغ دینا اور کھادوں کے متوازن استعمال اور اہم کھادوں کے متبادل ذرائع کو فروغ دینا، مٹی کی جانچ کرنا اور اس کی بنیاد پر، لیکن کھاد استعمال کرنے کی کال دی گئی۔ آخر میں عہدیداروں اور کسانوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پہلے دن کے میلے کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

آج ایسے ہی فن کاروں کی ضرورت ہے جو سماج کے سلگتے مسائل کو بے باکی سے پیش کر سکیں: پروفیسر صغیر افراہیم

جے نندن کی کہانی آج کے ماحول کے بہت قریب ہے: پروفیسر ریشماں پروین

میرٹھ: فن کار ایک ایک لفظ کو ترتیب دیتا ہے پھر کہانی میں ڈھال دیتا ہے۔ جے نندن کی کہانی کے عنوان نے ہی چونکا دیا ہے "گوجر سنگھ امر رہے۔" انھوں نے جس فنی اور منفرد انداز میں آج کے مسائل کو پیش کیا ہے اس کے لیے نندن صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آج ایسے ہی فن کاروں کی ضرورت ہے جو سماج کے سلگتے مسائل کو بے باکی سے پیش کر سکے۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام منعقد "ایک شام کہانی کے نام" پروگرام میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کہانی کے تمام مناظر لاجواب ہیں جو سامعین کو کہانی کے آخر تک جوڑے رکھتے ہیں۔ پروگرام کی سرپرستی صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ کہانی کار کے بطور معروف کہانی کار جے نندن، جمشید پور، نے شرکت کی۔ مقررین کے بطور آیوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین اور شعبہ ہندی کے ڈاکٹر یگیش کمار نے شرکت کی، استقبالیہ کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی، نظامت ڈاکٹر الکا وششٹھ اور شکریے کی رسم بی اے آنرز کے طالب علم محمد ندیم نے ادا کیے۔ اس موقع پر صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ جے نندن صاحب پوری ہندی دنیا میں معروف ہیں۔ ہندی کہانی میں جزئیات نگاری زیادہ ہے اور ہندی کہانیوں نے آج کے ماحول کو پیش کرنے کا کام کیا ہے۔ شعبۂ ہندی کے ڈاکٹر یگیش کمار نے کہا کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں سبھی زبانوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور آج ہندی بین الاقوامی سطح پر اپنی پہچان بنا چکی ہے۔ ہندی کہانیوں کی بات کریں تو پریم چند ایک ایسا فکشن نگار ہے جس نے اردو میں لکھنا شروع کیا۔ کفن، عیدگاہ، دو بیل وغیرہ نے قارئین کو کافی متاثر کیا ہے۔ آج کے نئے کہانی کاروں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ سماج میں پنپ رہے نئے مسائل کو اپنے فکشن میں پیش کر کے سماج سے برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کہانی کار جے نندن نے کہا کہ آج ہر موڑ پر اپنا راشٹر بھوراشٹر میں تبدیل ہو رہا ہے۔ کہانی کار اب سماجی نہ ہو کر ذاتی ہو کر رہ گیا ہے۔ ادے پرکاش، سنجیو وغیرہ اچھی کہانیاں لکھ رہے ہیں جن میں عصر حاضر کے تمام مسائل اور پیچیدگیاں دکھائی دیتی ہیں۔ پروفیسر ریشماں پروین نے کہا کہ واقعی آج کا پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ جے نندن صاحب جیسے بڑے کہانی کار کی کہانی خود ان کی زبانی سن کر مجھے بڑی خوشی کا احساس ہو رہا ہے۔ میں ایک لمحے کے لیے بھی کہانی سے نہیں ہٹی۔ جے نندن کی یہ کہانی دل کو چھو لیتی ہے۔ کہانی میں جو بنت ہے وہ کمال کی ہے۔ آپ نے کہانی میں سب کے دل کی بات کہہ دی۔ آپ نے نہ صرف عمدہ کہانی لکھی بلکہ اسے شاندار اور احسن طریقے سے پیش بھی کیا۔ آپ کو بہت بہت مبارک باد! اس موقع پر معروف غزل سنگر مکیش تیواری نے ہندی کے معروف شاعر 'نرالا' کی ایک نظم اپنے خوبصورت اور نرالے انداز میں پیش کی جس نے سامعین کو مسحور کر دیا۔ پروگرام سے ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر شاداب علیم، محمد شمشاد، عظمیٰ سحر اور دیگر طلبہ و طالبات آن لائن و آف لائن جڑے رہے۔

صابری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی سہارنپور کے زیر اہتمام محفل شعر و سخن کا انعقاد

دیوبند، 9/جنوری (ایچ ایف خان)۔ گزشتہ شب سینئر صحافی شبیر شاد کو خراج محبت پیش کرنے کے لیے صابری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی سہارنپور کے زیر اہتمام ایک خوبصورت محفل آراستہ کی گئی محفل کی صدارت استاد الشعراء الحاج سید خواجہ سلطان انجم اور استاد شاعر سکندر حیات نے مشترکہ طور پر کی جبکہ محفل کی باوقار نظامت خرم سلطان نے کی، محفل میں معزز مہمانان کرام اہل علم اہل دانش اور صحافی حضرات نیز سامعین نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی شبیر شاد مرحوم کے صاحبزادے مظہر ربانی اور شہر قاضی ندیم اختر موجود رہے، پروگرام سے قبل صابری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین صوفی صابر علی عثمانی سیکریٹری صوفی لطافت علی عثمانی اور فراز فانی ارشد زبیری وغیرہ نے شبیر شاد کے تعلق سے اظہار خیال کیا۔ اس دوران اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شہر قاضی ندیم اختر نے صحافت ادب اور سماجی طور پر شبیر شاد کے انتقال کو ایک بڑا خسارہ قرار دیا۔ فراز فانی نے کہا کہ شبیر شاد کی شخصیت اور ان کے اردو اخبارات و رسائل کے تعلق سے کارہائے نمایاں آج بڑی شدت سے یاد آرہے ہیں ان کا جانا شہر سہارنپور کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ فیصل شہید عثمانی، سلمان شہید عثمانی، شیخ محمد طہٰ، اوصاف گڈو، انس امام، اخلاق احمد، چودھری مرسلین اور محمد شاہد نے بھی شبیر شاد کے تعلق سے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ محفل میں جن شعراء کے کلام کو بے حد پسند کیا گیا ان کا ایک ایک شعر قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

جب کیا خطاب تو حجت تمام کی
گفتار کیا بلیغ تھی بخیر الانام کی
فیاض ندیم

اسکی دل جوئی کی عادت عمر بھر قائم رہی
زندہ دل کم تھے نگر میں مگر شبیر شاد
خواجہ سلطان انجم

بنا شبیر کے ہم شاد کس طرح سے ہوں عاصم
کلیجہ منہ کو آتا ہے اسے مرحوم لکھنے میں
ڈاکٹر عاصم پیرزادہ

زندگی اک حباب سے کم ہے
عمر شب بھر ہے خواب سے کم ہے
خرم سلطان

نفس تنگ سے جینے کی تمنا ٹوٹی
ہائے بیمار سے پوچھے کوئی مرنے سبب
فیاض ندیم

اب ڈھونڈتے ہو شبیر خموشاں میں کیا مجھے
ٹھوکر جہاں لگی تھی وہ میرا مزار تھا
سکندر حیات

آج نہیں شبیر جو ہم میں جب یہ سوچتا ہوں
میری شمگیں آنکھوں کے حلقے نم ہو جاتے ہیں
دانش کمال

کچھ لوگ پیار بانٹ کے زندہ ہیں آج بھی
کچھ لوگ جیتے جی ہی تکبر میں مر گئے
ڈاکٹر ولی دیوبندی

مل کے بھی وہ ادھوری گفتگو چھوڑ گیا
جا کر بھی خود کو سب کے رو بہ رو چھوڑ گیا
فراز فانی

سب کو تھا جس پہ فخر وہ فاخر چلا گیا
ناشاد کر کے شاد بھی آخر چلا گیا

عدیل تابش
محبت، صبر، قربانی، عنایت اور مہربانی
یہ سب جذبے مرے شبیر بھائی کی نشانی تھے
آصف شمسی

اردو دنیا میں صحافت کے لئے مشہور تھے
اور ادیبوں کے لئے تھے محترم شبیر شاد
طاہر امین

ذرہ ذرہ کس قدر افسردہ ہے گلشن کا آج
اک پرندہ اڑ گیا سب کو بلکھتا چھوڑ کر
اسلم محسن

نایاب میرے شہر کا انسان کھو گیا
کل تک ہمارے بیچ تھا اب جاکے سو گیا
رحمان رضاء

ہر دل اہل ادب پر چھایا ماتم
پھر اک اردو کا سپاہی ہو گیا کم
مستقیم روشن

شبیر شاد اپنی منزل کو جا چکے
ہم حشر میں ملیں گے شبیر شاد سے
انصر انجم

انکے علاوہ عزیر انظر شاہ، فراز احمد فراز، گل محمد گل، ارشد قریشی، برکت اللہ شاد، ہارون صابر فریدی اور اخلاق احمد کے کلام کو بھی خوب پسند کیا گیا۔ آخیر میں پروگرام کنوینر صوفی صابر علی عثمانی نے شعراء اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔

مضمون مقابلہ میں عرشی نے پہلا اور کشش نے دوسرا مقام حاصل کیا

دیوبند، 9/جنوری (ایچ ایف خان): دیوبند کے قریبی گاؤں امبہٹہ شیخاں میں واقع شیوانگوری جے جے ہائی اسکول میں سینٹرل بینک کی شاخ کے زیر اہتمام مضمون مقابلہ کا انعقاد کیا گیا، جس میں عرشی بانوں نے پہلی، کشش نے دوری اور محمد مونس نے تیسری پوزیشن حاصل کی جبکہ نیہا پروین، نزویا، اونی تیاگی اور آرادھیہ شرما کو کنسولیشن پرائز کے لئے منتخب کیا گیا۔ سینٹرل بینک کے شاخ منیجر سچن شرما نے مضمون مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازتے ہوئے تعلیم کی اہمیت و افادیت سے روشناس کرایا۔ اسکول کے منیجر لوکیش وتس اور پرنسپل ایس سی شرما نے کہا کہ اس مقابلے سے انہیں لکھنے کی تحریک ملے گی اور ایسے مقابلے اچھے قلمکار بننے میں معاون ہوں گے۔ سینئر ٹیچر استوتی شرما اور مسکان نے کہا کہ مضمون نویسی کا مقابلہ ہو یا تقریری مقابلہ ان مقابلوں سے طلبہ طالبات میں صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں، ان کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور انھیں حوصلہ ملتا ہے۔ اس دوران کوشیکی شرما اور ادیتی شری واستو سمیت اسکول کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

گرو گوبند سنگھ کی زندگی سے نئی نسل کو تحریک لینی چاہئے

دیوبند: گرو گوبند سنگھ مہاراج نے ملک، مذہب اور ثقافت کی حفاظت کے لیے اپنے والد، خاندان اور خود کو قربان کیا۔ ہمیں ان کی زندگی سے تحریک لینا چاہیے، ان خیالات کا اظہار اے سی جے ایم دیوبند سردار پروندر سنگھ نے، گرودوارہ کمیٹی کی جانب سے گرو گوبند سنگھ کے پرکاش پرو کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اے سی جے ایم سردار پروندر سنگھ نے کہا کہ ہماری تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ گرو گوبند سنگھ کی زندگی سے تحریک لیتے ہوئے، سکھ سماج کے لوگوں کو ملک اور مذہب کی حفاظت کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ تقریب میں گوردوارہ کمیٹی کے سربراہ سیٹھ کلدیپ کمار اور سکریٹری گرجوت سنگھ سیٹھی نے پرکاش پرو پر سنگت کو مبارکباد دی اور لنگر میں تعاون کرنے پر سنگت کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران گرودوارہ کمیٹی کی جانب سے اے سی جے ایم پروندر سنگھ اور سرو یوپی گرامین بینک کے منیجر گورو کمار کو گرو مہاراج کی تصویر دے کر ان کا اعزاز کیا گیا۔

مسلمانوں سے حسد اور نفرت کی آگ مساجد، اوقاف کے بعد مسلم نوابوں کے گھروں پر قبضہ کرنے تک پہنچ گئی

سہارنپور (احمد رضا) بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو گروہ دس سالوں سے لگاتار مساجد اور مدارس اسلامیہ پر حملہ آور ہے اب اس گروہ کی شاطرانہ اور جابرانہ نظریں خانقاہوں کا تقدس پامال کرنے تک پہنچ گئی ہیں جہاں تجاوزات کا بہانہ بنا کر سرکاری مشینری لگاتار مسلم افراد کے گھروں اور بلڈنگس کو مٹی میں ملا کر اطمینان کا مظاہرہ کر رہی ہے وہیں ایک بار پھر سے علیگڑھ کی ایک عدالت نے سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے علیگڑھ کی جامع مسجد کے خلاف دائر مندر ہونے کی درخواست منظور کر لی ہے یعنی کہ اب شدت پسند ہندو افراد ملک کی ہر مسجد کو مندر بتا کر ملک کا خوبصورت چہرہ پوری دنیا کے سامنے بدصورت بنانے کا بیڑا اٹھا چکے ہیں تبھی تو وہ غیر سماجی عناصر ملک کے آئین اور جمہوری نظم و نسق کے خلاف جنگ کا اعلان کرتے پر بضد ہیں وہیں امن پسند افراد یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آخر اپنے ہی ملک میں مسلم آبادی کے خلاف یہ جبر و تشدد رکیگا یا نہیں؟ آپکو یہ جانکر حیرت ہوگی کہ اب ظالم ٹولہ مسلم افراد کے گھروں پر بھی دعوے ٹھونک نے لگا ہے تازہ خبر ملی ہے کہ ٹھاکر برادری نے نفرت کی آگ میں جھلستے ہوئے جلال آباد واقع خان اشرف علی خان کے صدیوں پرانے قلعہ کو اپنی ملکیت بتاتے ہوئے ایک فرضی دعوے کی زور شور سے پیروی شروع کی ہے اشرف علی خان کے خلاف ضلع انتظامیہ کے ساتھ ملکر جلال آباد کے ہندو افراد نے شکایت درج کروائی ہے، جس وجہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں بےچینی دیکھنے کو مل رہی ہے ظالم اور جابر گروہ کے سرغنہ کی ہدایت پر مسلم آبادی کو تنگ اور پریشان کرنے کی غرض سے یہ گھٹیا حرکات انجام دی جا رہی ہیں شاملی میں جلال آباد قصبہ کے منہار کھیڑا قلعہ پر جن راجپوت برادری کے لوگوں نے فرضی حق جتایا ہے انکے پاس کوئی مثبت دستاویز نہیں ہے جبکہ خان اشرف علی خان کے پاس اصل ملکیتی دستاویز سیکڑوں سال سے موجود ہیں! واضح ہو کہ مقامی ٹھاکر برادری کے کچھ لوگوں نے ایک سازش کے تحت ایک ماہ قبل وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو ایک خط بھیجا تھا جس میں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون کے ایم ایل اے اشرف علی خان کے آبائی گھر کو منہار کھیڑا قلعہ بتایا گیا تھا، جس کی بنیاد پر ضلعی انتظامیہ نے محکمہ آثار قدیمہ کو رپورٹ بھیجی تھی یہ معاملہ شاملی ضلع کے قصبہ جلال آباد کا ہے اس پرانے پشتینی قلعہ میں راشٹریہ لوک دل کے تھانہ بھون ایم ایل اے اشرف علی خان کی رہائش گاہ ہے جس میں سالہا سال سے انکے دادا پردادا اور والد کے بعد وہ خد مسلسل قیام پزیر ہیں ظالموں کے ذریعہ اب اس قلعے کو لے کر تنازعہ کھڑا کر دیا گیا ہے یہ شرمناک حرکتیں ملک کے استحکام اور بھائی چارے کے لئے بیحد سنگین اور خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں سرکار کو ہوش میں رہ کر ایسے حساس ایشو پر سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنا چاہیئے! آپکو بتا دیں کہ اچانک راجپوت برادری کے لوگوں نے اس قلعے کا نام منہار کھیڑا قلعہ رکھا ہے اور چند ماہ قبل محکمہ آثار قدیمہ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے شکایت کی تھی، جس کی شکایت پر شاملی انتظامیہ نے حکومت کو رپورٹ درج کرائی تھی۔ محکمہ آثار قدیمہ نے بھیج دیا ہے۔ شکایت کنندہ بھانو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ جلال آباد پہلے منہار کھیڑا تھا، یہاں میرے آباؤ اجداد نے حکومت کی، 1690 میں جلال خان نے اس پر قبضہ کر کے میرے آباؤ اجداد کو ایک دعوت میں زہر دے دیا، یہاں کی رانیوں اور چھوٹی بچیوں نے جوہر کا ارتکاب کیا تھا۔ بوڑھے اور بچے سب مارے گئے، یہ شہر مہابھارت دور کا شہر ہے۔ یہاں پانڈووں نے جلاوطنی کا وقت گزارا۔ آچاریہ دھومایا کا آشرم بھی یہاں موجود تھا۔ یہ قلعہ بہت قدیم قلعہ ہے۔ بادشاہ دھرو نے 1350 میں یہاں حکومت کی، اس کے بعد کرم چند بادشاہ تھا، کرم چند کے 7 بیٹے تھے۔ جس نے اردگرد 12 گاؤں قائم کیے جو آج بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد ادے بھان سنگھ تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد ان کے بیٹے بہاری سنگھ، چندر بھان سنگھ، سردار سنگھ، بھکن سنگھ اور گوپال سنگھ پیدا ہوئے۔ یہ گوپال سنگھ کے دور میں تھا جب جلال خان نے اس کے قلعہ جلال آباد پر قبضہ کر لیا تھا۔ میں راجہ گوپال سنگھ کی 16 ویں نسل سے ہوں، ہم نے ثبوت کے ساتھ عزت مآب وزیر اعلیٰ اور محکمہ آثار قدیمہ کو شکایت درج کرائی تھی۔

نابالغ لڑکی کو اغوا کرنے والے ملزمان گرفتار

دیوبند: ایک ہفتہ قبل نابالغ لڑکی کو بہلا پھسلا کر اغوا کر لے جانے والے دونوں ملزمان کو پولیس نے گرفتار کرتے ہوئے مغویہ لڑکی کو بحفاظت برآمد کر لیا، گرفتار ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ 30 دسمبر 2024 کو تھانہ دیوبند میں دیوبند کے ایک قریبی گاؤں کی خاتون نے تحریر دیتے ہوئے بتایا تھا کہ گاؤں کے ہی نبی حسن اور دانش نے اس کی نابالغ بیٹی کو ورغلا کر اغوا کر لیا ہے۔ پولیس نے واقعے کے سلسلے میں دفعہ 137 بی این ایس کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی تھی۔ صبح کے وقت پولیس نے مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے مغویہ لڑکی کو بحفاظت بازیاب کرا لیا اور ہائی وے 59 پر واقع منڈی کمیٹی دیوبند کے قریب سے دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق متعلقہ کیس میں سیکشن 64(1) اور POCSO ایکٹ کی دفعہ 3/4 کا اضافہ کیا گیا ہے۔ گرفتار ملزمان کو قانونی کارروائی کے بعد عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔

سڑک حادثہ میں باپ بیٹا زخمی: ہائر سینٹر ریفر

دیوبند۔ سروس روڈ پر بے قابو کار بجلی کے پول سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں کار سوار باپ بیٹا شدید طور پر زخمی ہو گئے، جنہیں علاج کے لئے سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد زخمیوں کو علاج کے لئے ضلع ہسپتال ریفر کر دیا۔ اطلاع کے مطابق گاؤں چراؤں کا رہنے والا امیت ولد مام چند بذریعہ کار اپنے بیٹے منوج کے ساتھ گھر واپس لوٹ رہا تھا جب وہ سروس روڈ پر واقع شملانہ بجلی گھر کے نزدیک پہنچا تو اچانک کار بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے کھڑے بجلی کے پول سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں دونوں شدید طور پر زخمی ہو گئے، زخمی منوج نے بتایا کہ اس کے والد مام چند نے سہارنپور کے ایک ہسپتال میں آنکھوں کا آپریشن کرایا تھا ہسپتال سے چھٹی ہونے پر وہ اپنے والد کو لیکر بذریعہ کار گھر واپس لوٹ رہا تھا، گاؤں سے قریب ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر نیند کی جھپکی آنے کی وجہ سے کار بے قابو ہو کر بجلی کے پول سے ٹکرا گئی۔

رانا بینی مادھو بخش کمیٹی نے سادھو سنتوں کو اعزاز سے نواز

رائے بریلی۔ مذہبی شہر پریاگ راج میں منعقد ہونے والے مہاکمبھ میں حصہ لیتے ہوئے رانا بینی مادھو بخش سنگھ میموریل کمیٹی نے بدھ کو سنت سمیلن اور کمبھ کے سوار پروگرام کا اہتمام کیا۔ شہر کے ہوٹل پلیزنٹ ویو میں منعقد ایک پروگرام میں کمیٹی کی جانب سے ضلع کے اولیاء کرام کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کا آشیرواد حاصل کیا گیا۔ اس کے ساتھ، کمبھ کے سوار پروگرام کے دوران بھجن کی شام میں، ڈاکٹر سوما گھوش نے کمبھ پر بہت سے گانے گائے۔ سنتوں کے اجتماع میں کمبھ کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ سناتن دھرم پیٹھ بڑا مٹھ کے مہامنڈلیشور سوامی دیویندرانند گری نے کہا کہ کمیٹی آج مذہبی کام کرنے کے لیے مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمبھ کی شکل ہماری زندگی میں مختلف چیزوں کو جگاتی ہے۔ دیوتاؤں کو جوڑنے کا کام کمبھ نے کیا ہے۔ ہم رائے بریلی میں بیٹھ کر مہاکمبھ پر بحث کر رہے ہیں۔ یہ بڑے فخر کی دنیا ہے۔ ہمیں اپنے اندر سے بھی کمبھ منانا ہے۔ شہر کے چھوٹے بازار میں واقع دیوک سمپد منڈل آشرم کے سوامی جیوتیر میانند سرسوتی نے کہا کہ سدا بودھ سناتن ہمیشہ سے رہا ہے اور اسے کسی خاص شخص نے شروع نہیں کیا تھا۔ یہ نہ صرف انسانوں بلکہ تمام جانداروں کی بھلائی کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم نظریاتی طور پر تنگ ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم سروے بھونتو سکھینہ سروسنتو نرمایا کے نصب العین کے مطابق کام کر رہے ہیں اور یہی چیز ہمیں دنیا میں دوسروں سے مختلف بناتی ہے۔ پرماتما بودھ آشرم کے مہاراج ڈانڈی سوامی نے کہا کہ کمبھ کی خوش قسمتی صرف ہمارے ملک کو ہی مل رہی ہے۔ ہم دنیا کے سب سے منفرد لوگ ہیں کیونکہ ہم اس زمین پر پیدا ہوئے ہیں۔ مہاکمبھ کے خصوصی موقع پر اس پروگرام کو منعقد کرنے کا میموریل کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے وہ واقعی بہت متاثر کن ہے۔ یہ ہر 12 سال بعد منعقد ہوتا ہے اور ہمیں اپنی زندگیوں کو بہتر بنانا ہے۔ رانا بینی مادھو میموریل کمیٹی کے صدر راگھویندر سنگھ نے کہا کہ سی ایم وچن آشرم ڈلمؤ کے مہنت شری کرشنا بہاری جی کو نوازا گیا اور ان کا آشیرواد حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ہی شہر کے مشہور مندروں کے پجاری اوم پرکاش مشرا، اکشت تیواری، بھیم شنکر دویدی، راکیش، نیلیش مشرا، دیو شرا، گنگا پرساد پانڈے، پیوش تیواری، شیو بہادر باجپائی سمیت 20 پجاریوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جیل سپرنٹنڈنٹ امن کمار سنگھ اور جیلر ہمانشو دلا کو سنتوں نے اعزاز سے نوازا۔ پروگرام کی نظامت سورج شکلا نے کی۔

کلکٹریٹ کے 13 ملازمین کو نئے سال پر ترقی کا ملا تحفہ

بہرائچ 09 جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا رانی نے کلکٹریٹ بہرائچ کے کلریکل کیڈر کے ملازمین کی ترقی کے لیے تشکیل دی گئی سلیکشن کمیٹی کی طرف سے پیش کی گئی تجویز کو منظوری دے دی ہے جس کے تحت 08 ملازمین کو پے بینڈ 9300 - 34800 گریڈ پے 4200 ہیڈ اسسٹنٹ اور 05 ملازمین کو پے بینڈ دیا گیا ہے۔ پے بینڈ 5200 - 20200 گریڈ پے 2800 دیا گیا۔ سینئر اسسٹنٹ کیڈر میں ترقی ملی۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورو رنجن شریواستو نے بتایا کہ کلکٹریٹ کے فائنانس ریونیو کلرک سنجیو کمار، اے سی آر اے شیویندر کمار مشرا اور نمن گپتا، تحصیل صدر کے اسسٹنٹ واصل وکی نویس رضوان معید، مہسی کی سزا نوبتھ، قیصر گنج کے لال جی، قیصر گنج کے لال جی۔ نانپارہ پیشکر سریندر پانڈے اور تحصیلدار قیصر گنج کے پیشکر اکھلیش راؤ کو پے بینڈ 9300 - 34800 گریڈ پے 4200 میں ہیڈ اسسٹنٹ کیڈر میں ترقی دی گئی ہے۔ اسی طرح کلکٹریٹ وکاس نگم کے مختلف کلرک، اسسٹنٹ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہرائچ واصل وکی نویس سید معبود عالم، ریونیو آرکائیوز بہرائچ کا پیسٹ اقبال احمد خان کو فوری اثر سے پے بینڈ 5200 - 20200 گریڈ پے 2800 سینئر اسسٹنٹ میں مستقل کیا گیا۔ کیڈر اور کلکٹریٹ بہرائچ میں اے ای آر کے کے ارجیت کمار پاٹھک اور اے ای آر کے کی محترمہ انوپما کو پے بینڈ 5200 - 20200 گریڈ پے 2800 میں سینئر اسسٹنٹ کیڈر میں ترقی دی گئی ہے۔

ریاستی بی جے پی صدر کے انتخاب پر سیاست گرم

لیڈروں سے رائے شماری میں بن رہے ہیں نئے مساوات

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ سے الگ الگ ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات کی

لکھنؤ:9 جنوری (پی این ایس) ونود تاوڑے جنہیں پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور ریاستی صدر کے انتخاب کے لیے مبصر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے، بدھ کو بی جے پی تنظیم کے انتخاب کے جوش و خروش کے درمیان راجدھانی پہنچے۔ حالانکہ کہا جارہا ہے کہ وہ یہاں ایک میڈیا ہاؤس کے پروگرام کے لیے آئے تھے، لیکن دن بھر بی جے پی لیڈروں کی ان سے ملاقاتوں سے سیاسی ماحول گرم ہوگیا ہے۔ تاوڑے نے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ اور نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ سے الگ الگ ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات کی۔ ذرائع کی مانیں تو تاوڑے نے سینئر لیڈروں کے ساتھ نئے ریاستی صدر کے نام پر بات چیت کی ہے۔ تاوڑے نے تقریباً ایک گھنٹے تک وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی۔ اسی دوران آبپاشی کے وزیر سوتنتر دیو سنگھ نے بی جے پی کے ریاستی دفتر میں ان سے ملاقات کی۔ تاوڑے نے ریاستی صدر بھوپیندر چودھری اور تنظیم کے جنرل سکریٹری دھرم پال کے ساتھ بھی الگ الگ ملاقات کی۔ تاوڑے پارٹی کی مرکزی قیادت کے سامنے ان لیڈروں کی رائے پیش کریں گے۔ آپ کو بتا دیں، پارٹی نے یوپی میں ریاستی صدر کے انتخاب کے لیے مرکزی وزیر پیوش گوئل کو انتخابی افسر مقرر کیا ہے۔ ریاستی صدر کا انتخاب ضلع صدور کے چناؤ کے فوراً بعد ہونا ہے۔ لہٰذا اب ریاستی صدر کے ممکنہ ناموں پر ذہن سازی شروع ہوگئی ہے۔ جلد ہی پیوش گوئل بھی لکھنؤ آئیں گے اور سینئر لیڈروں سے ریاستی صدر کے انتخاب پر بات چیت کریں گے۔ دراصل ریاست میں نئے صدر کے انتخاب کا عمل جلد شروع ہونے والا ہے۔ اس عہدے کے لیے کئی لیڈروں نے دعویٰ کیا ہے۔ ایسے میں مبصر کے طور پر تاوڑے کا یوپی کا دورہ اہم مانا جارہا ہے۔ پارٹی سطح پر 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ریاستی صدر کے لیے ایک موثر چہرے کے بارے میں سوچ بچار جاری ہے۔ ونود تاوڑے کی سی ایم، ڈپٹی سی ایم اور دیگر لیڈروں کے ساتھ ملاقات کو اس سے جوڑا جارہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس میٹنگ میں تاوڑے نے صدر کے عہدے کے لیے کچھ ممکنہ چہروں کے ناموں پر بھی رائے مانگی ہے۔ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے بعد، تاوڑے نے پارٹی کے ریاستی صدر دفتر میں ریاستی صدر بھوپیندر چودھری اور تنظیم کے جنرل سکریٹری دھرم پال کے ساتھ الگ الگ میٹنگیں بھی کیں۔ جس میں انہوں نے ضلعی صدور کے انتخاب کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ کئی اضلاع میں تنازعہ کے امکان کے پیش نظر انہوں نے ایسے اضلاع کے انتخابات میں امیدواروں کو بلانے اور انہیں معاملہ کی وضاحت کرنے کو کہا ہے۔

حکومت فرضی مقدمے میں پھنسا رہی: رما کانت یادو

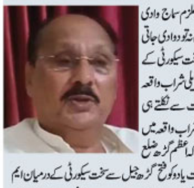

اعظم گڑھ:09 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ میں زہریلی شراب واقعہ کے ملزم سماج وادی پارٹی (ایس پی) ایم ایل اے رما کانت یادو نے کہا کہ انہیں فرضی مقدمے میں پھنسایا گیا ہے اور جیل میں نہ تو دوا دی جاتی ہے اور نہ ہی ٹھیک سے کھانا۔ پینا دیا جاتا ہے۔ باہوبلی ایم ایل اے جمعرات کی صبح فتح گڑھ جیل سے سخت سیکورٹی کے درمیان اعظم گڑھ دیوانی عدالت احاطے پہنچے جہاں وہ ایم پی۔ ایم ایل اے کورٹ میں پیش ہوئے اور زہریلی شراب واقعہ میں اپنا بیان درج کرایا۔ ایس پی ایم ایل اے رما کانت یادو گینگسٹر عدالت میں بھی پیشی ہوئی۔ عدالت سے نکلتے ہی انہوں نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں یوگی حکومت پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ انہیں زہریلے شراب واقعہ میں زبردستی پھنسایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت پر انہیں اعتماد ہے انہیں انصاف ملے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اعظم گڑھ ضلع میں گذشتہ سال مائل میں زہریلی شراب پینے سے ہوئی موت معاملے میں ان پر مقدمہ درج ہے۔ رما کانت یادو کو فتح گڑھ جیل سے سخت سیکورٹی کے درمیان ایم پی۔ ایم ایل اے کورٹ میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد گینگسٹر کورٹ میں ان کی پیشی ہوئی۔ عدالت کے کھلنے تک رما کانت وہیں پر رہے۔ پیشی سے لوٹتے وقت انہوں نے میڈیا نمائندوں سے کہا کہ ایس پی رہنما اعظم خاں اور محمد عرفان سولنکی کی طرح ان پر بھی فرضی مقدمہ عائد کیا گیا ہے۔ صحت ٹھیک نہیں ہے۔ جیل میں دوا نہیں ملتی ہے۔ کھانا۔ پینا بھی ٹھیک نہیں ملتا۔ آج آرڈر ہوجائے گا تو ملنے لگے۔ ان کے اتنا بولنے کے ساتھ ہی پولیس نے میڈیا اہلکار سے دور کردیا۔

اکھلیش یادو نے دلتوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا

اسکیموں سے ڈاکٹر امبیڈکر کا نام ہٹایا: ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل

لکھنؤ:9 جنوری (پی این ایس) یوپی قانون ساز کونسل کے رکن اور اتر پردیش شیڈول کاسٹ فنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے سابق چیئرمین ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل نے کہا کہ اس وقت سیاسی جماعتیں ڈاکٹر امبیڈکر کے نام پر دلتوں کو بہلانے کی کوشش کر رہی ہیں، جبکہ دلت سب سے زیادہ نقصان اٹھا رہے ہیں۔ یہ ایس پی حکومت کے دوران کیا گیا تھا۔ یادگاروں اور اسکیموں سے بابا صاحب کا نام ہٹانے کا کام اکھلیش یادو نے کیا ہے۔ وہ جمعرات کو وی وی آئی پی گیسٹ ہاؤس میں صحافیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تئیں سماج وادی پارٹی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے رویہ میں بڑا فرق ہے۔ جہاں اکھلیش یادو نے اپنے دور حکومت میں اسکیموں اور جگہوں سے ڈاکٹر امبیڈکر کا نام ہٹانے کا کام کیا، وہیں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بابا صاحب کو ہر گھر تک لے جانے اور ان کے نظریات کو عوام تک پہنچانے کا کام کیا۔ ڈاکٹر نرمل نے اکھلیش یادو کو ڈاکٹر امبیڈکر کا مخالف قرار دیا اور کہا کہ اپنے دور حکومت میں اسکیموں اور اداروں سے بابا صاحب کا نام ہٹانا ایک بنیادی کام تھا۔ انہوں نے بتایا کہ امبیڈکر گرام وکاس یوجنا کے ذریعے، "ڈاکٹر۔ امبیڈکر کا نام ہٹادیا گیا۔ لکھنؤ کے ڈاکٹر امبیڈکر گرین پارک کا نام جنیشور مشرا پارک رکھا گیا۔ رام پور کے ڈاکٹر امبیڈکر پلانیٹریم سے بابا صاحب کا نام ہٹادیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر امبیڈکر میڈیکل کالج، قنوج کا نام تبدیل کردیا گیا۔ لکھنؤ کے انٹرنیشنل بس اسٹیشن سے بابا صاحب کا نام ہٹا کر عالم باغ بس اسٹیشن کردیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بھیم نگر (سنبھل) کا نام ہٹادیا گیا۔ رمابائی امبیڈکر نگر (کانپور دیہات) سے رمابائی کا نام ہٹا کر اسے ایک مشترکہ نام دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یوگی آدتیہ ناتھ ڈاکٹر امبیڈکر کو ہر گھر تک لے گئے۔ ڈاکٹر نرمل نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بابا صاحب کی عزت کرنا اور ان کے نظریات کی تشہیر کو ترجیح دی۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر 2017 میں یوگی حکومت نے ریاست کے تمام سرکاری دفاتر میں ڈاکٹر امبیڈکر کی تصویر لگانا لازمی قرار دیا تھا جس کا نام بدل کر ڈاکٹر امبیڈکر میڈیکل کالج رکھا گیا تھا۔ لکھنؤ کے عیش باغ میں بھارت رتن ڈاکٹر امبیڈکر میموریل اینڈ کلچرل سنٹر تعمیر کیا جارہا ہے۔ اس میں ایک عظیم الشان آڈیٹوریم، لائبریری، گیسٹ ہاؤس اور ریسرچ سنٹر شامل ہے۔ اس یادگار میں ڈاکٹر امبیڈکر کا 25 فٹ اونچا عظیم الشان کانسی کا مجسمہ نصب کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نرمل نے کہا کہ جہاں اکھلیش یادو نے بابا صاحب کا نام مٹانے کا کام کیا وہیں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بابا صاحب کو ہر گھر تک پہنچانے اور ان کی عزت کرنے کا کام کیا۔ یوگی آدتیہ ناتھ آج کے دلت دوست ہیں، جنہوں نے ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریات کو دوبارہ قائم کیا۔

اکھلیش کے چچا راج پال سنگھ یادو کا انتقال

مین پوری:09 جنوری (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) اکھلیش یادو کے چچا راج پال سنگھ یادو کا جمعرات کی صبح لمبی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ پارٹی ذرائع کے مطابق یادو گڑگاؤں کے میدانتا اسپتال میں داخل علاج تھے جہاں آج صبح انہوں نے آخری سانس لی۔ ان کا جسد خاکی سیفئی لایا جارہا ہے جہاں ان کے آخری رسوم کی ادائیگی کی جائے گی۔ مین پوری کی پارلیمنٹ ڈمپل یادو کے چچا ذوسسر راج پال سنگھ یادو کا انتقال ہونے سے ایس پی میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ مین پوری کے پارٹی کارکنان سیفئی پہنچے۔ لوہیا واہنی کے صدر راول سنگھ یادو نے غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ راج پال سنگھ کے انتقال سے پارٹی کارکنوں کو گہری چوٹ پہنچی ہے۔ وہ بہت ہی ملنسار مزاج کے تھے۔ یادو نے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے چچا اور مین پوری کی کرہل اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے تیز پرتاپ یادو کے بابا تھے۔

نجکاری کے لیے تقرری کا عمل شک کے دائرے میں ہے: ورما

لکھنؤ۔ 9 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش میں بجلی کی نجکاری کے لئے کنسلٹنٹ کی تقرری کے عمل کی شفافیت پر سوال اٹھاتے ہوئے بجلی صارف کاؤنسل کے صدر اودھیش ورما نے کہا کہ اس عمل میں افسر جسے چاہیں گے، کنسلٹ کے طور پر اسی کی تقرری ہونا طے ہے۔ مسٹر ورما نے جمعرات کو کہا کہ انرجی ٹاسک فورس نے پوروانچل اور دکشنچل (RFP) کی نجکاری کے لیے ٹرانزکشن ایڈوائزر (کنسلٹنٹ) رکھنے کے لئے کوالٹی کم کاسٹ پر مبنی سلیکشن (QCBS) کے عمل کی بنیاد پر ٹینڈر جاری کرنے کے لیے ریکوسٹ فار پرپوزل کی اجازت دی گئی ہے جس میں کنسلٹنٹ کا کم از کم ٹرن اوور 500 کروڑ روپے اور زیادہ سے زیادہ 2000 کروڑ روپے ہونا چاہیے، یعنی یہ طے ہوگیا ہے کہ پورے ملک میں جو چار بڑی کنسلٹنٹ کمپنیاں ہیں وہی حصہ لیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سب سے چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ مطلوبہ کنسلٹنٹ کا انتخاب کرنا بہت آسان ہوگیا ہے کیونکہ کنسلٹنٹ کا انتخاب 80 اور 20 کی بنیاد پر کیا جائے گا جس میں فنانشل بولی صرف 20 نمبروں کی ہوگی اور 80 نمبر کا تجربہ۔ پریزینٹیشن پر نمبر جو اعلیٰ حکام کے ہاتھ میں ہوگا جس کو زیادہ نمبر دے دیا اس کی درشا ہے کتنی زیادہ ہو چاہئے وہ کم ہو، زیادہ ہوا ایل۔1 ٹینڈر سے کوئی لینا دینا نہیں ہوگا، اسے آسانی سے ٹینڈرل جائے گا۔ ورما نے کہا کہ ریاستی حکومت کو بتانا چاہیے کہ جب 5 دسمبر کو انرجی ٹاسک فورس نے اس پورے عمل کو منظوری دی تھی، تو ایسے کئی معاملات سامنے آئے تھے، جن میں نجکاری کے نتیجے میں بننے والی نئی کمپنیوں کو لینے والے صنعت کاروں کو کیا فائدہ سامنے آیا۔ کیا اس کی کوئی جانچ حکومت کرائے گی اور نہیں کرائے گی تو اب دوبارہ صنعت کاروں کو ہی فائدہ دینے کے لئے آگے کارروائی کیوں بڑھائی جارہی ہے سبھی کو معلوم ہے نجکاری نہ تو کسانوں کے مفاد میں ہے اور نہ ہی صارفین کے مفاد میں ہے نہ ہی بے روزگار کے مفاد میں ہے تو پھر کس کے مفاد میں ہے اس پر پہلے حکومت کو اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔

مفت آیوش میڈیکل کیمپ

لکھنؤ۔ آل انڈیا محمدی مشن اور اے ایم یو۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ کے زیر اہتمام 11 جنوری 2025 بروز ہفتہ صبح 10:30 بجے سے دوپہر 2 بجے تک مدرسہ ستاریہ رضویہ مچھلی محلہ نزد اوڑیان ڈھال قیصر باغ میں ایک مفت میگا آیوش، تبی میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے، جس میں خصوصی مفت علاج کیا جارہا ہے۔ اور گورنمنٹ تکمیل علم کالج اور ہسپتال کے ماہر ڈاکٹرز مفت ادویات فراہم کریں گے جس میں پیتھالوجی لیب کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ اس کیمپ میں بلڈ پریشر اور شوگر کے ٹیسٹ بھی مفت کیے جائیں گے۔ خاص طور پر خواتین کے لیے خواتین ڈاکٹروں کا انتظام کیا گیا ہے اور پردے کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ تمام حضرات اور ذمہ داران سے گزارش ہے کہ اپنے علاقوں میں یہ اعلان ضرور کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند لوگ اس کیمپ میں پہنچ کر استفادہ حاصل کرسکیں۔ یہ خبر یوتھ آل انڈیا محمدی مشن کے قومی صدر محمد فیضان عتیق فرنگی محلی نے دی ہے۔ مزید معلومات کے لیے 9335177 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

ڈائریکٹر جنرل ٹیکنیکل ایجوکیشن اویناش کرشنا سنگھ نے ڈپلومہ کورسز کو صنعت پر مبنی بنانے کی ضرورت پر زور دیا

ڈائریکٹر ایف آر خان نے تربیت کے ساتھ ساتھ عملی تجربے پر بھی زور دیا

لکھنؤ، 9 جنوری۔ محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی کی ترقی اور انٹر پرینیورشپ، اتر پردیش جمعرات کو اندرا گاندھی پرتشٹھان، لکھنؤ میں؛ 'پاتھ وے ٹو ایمپلائمنٹ سمٹ' کا انعقاد محکمہ تکنیکی تعلیم اور میدھا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے کیا گیا۔ اس سمٹ کا مقصد نوجوانوں کو ہنر مندی کی ترقی کے ذریعے روزگار کے لیے بااختیار بنانا، خواتین کے روزگار کی حوصلہ افزائی، اسٹارٹ اپس اور انٹر پرینیورشپ کو فروغ دینا اور ملک کی اقتصادی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تقریب میں 110 سے زائد معروف صنعتی تنظیموں کے اعلیٰ مینیجروں اور نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس نے تعلیمی اداروں، صنعت اور حکومت کے درمیان شراکت داری کو مضبوط کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا، جس سے روزگار اور انٹر پرینیورشپ کے میدان میں نئے امکانات کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ہری اوم، پرنسپل سکریٹری، محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی اور صنعت کاری، اتر پردیش کا ایڈیشنل ڈائریکٹر ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ راجندر پرساد نے انہیں گلدستہ دے کر خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ پالیسیاں بنانا آسان ہے لیکن اصل چیلنج ان کو موثر انداز میں نافذ کرنا ہے۔ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ہمیں زرعی شعبے اور چھوٹی صنعتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسکل ڈیولپمنٹ کے ذریعے نوجوانوں کو خود انحصار بنانا ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ تکنیکی تعلیم کے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری جناب نریندر بھوشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ صنعت اور تعلیم کے شعبے کے درمیان مضبوط تال میل سے نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام صنعت کی ضروریات سے براہ راست منسلک ہوں۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے انڈسٹری سے تعاون کی اپیل کی۔ ڈائریکٹر جنرل ٹیکنیکل ایجوکیشن اویناش کرشنا سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈپلومہ اور ٹیکنیکل کورسز کو انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہمارے تربیتی کورس براہ راست روزگار کے مواقع بنیں۔ انہوں نے صنعتی تربیت اور نصاب پر نظر ثانی کی اہمیت پر زور دیا۔ ڈائریکٹر، ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ نیہا پرکاش نے روزگار کے میدان میں خواتین کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "ملک کی ترقی میں خواتین کی شرکت اہم ہے، صنعت کو خواتین کے روزگار کو ترجیح دینی چاہیے۔ ساتھ ہی، آئی ٹی آئی پاس امیدواروں کو مناسب تنخواہ فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنے کام کے میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔ ڈائریکٹر، آئی آر ڈی ٹی، ایف آر خان نے امیدواروں کو عملی تربیت اور ملازمت کے دوران تجربہ فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انڈسٹری سے اس سمت میں تعاون کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انڈسٹری کے دورے اور عملی تربیت سے امیدواروں کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا۔ میدھا فاؤنڈیشن کے شریک بانی کرسٹوفر ٹوریلو نے فاؤنڈیشن کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا فاؤنڈیشن انڈسٹری اور تربیتی اداروں کے درمیان پل کا کام کرے گا۔ اس سے نوجوانوں کو روزگار اور ہنر مندی کے شعبے میں بہتر مواقع میسر آئیں گے۔ پروگرام میں منپال سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ٹریننگ/ اپرنٹس، ڈی کے۔ سنگھ، ڈائریکٹر (عارضی)، تمام ڈویژنوں کے جوائنٹ ڈائریکٹر، آئی ٹی آئی کے پرنسپل اور میدھا فاؤنڈیشن کی ٹیم کے ساتھ کئی نامور شخصیات موجود تھیں۔

لکھنؤ میں ڈیوٹی کے دوران کانسٹیبل نے خود کو گولی ماری، ٹراما میں موت

لکھنؤ:9 جنوری (پی این ایس) لکھنؤ کے آشیانہ ضلع میں سی آر پی ایف 93 بٹالین میں تعینات ایک سپاہی نے سرکاری رائفل سے خود کو گولی مار کر خودکشی کرلی۔ کانسٹیبل کو ٹراما سینٹر ریفر کیا گیا جہاں اس کی موت ہوگئی۔ جانکاری کے مطابق متوفی کانسٹیبل اوپیندر کمار سنگھ (36) ولد پارس ناتھ سنگھ بہار کے چھپرا ضلع کا رہنے والا ہے۔ اس نے صبح ڈیوٹی کے دوران خود کو گولی ماری۔ خودکشی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ کیس کی تفتیش کی جارہی ہے۔ اوپیندر جمعرات کی صبح 8:45 بجے ڈیوٹی پر تھا۔ اس دوران اس نے اپنی سروس رائفل سے اپنی گردن کے قریب گولی ماری۔ فائرنگ کی آواز سن کر دیگر ساتھی موقع پر پہنچ گئے اور منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ سینئر افسران کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی جنہوں نے کانسٹیبل کو علاج کے لیے لوک بندھو اسپتال پہنچایا۔ جہاں اس کی حالت بگڑتی دیکھ کر اسے ٹراما سینٹر ریفر کردیا گیا۔ جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ کو حکام نے واقعہ کی اطلاع دے دی ہے۔

سنتوں کو رانا بینی مادھو بخش کمیٹی نے اعزاز سے نوازا

لکھنؤ/رائے بریلی۔ مذہبی شہر پریاگ راج میں منعقد ہونے والے مہا کمبھ میں حصہ لیتے ہوئے رانا بینی مادھو بخش سنگھ میموریل کمیٹی نے جمعرات کو ایک سنت سمیلن اور کمبھ کے سوار پروگرام کا اہتمام کیا۔ شہر کے ہوٹل پلیزنٹ ویو میں منعقدہ ایک پروگرام میں کمیٹی کی جانب سے ضلع کے اولیاء کرام کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کا آشیرواد حاصل کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پدم شری ڈاکٹر سوما گھوش نے کمبھ کے سوار پروگرام کے دوران بھجن شام میں کمبھ پر بہت سے گانے گائے۔ سنتوں کے اجتماع میں کمبھ کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ سناتن دھرم پیٹھ بڑا مٹھ کے مہامنڈلیشور سوامی دیویندرانند گری نے کہا کہ کمیٹی آج مذہبی کام کرنے کے لیے مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمبھ کی شکل ہماری زندگی میں مختلف چیزوں کو جگاتی ہے۔ دیوتاؤں کو جوڑنے کا کام کمبھ نے کیا ہے۔ ہم رائے بریلی میں بیٹھ کر مہا کمبھ پر بحث کر رہے ہیں۔ یہ بڑے فخر کی دنیا ہے۔ ہمیں اپنے اندر سے بھی کمبھ منانا ہے۔ شہر کے چھوٹے بازار میں واقع دیوک سمپد منڈل آشرم کے سوامی جیوتیر میانند سرسوتی نے کہا کہ سدا بودھ سناتن ہمیشہ سے رہا ہے اور اسے کسی خاص شخص نے شروع نہیں کیا تھا۔ یہ نہ صرف انسانوں بلکہ تمام جانداروں کی بھلائی کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم نظریاتی طور پر تنگ ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم 'سروے بھونتو سکھینہ سروسنتو نرمایاہ' کے نصب العین کے مطابق کام کر رہے ہیں اور یہی چیز ہمیں دنیا میں دوسروں سے مختلف بناتی ہے۔ پرماتما بودھ آشرم کے مہاراج ڈانڈی سوامی نے کہا کہ کمبھ کی خوش قسمتی صرف ہمارے ملک کو ہی مل رہی ہے۔ ہم دنیا کے سب سے منفرد لوگ ہیں کیونکہ ہم اس زمین پر پیدا ہوئے ہیں۔ مہا کمبھ کے خصوصی موقع پر اس پروگرام کو منعقد کرنے کا میموریل کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے وہ واقعی بہت متاثر کن ہے۔ یہ ہر 12 سال بعد منعقد ہوتا ہے اور ہمیں اپنی زندگیوں کو بہتر بنانا ہے۔ رانا بینی مادھو میموریل کمیٹی کے صدر راگھویندر سنگھ نے کہا کہ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ سے تحریک لے کر اس کمبھ میں شرکت کر کے سنتوں کا اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آج ان اولیاء اللہ کی حاضری سے ہمیں روحانی اور مذہبی رونقیں حاصل ہو رہی ہیں۔ سنت سمیلن میں ضلع کے مشہور سنتوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے سلسلے میں بالیشور مندر کے جھلمل مہاراج، گنگا پور کوٹی رام جانکی آشرم کے 108 مہاراج رام بچن داس جی مہاراج، مہاراج گنج میں واقع بابور بیہا آشرم کے لکشمن داس مہاراج، سوامی وجے راؤ داس مہاراج۔ گورا آشرم کے جی، سوامی نریندر دیو آنند سرسوتی، گوپال شرن جی مہاراج، کتھا ویاس گووند بھیا جی، سنکٹ موچن آشرم ڈالماؤ کے مہنت شری کرشنا بہاری جی کو نوازا گیا اور ان کا آشیرواد حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ہی شہر کے مشہور مندروں کے پجاری اوم پرکاش مشرا، اکشت تیواری، بھیم شنکر دویدی، راکیش، نیلیش مشرا، دیپو مشرا، گنگا پرساد پانڈے، پیوش تیواری، شیو بہادر باجپائی سمیت 20 پجاریوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جیل سپرنٹنڈنٹ امن کمار سنگھ اور جیلر ہمانشو راوتلا کو سنتوں نے اعزاز سے نوازا۔ پروگرام کی نظامت سورج شکلا نے کی۔ اس موقع پر یادگاری کمیٹی کے سرپرست اندریش وکرم سنگھ، راجہ راکیش پرتاپ سنگھ، اشوک سنگھ رامپوری، رویندر سنگھ، ہریہر سنگھ، ڈاکٹر منیش چوہان، ڈاکٹر آشوتوش سنگھ، کوشلندر سنگھ، دویک وکرم سنگھ، راجندر بہادر سنگھ، راجندر سنگھ، راجندر سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ ہلو کیسریا، لکھن سنگھ، امیش سیکاریا، شیو کمار سنگھ، DIET پرنسپل جے پی سنگھ، وجے سنگھ ہلیل، پرمود پال گلاٹی، راکیش سنگھ، ایس پی سنگھ، شیوم سنگھ، گووند کھنہ، ممتا کو بیلے، ڈاکٹر روی پرتاپ سنگھ، موجود تھے۔ ڈاکٹر چمپا سریواستو، اروند سریواستو، ڈاکٹر آر بی شریواستو، سبھاش مہارشی، ششانک سنگھ راٹھور موجود تھے۔

اتراکھنڈ میں یکساں سول کوڈ کا قانون اس ماہ نافذ کیا جائے گا

بل تیار ہے، سی ایم دھامی کا بریلی میں عزم

لکھنؤ/بریلی :9 جنوری (پی این ایس) اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ دھامی نے، جنہوں نے اتراکھنڈ جن کلیان سمیتی کے زیر اہتمام اترائینی میلے میں شرکت کی، کہا کہ لینڈ جہاد ایک بڑا مسئلہ تھا اور اس پر قابو پانے کے لیے، قانون کے تحت پانچ ہزار ایکڑ اراضی کو تجاوزات سے آزاد کرایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تھوک جہاد کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔ کیونکہ دیو بھومی پوری دنیا میں اپنی پاکیزگی کے لیے مشہور ہے۔ اس لیے تھوک جہاد کے خلاف کارروائی کا قاعدہ بنایا گیا۔ بابا صاحب نے آئین کے آرٹیکل 44 میں یکساں شہریت کے قانون کا انتظام کیا تھا۔ تاکہ ریاست اور ملک میں یکساں سول کوڈ کا نفاذ ہو۔ اس کا بل اتراکھنڈ میں تیار کرلیا گیا ہے اور اسی ماہ اسے نافذ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ یہ ضابطہ دیو بھومی سے مقدس ندیوں کی طرح بہے گا اور پورے ملک میں اپنی پہچان بنائے گا۔ چیف منسٹر دھامی نے کہا کہ اتراکھنڈ میں بڑی تعداد میں لالچ دے کر مذہب کی تبدیلی ہو رہی ہے۔ اس کو موثر طریقے سے روکنے کے لیے، ایک مخالف تبدیلی قانون بنایا گیا تھا۔ ہلدوانی میں فسادات پھوٹ پڑے جس کی وجہ سے فسادات پر قابو پانے کا قانون بنایا گیا۔ جو بھی قصوروار ثابت ہوا اس سے مکمل بازیابی کی جائے گی۔ نقل کی روک تھام میں سخت کاپی کا قانون ملک کی دیگر ریاستوں کے لیے ایک مثال ہے۔ کیونکہ جعل ساز مافیا کی وجہ سے غریبوں کو نوکریاں نہیں مل رہی تھیں۔ اپنی مہارت اور ذہانت کے باوجود وہ ناکام رہا۔ دھوکہ دہی میں ملوث تمام افراد کو جیل بھیج دیا گیا، ایک سو دھوکہ مافیا کے خلاف کارروائی کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تین سالوں میں 19 ہزار لوگوں کو نوکریاں ملیں۔ جبکہ 19 سالوں میں صرف 14 ہزار لوگوں کو نوکریاں ملی ہیں۔ چیف منسٹر دھامی نے کہا کہ پچھلے سال وزیر اعظم نریندر مودی سرمایہ کاروں کی میٹنگ میں آئے تھے اور انہوں نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ ڈیسٹینیشن ویڈنگ کے طور پر اتراکھنڈ آئیں۔ اس لیے اس کی ترقی کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے کو فلم کی شوٹنگ کے لیے بھی تیار کیا جارہا ہے۔ ہوم اسٹے اسکیم، لکھپتی دیدی اسکیم، خود روزگار اسکیم اور دیگر اسکیمیں ریاست میں نافذ کی گئی ہیں۔ تاکہ بے روزگاری سے نجات مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین ایسی مصنوعات بنارہی ہیں جو بین الاقوامی لیبل کی ہوں۔ کھلونے، پرساد، کپڑے وغیرہ تیار کیے جارہے ہیں۔ ہمالیہ کے گھر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں ملک کے ثقافتی ورثے کی نشاۃ ثانیہ کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ چاروں طرف ترقی ہورہی ہے۔ کاشی کوریڈور ہو یا اجین۔ مندر مہا کال لوک یا ایودھیا میں بننا چاہیے۔ یہ ثقافتی ورثے کی بنیاد ہے۔ ہماری حکومت اتراکھنڈ میں وراثت کو بچانے کی کوشش کررہی ہے۔ جہاں ایک طرف بابا کیدار ناتھ کے مندر کی تعمیر ہورہی ہے وہیں دوسری طرف حالیہ ضمنی انتخاب میں بڑی جیت حاصل ہوئی ہے۔ اتراکھنڈ کے بیجناتھ دھام میں کروڑوں کی لاگت سے ماسٹر پلان پر کام جاری ہے۔ مانس کھنڈ مندر مالا مشن کے تحت کماؤن خطے کے تمام قدیم مندروں کی خوبصورتی اور تعمیر نو کا کام جاری ہے۔ ہر سال چار کروڑ لوگ کانوا ولینے یا لینے اتراکھنڈ جاتے ہیں۔ 25 سالوں میں تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ ہریدوار سے رشی کیش تک گنگا کوریڈور بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ مذہبی سیاحت میں تیزی سے اضافہ ہو۔ سب سے زیادہ عقیدت مند ماں پورنگیری کے درشن کے لیے پہنچتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سالوں میں بھی آنے کی کوشش کی تھی۔ میں بچپن میں بھی یہاں آیا کرتا تھا۔ پچھلی بار وہ چھتر پال کے الیکشن کے دوران آئے تھے۔ جب حکام نے درخواست کی تو میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں آؤں گا اور بریلی آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں اتراکھنڈ میں ہوں۔ میلے ثقافتی ورثے کو فروغ دینے کے لیے کام کرتے ہیں۔ ماضی میں میلے ہی ایک دوسرے سے ملنے کا ذریعہ تھے۔

زیر التوا مقدمات میں دو دن میں نوٹس جاری کیا جائے: پرنسپل سکریٹری

لکھنؤ:9 جنوری۔ پرنسپل سکریٹری جی ایس ٹی جناب ایم دیوراج کی صدارت میں آج ریاستی ٹیکس محکمہ کے زونل ایڈیشنل کمشنر کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ محکمہ ریاستی ٹیکس کی خصوصی ریسرچ برانچ کی طرف سے زیر جانچ معاملات کے سلسلے میں ایک جائزہ میٹنگ ہوئی۔ جائزہ میٹنگ کے دوران برہمی کا اظہار کرتے ہوئے زیر التوا مقدمات میں دو دن میں نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ مقدمات کو زیادہ دیر تک التوا میں رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس سے محکمہ کی شبیہ خراب ہوتی ہے۔ لہٰذا تاجروں اور محکمہ کے مفاد میں تمام زیر التوا مقدمات کو سنجیدگی سے لیا جائے اور قانونی طریقہ کار کے مطابق مقررہ مدت میں نمٹا دیا جائے۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ زونل سطح پر 2022-23 میں 12 اور سال 2023-24 میں 130 معاملات میں نوٹس جاری ہونا باقی ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ آئندہ بھی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ایک ہفتے کے اندر ضروری فیصلے کرتے ہوئے نوٹس جاری کیا جائے۔ نوٹس جاری کرنے کی ذمہ داری ایڈیشنل کمشنر گریڈ 1 (زونل افسر) کی ہوگی۔ پرنسپل سکریٹری کے جائزہ میں پتہ چلا کہ 2019-20 میں جانچ سے متعلق 3 معاملات میں ابھی حکم جاری ہونا باقی ہے۔

گئو شالاؤں پر ہونگے حکومت کی جانب سے خصوصی انتظامات

لکھنؤ:09 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش میں پڑ رہی سخت ٹھنڈ اور شیت لہر کو دھیان میں رکھتے ہوئے یوگی حکومت نے گائے سیفٹی پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سبھی متعلقہ افسران کو یہ یقینی کرنے کی ہدایت دی ہے کہ کسی بھی گائے کی ٹھنڈ کی وجہ سے موت نہ ہو۔ اس کے لئے پوری ریاست کی گئوشالاؤں پر ترپال، الاؤ، چارہ، پانی اور دیگر ضروری سہولیات کا وافر نظم کیا جارہا ہے۔ یوگی حکومت نے ویٹرنری افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ باقاعدگی سے گائے کی پناہ گاہوں کا دورہ کریں اور وہاں مویشیوں کی بہترین صحت، علاج، ادویات اور دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ ہر گائے کی پناہ گاہ پر کام کرنے والے کیئر ٹیکر رات کے وقت وہاں رہیں اور گایوں کی دیکھ بھال کے لیے ضروری کام انجام دیں۔ چیف منسٹر نے ہدایت دی ہے کہ ضلعی سطح پر نوڈل افسران گئو شالاؤں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ چارہ، بھوسے، پانی، روشنی وغیرہ کی کوئی کمی نہ ہو۔ اس کے علاوہ گائے کے تحفظ کے مراکز کے قیام کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ بے سہارا گایوں کو محفوظ ماحول فراہم کیا جاسکے۔ حکومت نے دیہی ترقی کے محکمے اور دیگر متعلقہ محکموں کو ہدایت دی ہے کہ وہ گائے کے تحفظ کے کام کو موثر طریقے سے مربوط اور مکمل کریں۔ چراگاہوں کی زمینوں کو غیر قانونی تجاوزات سے پاک کرنے اور منریگا کے ذریعے بارہ ماسی اور موسمی چارے کی بوائی کو یقینی بنانے کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ حکومت نے انفراسٹرکچر سے متعلق تمام کاموں کو 25 فروری 2025 تک مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ عملدرآمد کرنے والی ایجنسیاں معیار اور ترتیب کے مطابق اعلیٰ معیار کے ساتھ تعمیراتی کام انجام دیں۔ ڈھانچے جیسے مویشیوں کے شیڈ، پینے کے پانی کی سہولیات، چارے کے علاقے اور کھرنجا مضبوط اور منظم طریقے سے بنائے جائیں۔

برفیلی ہواؤں کی تھمی رفتار، دھوپ نے کئی علاقوں کو گلن سے دی نجات

لکھنؤ:9 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش میں پچھلے دو تین دنوں سے چلنے والی تیز پچھوا ہوائیں جمعرات سے سست پڑ گئیں۔ کئی علاقوں میں صبح کی ہلکی دھوپ اور پچھوا ہواؤں کے تھمنے سے گلن سے فوری طور پر کچھ راحت ملی۔ تاہم جمعرات کی صبح ترائی کے علاقے اور کچھ دیگر مقامات پر گھنا کہرا چھایا رہا۔ پریاگ راج سمیت کچھ اضلاع میں حد نگاہ صفر تک پہنچ گئی۔ راجدھانی لکھنؤ میں جمعرات کی صبح سے ہی ہلکی دھوپ تھی اور گرمی سے فوری راحت ملی۔ یہاں رات کے درجہ حرارت میں 4 ڈگری کی کمی آئی۔ جمعہ کی صبح لکھنؤ میں ہلکی سے درمیانی کہرا پڑنے کا امکان ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ جمعہ تک ریاست میں رات کے درجہ حرارت میں معمولی کمی واقع ہوگی۔ ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر سے ہفتہ سے رات کا درجہ حرارت پھر بڑھے گا۔ مجموعی طور پر درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ اس ہفتے جاری رہے گا۔ پرتاپ گڑھ، چندولی، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، مئو، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور، سیتاپور، ہردوئی، بارہ بنکی امیٹھی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، بجنور، مرادآباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بداؤں اور آس پاس کے علاقوں میں گھنے کہرے پڑنے کا امکان ہے۔